نقیب حضرات کے لئے راہنما کتاب

اندازِ نقابت

مصنف

صاحبزادہ محمد توصیف حمید چشتی

چشتی کتب خانہ

فیصل آباد

نقیب حضرات کے لئے راہنما کتاب

مُصنّف

صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی

چشتی کتب خانہ فیصل آباد
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار

نام کتاب	اندازِ نقابت
تصنیف	صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی
کمپوزنگ	چشتی کمپوزنگ
تعداد	ایک ہزار
سن اشاعت	پانچواں ایڈیشن 2008
پہلا ایڈیشن	۱۴۲۹ھ ربیع النور
طابع	محمد شفیق مجاہد چشتی
ہدیہ	روپے 260/=

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

انتساب

عاشقِ رسول حکیم الامت

ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کے نام

محمد توصیف حمید

نذرِ عقیدت

بحضور عاشقِ رسول شہیدِ حرمتِ رسول

حضرت غازی علم الدین شہیدؒ

محمد توصیف حیدر

فہرست

تاثرات

از: آلِ رسول اولادِ حضرت شاہ مقیمؒ پیر طریقت

صاحبزادہ سیّد **محمد عباس علی شاہ** صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

کچھ باتیں ہوتی ہیں جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یادوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں ایسی ہی ایک یادنا چیز کے سینے میں موجود تھی جو شیخ الحدیث والتفسیر شیخ الاسلام والمسلمین مجدد المحققین حضرت علامہ الحاج پیر طریقت صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد تھی۔

آپ کی مارکیٹ میں شائع ہونے والی تمام کتب الحمد للہ میری لائبریری کی زینت بڑھائے ہوئے ہیں۔ حقیقتِ حال یہ ہے جس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ہم آلِ رسول کیلئے جو کام کیا ہے سارے خاندانِ رسول والے حضرتِ علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا محبوب سمجھتے ہیں، ایک دن آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا حضرت صاحب کے صاحبزادگان سے شرف ملاقات حاصل ہوا تو یقین ہوا کہ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے محبتِ اہل بیت کا سبق اپنے گھر کے بچے بچے کو ازبر کرایا اور

بے شک آپ کا فیض جاری و ساری ہے اور قیامت تک انشاء اللہ العزیز جاری و ساری رہے گا، ناچیز نے اپنے آباؤ اجداد اور اپنے سلسلہ کے حوالہ سے تصوف کی کتاب ''تذکرۃ المرشدین'' لکھی جسے لے کر حضرت صاحب کے آستانہ پر حاضر ہوا، صاحبزادگان نے جس طرح پذیرائی بخشی اُسے بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں ہیں۔ انشاء اللہ العزیز وہ کتاب بھی چشتی کتب خانہ سے شائع ہوگی۔

صاحبزادہ محمد توصیف حیدر صاحب سے مجھے اپنی کتاب ''اندازِ نقابت'' کا مسودہ دکھایا اور فرمایا شاہ صاحب ! آپ تبرک کے طور پر اس کتاب کی تقریظ لکھ دیں تاکہ برکت ہو جائے، یہ توصیف صاحب کی محبت تھی، لہٰذا میں نے چند سطور ھذا لکھ دیں، اندازِ نقابت مطالعہ کے ہر شوقین کو ضرور پڑھنی چاہئے یہ کتاب لاجواب ہے جس میں صاحبزادہ محمد توصیف حیدر صاحب نے سو کے قریب موضوعات تحریر فرمائے ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب اہل محبت، نقیب، خطیب، ادیب، مقرر حضرات میں بہت مقبول ہوگی۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے اس گلشن کو بہاریں عطا فرمائے اور اس گلشن میں کبھی خزاں نہ آئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو مجدد المحققین، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ صائم چشتی صاحب رضی اللہ عنہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

سید محمد عباس شاہ

حجرہ شاہ مقیم لاہور

ابتدائیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضراتِ گرامی! اللہ تعالیٰ کا لاکھ احسان ہے کہ جس نے ہمیں اپنے پیارے حبیب کی محفِل سجانے کی توفیق عطا فرمائی ہے آقا کا میلاد منانے کی توفیق عطا فرمائی بگڑی بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔

یہ محفل آقا کے میلاد کی محفل ہے۔

☆اِس محفل میں نُور بھی ہے۔

☆اِس محفل میں کیف بھی ہے۔

☆اِس محفل میں سرور بھی ہے۔

☆اِس محفل میں گداز بھی ہے۔

☆اس محفل میں کمال بھی ہے۔

☆ بلکہ اس محفل میں اللہ کے نُور کا جمال بھی ہے۔

محفل کی ابتداء

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی مُبارک محفل ہو اور محفل میں حاضر ہونے والا درِ رسول کا سائل ہو، عشقِ رسول میں گھائل ہو میلادِ مصطفیٰ کا

قائل ہوتو نُور کی برسات ہوتی ہے رحمتوں کی بارات ہوتی ہے لبوں پہ سجی نعت ہوتی ہے اور وجہِ دافعِ آفات ہوتی ہے سب سے بڑھ کر محفل میں تشریف فرما آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات ہوتی ہے۔

حاضرین محفل اِس محفل میں سب سے پہلے دعوت دوں گا تلاوتِ قُرآن سے نعتِ محبوبِ رحمٰن کے لئے،

یہ قاریِ قُرآن ہے باعثِ فَرحان ہے سراپا ذیشان ہے اکمل اِیقان ہے اور قُراء کے لئے بُرھان ہے سراپا وجدان ہے قاریوں کا سُلطان ہے ہمارے ملک کی شان ہے مسلکِ اہلِ سنّت کی آن ہے بلکہ ہمارا مان ہے تران ہے۔

تشریف لاتے ہیں اُستاذ القُراء جناب قاری غُلام مصطفٰی نعیمی صاحب،۔

تلاوت پر تبصرہ

حضراتِ گرامی! قاری صاحب تلاوت فرمارہے تھے نُورِ قرآن سے محفل منوّر تھی فضا معنبر تھی ہوا مُعطّر تھی بلکہ سرورِ تلاوتِ قُرآن کے وسیلہ سے نُورِ یزدان آشکار تھا، اللہ تعالیٰ جناب قاری صاحب کی عُمر میں برکتیں ان کی آواز میں طہارتیں اِن کے قول میں صداقتیں اِن کے انداز میں شفاقتیں عطا فرمائے۔

قرآن کیا ہے

حضرات گرامی! قُرآن کیا ہے؟

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

ذَالِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا !

تِبْیَانًا لِکُلِّ شَیٔ ءٍ

جو کوئی بھی قرآن پاک پڑھتا ہے اُسے اُس کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے مفسرین کرام نے قرآن پاک کی تفسیر اپنے اپنے انداز میں فرمائی ہے قُرآن ہماری ہر موقع پر راہنمائی کرتا ہے اسی لئے سائنس دان کہتے ہیں قُرآن میں سائنس ہے۔

عالِم کہتے ہیں قُرآن میں علم ہے۔

مفکر کہتے ہیں قُرآن میں دعوتِ فکر ہے۔

زاہدین قُرآن سے زُہد کا سبق حاصل کرتے ہیں۔

صُوفیا قُرآن سے تصوّف کا سبق حاصل کرتے ہیں۔

عارفین قُرآن سے معرفت حاصل کرتے ہیں۔

متقّین کے لئے قُرآن ہدایت ہے

عاشق کہتے ہیں قُرآن کتاب عشق ہے۔

طبیب کہتے ہیں قرآن علاج ہے۔

حکیم کہتے ہیں قرآن حکمت ہے۔

مومنین نے کہا قرآن ایمان ہے۔

حضراتِ گرامی! محفل اپنے عروج پر ہے آپ حضرات کا ذوق بھی قابلِ داد ہے کیونکہ آج سرورِ کائنات کا میلاد ہے ہمارے لبوں پر آقائے دوعالم سے فریاد وجہِ امداد ہے چنانچہ آپ احباب سے گذارش ہے کہ بارگاہِ محمدیہ میں بطور ہدیہ درود پاک پیش کریں کہ اِس درود کی قبولیت سے آقا کا اس محفل میں ورود ہو جائے۔

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِلْعَالَمِیْنْ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنْ

حضرات گرامی! ہمارے آقا و مولا تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر عاشق کے درود کو سماعت فرماتے ہیں اگر کوئی بلند آواز سے درود پاک پڑھتا ہے تو اس آواز کو بھی سنتے ہیں اور اگر کوئی شخص بشرطِ محبت آہستہ آواز میں درود پاک پڑھتا ہے تو اُس کی آواز بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سماعت فرماتے ہیں۔

دُور و نزدیک سے سُننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

تعارف ثناخوان

عزیزان گرامی قدر! اَب میں محفل میں اُس عظیم ثناخوان رسول کو دعوتِ نعت دوں گا جن کی آواز میں بلا کا جادو ہے یہ نعت خوان سریلا بھی ہے رسیلا بھی ہے اور لباس وانداز کے حوالہ سے سجیلا بھی ہے جب یہ دھیمی سروں سے کام لیتا ہے تو عشق کے بحرِ عمیق میں غرق ہو جاتا ہے اور جب اونچے سروں سے کام لیتا ہے تو لاہوت کے بحرنور سے نور حاصل کر کے کلام نور سے ہمارے دلوں کو نورانیت عطا کرتا ہے تشریف لاتے ہیں ثناخوانِ رسول گدائے درِ بتول جناب محمد شُعیب مدنی صاحب

کلمہ شریف نقابت

حضراتِ گرامی! جناب مُحترم محمد شعیب مدنی صاحب بڑے ہی ترنّم انداز سے ہدیۂ نعت پیش کر رہے تھے پہلے اُنہوں نے ذکر کلمہ شریف پیش کیا اور جس طریقہ سے پیش کیا ہم دیکھ رہے تھے کہ تمام حاضرین اِس ذکر میں شامل تھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسا حسین اور بابرکت ذکر ہے ایسا نُورانیت والا ذکر ہے ایسا پراثر ذکر ہے کہ جو براہِ راست دِل پر اثر کرتا ہے اور دل ہی سے نکلتا ہے۔

غم واَلم کی دوا　　لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

ہمارے دل کی صدا　　لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

خدا کی پاک ثنا　　لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

دلوں کا نور وضیا　　لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

قلندروں کی بقا　　لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

ملائکہ کی ندا　　لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہ وہ ذکر ہے جو تمام اذکار میں سب سے افضل واعلیٰ ہے ہر نبی کا وظیفہ ہے ہر ولی کا طریقہ یہی ہے تمام مخلوقات خداوندی کا وظیفہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے اور شُعیب مدنی صاحب نے کلمہ پاک اور اس کے ضمن میں جو اشعار پڑھے انہوں نے محفل میں سرور وگداز پیدا کر دیا۔

تمام احبابِ ذوق اَرباب وفا بارگاہ نبی الانبیاء میں مل کر دُرود پاک کا ہدیہ پیش کریں عزیزانِ گرامی درود پاک وہ وظیفہٗ قاطعٔ آلام ہے جس سے سارے دُکھ ختم ہو جاتے ہیں جس سے مصیبتیں رفع ہوتی ہیں جس سے پریشانیوں سے چھٹکارا مل جاتا ہے جس سے نُور بھی ملتا ہے سرور بھی ملتا ہے بلکہ قُربِ ربِّ غفور بھی ملتا ہے۔

ہر دم پڑھو دُرود نبی پر ہر دم پڑھو سلام
یہ ہے خاص عبادت پیارے یہ نیکی کا کام

تعارف ثناخوان

حضرات گرامی! اب ایک ایسی آواز پیش کرتا ہوں جو اپنے اندر بے شمار خوبیاں ضم کئے ہوئے ہے بلکہ اگر یہ کہہ دُوں تو بجا ہے کہ اس کی آواز میں سحر ہے اس کی آواز میں سوز ہے اس کی آواز میں انداز ہے انداز میں گداز ہے گداز میں فراز ہے اس کی آواز طائران افلاک کی مثل ہے اور بلندی آسمان کے آفاق کی مثل ہے تشریف لاتے ہیں جناب ارسلان مجید صاحب یہ شخص آقا کا ثناخوان ہے خود آقا پہ قربان ہے ثناخوان ہونے کے ناطے ذیشان ہے نام کے لحاظ سے جناب محمد ارسلان ہے تشریف لاتے ہیں نوعمر ثناخوانِ رسول جناب محمد ارسلان مجید صاحب۔

ذکرِ خدا اور رسول

حاضرین گرامی! ارسلان صاحب نے ذکر کے ساتھ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف پیش کی حقیقت ہے کہ اس میں دُہرا مزہ تھا ایک ذکر کا اور دُوسرا نعت شریف کا بعض لوگ کہتے ہیں ذکر کے ساتھ نعت شریف پڑھنا جائز نہیں ہے عُلماء اہل سنّت کے بھی دو گروہ ہیں ایک گروہ ذکر کے ساتھ نعت پاک پڑھنے کو ناجائز قرار دیتا ہے دوسرا گروہ جائز قرار دیتا ہے ہمارے لئے دونوں گروہ ہی قابلِ قدر ہیں اور ہم عُلمائے اہلِ سنت کو اپنے ملک کی شان سمجھتے ہیں۔

عزیزانِ گرامی! وہ ذکر جس میں اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کو بگاڑا نہ جائے تو وہ ذکر جائز ہے بلکہ باعث جزا ہے کہ سرکار کی نعت بھی ہو رہی ہے اللہ کا ذکر بھی ہو رہا ہے اور کوئی کہے کہ اللہ کا ذکر الگ کرو اور رسول کا ذکر الگ کرو ہم کہتے ہیں ایسے لوگ شعور نہیں رکھتے کیونکہ جہاں بھی اللہ کا ذکر ہے ساتھ میں رسول کا ذکر ہے۔

کلمہ دیکھ لیں!

اللہ کا ذکر ساتھ میں رسول کا ذکر۔

نماز میں اللہ کا ذکر ساتھ رسول کا ذکر۔

زمین پر اللہ کا ذکر ساتھ رسول کا ذکر۔

جنّت میں اللہ کا ذکر ساتھ رسول کا ذکر۔

نبیوں کی زبان پر اللہ کا ذکر ساتھ میں رسول کا ذکر۔

جہاں جہاں ربِ کائنات کا ذکر ہے وہاں وہاں محبوبِ ربِّ کائنات کا ذکر ہے اللہ کا ذکر اس کی حمد ہے رسول کا ذکر اس کی نعت ہے۔

اور جب کوئی مُسلمان عاشق رسول اللہ کے ذکر کے ساتھ اُس کے محبوب کی نعت پاک ملا کر پڑھتا ہے تو اللہ اُس سے راضی ہو جاتا ہے۔

عزیزانِ گرامی! یہ بدعت نہیں ہے بلکہ عبادت ہے۔

یہ کذب نہیں ہے بلکہ صداقت ہے۔

یہ اللہ کا طریق ہے کہ وہ بھی اپنے رسول کو اپنے سے جُدا نہیں کرتا

اس لئے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ اُس کے پیارے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت شریف پڑھنا نہایت احسن فعل ہے مگر ذِکر کرنیوالے حضرات کو یہ احتیاط کرنی چاہیئے کہ اس خُداوندِ قُدوس کے ذِکرِ مُبارک کی ادائیگی میں نام مبارک بگڑنے نہ پائے بلکہ صاف اور سُتھرے انداز میں لیں اور یہ ذکر مبارک سامعین کے کانوں میں رس گھولتا رہے۔

جناب ارسلان صاحب اور ان کے ساتھی جو ذکر میں ساتھ دے رہے تھے بڑے ہی اچھے انداز میں ثنا خوانی کی سعادت حاصل کر رہے تھے اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکتیں فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

مدینہ کی نعمتیں

محترم ثنا خوانِ رسول مدینہ طیبہ کا ذِکر فرما رہے تھے حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ بھی مدینہ پاک کے تاجدار سے مانگنے کا طریقہ بتاتے ہیں سماعت فرمائیں۔

نُور خالق کے نُور سے مانگو
جو ہے لینا حضور سے مانگو
ہوش اُڑ جاتے ہیں مدینے میں
پھر بھی حُسن شعور سے مانگو
اُن کے روضے کی حاضری مانگو

جب بھی ربِّ غفور سے مانگو
آنسو آنکھوں سے خُود چھلک جائیں
اُیسے کیف و سرور سے مانگو
جلوے حق کے مدینہ میں صائمؔ
نُور افلاک و طُور سے مانگو

عزیزانِ گرامی! مدینہ پاک سے دُنیا کی نعمتیں بھی ملتی ہیں اور آخرت کی نعمتیں بھی حاصل ہوتی ہیں اللہ کے تمام خزائن کو آقائے دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تقسیم فرماتے ہیں جب عطا کی بات ہوتی ہے تو علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ پاک کی عطاؤں کی بات کرتے ہیں لوگوں کو سبق ارشاد فرماتے ہیں کہ

کِھلے گا پُھول قسمت کا کِھلے گا
سبھی سُکھ چین طیبہ میں ملے گا
چلو طیبہ کی جانب بے سہارو
مدینے سے صدائیں آ رہی ہیں
اگر غم کی گھٹائیں چھا گئی ہیں
چلے آؤ یہاں پر دِلفگارو

عزیزانِ گرامی!

طیبہ پاک میں گدا تو گدا بادشاہ بھی سر جُھکا کر آتے ہیں سُلطان محمود

غزنوی جب مدینہ طیبہ میں جاتے تو اپنا شاہی لباس اُتار کر فقیرانہ لباس پہن لیتے حضرت نُورالدّین محمود زنگی بادشاہِ وقت مدینہ طیبہ میں مال دولت لے کر جاتے اور وہاں لوگوں کو تقسیم کرتے اہلِ مدینہ سے محبّت کرتے وقت کے بادشاہ سلام نیاز پیش کرتے ساری خُدائی ہی دربارِ مُصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں جھکی ہوئی ہے۔

جھکی طیبہ میں ہے ساری خُدائی
میں ہُوں طیبہ کے ذروں کا فِدائی
مجھے کیا روشنی دو گے ستارو

مری نگاہ کو تارے یہ نُور کیا دیں گے
رہِ مدینہ کی گردِ سفر کی بات کرو
میں ہُوں طیبہ کے ذرّوں کا فدائی
مُجھے کیا رُوشنی دو گے ستارو

فِدا عالم کی ہر اِک شان تُم پر
فِدا حاتم کرے گا جان تُم پر
گُلستانِ مدینہ کی بہارو

کیونکہ!

گلشن طیبہ دا سارے جہان اندر وکھرے حُسن گداز نکھار والا
جنّت اوتھوں ای نبی کریم دیندے آوے کوئی وی نبی دے پیار والا

عزیزانِ گرامی قدر! نُورو سرور میں ڈوبی ہوئی گھڑیاں ہیں رحمتوں کی لگی ہوئی جھڑیاں ہیں نُور کی سجی ہوئی لڑیاں ہیں اللہ کی رحمتیں ہیں آقا کی حضوری ہے عاشقان عشق و مستی میں ڈوب کر تشریف فرما ہیں اور اب محفل کا رنگ چاہتا ہے کہ یہاں ایک ایسا ثنا خوان پیش کیا جائے جو ہم سب کو آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد مبارک میں گم کر دے لیکن اسے پہلے میں ایک قطعہ پیش کروں گا تا کہ آپ کا شوق بھی مزید ذوق میں بدل جائے۔

تعارف ثنا خوانِ رسول

عزیزان گرامی! شوق میں اور ذَوق میں فرق ہوتا ہے شوق وہ ہے جس کی حد ہے جس کا خاتمہ ہے لیکن ذَوق کی حد نہیں ہوتی ذَوق ختم نہیں ہوتا شوق ختم ہو جاتا ہے ذَوق برقرار رہتا ہے ذَوق بڑھتا ہے اسی لئے ہمیں شوق نعت نہیں ہے بلکہ ذَوق نعت ہے۔ قطعہ ملاحظہ فرمائیں۔

جو شاہِ مدینہ کی نگاہوں میں رہے ہیں
صدّیق بنے داتا بنے غوث بنے ہیں
صائم کو مِلا نعت میں جامیؒ کا قرینہ
الفاظ جبھی اشکوں میں آہوں میں ڈھلے ہیں

تشریف لاتے ہیں بلبلِ گلشنِ مدینہ بے مثل آواز کے مالک بڑے اچھے انداز کے مالک حسین چہرے اور گداز کے مالک جناب محمد وقاص الیاس۔ حضرات گرامی وقاص صاحب بڑے ہی اَحسن انداز سے نعت شریف پیش کرر ہے تھے جس میں آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کی بات تھی۔

آقا کا صدقہ

عزیزانِ گرامی! ہر ہر ایک کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ مل رہا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "وَاللّٰهُ يُعْطِيْ " اللہ مجھے عطا فرماتا ہے اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ بے شک میں تقسیم کرتا ہوں ہر چیز حضور کا چیز حضور کا صدقہ ہے۔

☆قرآن ہے تو حضور کا صدقہ

☆سعادت بنی تو اُن کا صدقہ

☆رمضان ہے تو حضور کا صدقہ

☆نماز بنی تو اُن کا صدقہ

☆شعبان ہے تو حضور کا صدقہ

☆روزہ بنا تو اُن کا صدقہ

☆صحابہ ہیں تو حضور کا صدقہ

☆حج فرض ہوا تو اُن کا صدقہ

☆اہلِ بیت ہیں تو حضور کا صدقہ

☆ایمان ملا ہے تو ان کا صدقہ

☆کعبہ قبلہ بنا تو اُن کا صدقہ

☆پہلے مسجد اقصیٰ کا قبلہ تھا تو اُن کا صدقہ

☆نُور ملا ہے تو حضور کا صدقہ

☆سرور ملا ہے تو حضور کا صدقہ

☆رحمتیں ملیں تو حضور کا صدقہ

☆زمین بنی ہے تو آقا کا صدقہ

☆آسمان بنے ہیں تو آقا کا صدقہ

☆عرش بنا ہے تو حضور کا صدقہ

☆عالمین بنے ہیں تو حضور کا صدقہ

☆مساجد بنی ہیں تو حضور کا صدقہ

☆نبوّت کا درجہ بنا تو حضور کا صدقہ

☆رسالت کا مقام بنا تو حضور کا صدقہ

☆امامت کا مرتبہ بنا تو حضور کا صدقہ

☆صداقت بنی تو اُن کا صدقہ عدالت بنی تو ان کا صدقہ طہارت

بنی تو ان کا صدقہ۔ یہ کہہ کر جملہ ختم کرتا ہوں۔

عزیزان گرامی ! ہمیں تو خدا بھی ملا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے ورنہ کون جانتا تھا کہ خدا ہے اگر ہے تو کتنے ہیں یہ سب ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا اس لئے ہم کہتے ہیں۔

خُدا کا راستہ تُو نے دکھایا
خُدا سے رابطہ تُو نے کرایا

اور علامہ صائم چشتی لکھتے ہیں!

رشتہ مخلوق کا خالق سے ملا رکھّا ہے
حسنِ محبوب نے عالم کو سجا رکھّا ہے

تعارف ثناء خوان

عزیزانِ گرامی قدر۔ اب اُس بارگاہِ اقدس میں ہدیہ ءعقیدت پیش کرنے کے لیے میں دعوت دیتا ہوں ایسے ثناء خوانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن کی آواز میں ایسی کوالٹی ہے جو انہیں دوسرے لوگوں سے ممتاز کرتی ہے۔

عزیزان گرامی، اگر سُر سوز گداز۔ بلندی۔ رفعت۔ حُسن خوبصورتی، ادائیگی، حُسنِ تلفظ۔ کمال ترنّم کلام کی خُوبصورت سلیکشن اور محفل کے مُطابق چلنے کے علاوہ محفل اور اہلِ محفل کو اپنے ہمراہ کرنے کا فنّ یہ سب چیزیں اگر

ایک شخصیّت میں جمع دیکھنی ہوں تو وہ ہیں جناب حافظ محمد مزمّل رضا صاحب،

عزیزان گرامی قدر! مزمّل آقائے دو عالم کا لقب ہے اور محترم مزمل رضا صاحب کو بھی لقبِ مصطفیٰ کا ایسا صدقہ مل رہا ہے کہ آپ ہر سننے والے کے دل میں اپنا گھر کر لیتے ہیں ان کے نام کے حوالہ سے تعارف عرض کرتا ہوں۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مراتب میں کامل واکمل ہیں

اُن پر خاص عطا ہے جو اس محفل میں شامل ہیں۔

مدینہ پاک کے تمام محلّے ایمان والوں کے لئے ساحل ہیں۔

جس نعت خوان کو دعوتِ نعت دینے والا ہوں۔

یہ نورِ مصطفیٰ کے قائل ہیں۔

نعتِ رسول کی طرف مائِل ہیں۔

سوز و گداز کی منزل ہیں۔

نام کے لحاظ سے جناب حافظ مزمل ہیں۔

ان پر حضور اکرم کی عطا ہے۔

لبوں پر مصطفیٰ کریم کی ثنا ہے۔

پُورے نام کے لحاظ سے جناب حافظ مزمل رضا ہے تشریف لاتے ہیں مدینہ پاک کی بُلبل جناب حافظ محمد مزمل رضا صاحب۔

ذکرِ شہرِ رسول

حضرات گرامی! شہرِ مصطفیٰ کی بات ہو تو اُس شہر کی ٹھنڈک یاد آجاتی ہے اور یادِ شہرِ مصطفیٰ دل میں سرد آہیں اور آنکھوں میں گرم آنسوؤں کو جنم دیتی ہے حقیقت ہے کہ مدینہ پاک کا نام آتے ہی عاشقانِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مچل اُٹھتے ہیں اور اپنے پیارے محبوب اور اپنے پیارے محبوب حضرت سیّدنا محمد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پیاری بستی میں جانے کے لئے بے قرار ہو جاتے ہیں تڑپ اُٹھتے ہیں اور بے ساختہ زبان سے یہ کلمہ جاری ہو جاتا ہے کہ یا رسول اللہ ہم پر کرم فرمادیں ہمیں مدینہ پاک کی حاضری کا اِذن عطا فرمادیں۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہِ اقدس میں یُوں فریاد کُناں ہوتے ہیں۔

تیرے سوہنے مدینے توں قُربان میں
ہُن تے مینوں مدینے بُلا سوہنیاں
گھٹدے جاندے نے ساہ دم دا کی اے وساہ
مرن توں پہلاں رَوضہ وکھا سوہنیاں
لاجاں رَکھ لے شہا ہاڑے پاؤن دیاں

آقا ہمارے تڑپنے کو دیکھیں آقا ہمارے اور ہمارے اس رونے کو

اپنی بارگاہِ اقدس میں منظوری عطا فرمائیں۔

لاجاں رکھ لے شہا ہاڑے پاؤن دیاں
رُتاں آیاں نے قسمت جگاؤن دیاں
لے دے چھٹیاں مدینے نُوں آون دیاں
تیری من دا اے تیرا خُدا سوہنیاں

اور پھر عرض کرتے ہیں اور ہر مُسلمان کے دل کی ترجمانی اس شعر میں کرتے ہیں کہ،!

بھاویں مُجرم تے بد کار اِنسان ہاں
لوکی کہندے میں تیرا مدح خوان ہاں
عَیب صائمؔ بے لجّے دے نہ ویکھناں
تُوں ایں لجپال لکیاّں نبھا سوہنیاں

عزیزان گرامی! مدینہ پاک کی بات میں دَردوالم بھی ہوتا ہے اور درد کی دوا بھی ہوتی ہے کہ مدینہ پاک میں اللہ کی رحمتیں ہیں

☆ مدینہ پاک میں برکتیں ہیں۔
☆ مدینہ پاک میں سعادتیں ہیں۔
☆ مدینہ پاک میں نُور کی بارش ہے۔
☆ مدینہ پاک میں رحمت کا خزانہ ہے۔
☆ مدینہ پاک میں نجات کا بہانہ ہے۔

☆ مدینہ پاک گُنہگاروں کی ٹھکانہ ہے

مدینہ پاک کا ذکر ہماری زبان کا ترانہ ہے کہ وہاں آقائے دو عالم تشریف فرما ہیں وہاں حضور مکرّم جلوہ گر ہیں وہاں آقا ہیں کہ جن کے صدقہ سے بزمِ کائنات سجائی گئی۔

تعارف ثناءخوان

تو اب اُس بارگاہِ مقدّسہ میں ہدیۂ سلام پیش کرتے ہیں ملک کے معروف نعت خوان محترم المقام واجب الاحترام ثناء خوانِ رسول گلشن نعت کے مہکتے ہوئے پھول جناب عبدالجبار قادری صاف آف وزیر آباد حضرات گرامی جناب عبدالجبار صاحب کا تعارف ایک منفرد انداز سے کرانا چاہوں گا۔

☆ ذکر رسول وظیفۂ اشجار ہے۔

☆ ذکر رسول اوراد کا سردار ہے

☆ ذکر رسول دلوں کا قرار ہے۔

☆ اور ذاکر رسول عبدالجبار ہے۔

☆ اس کی آواز میں حسن و نکھار ہے۔

☆ یہ شخص سراپا بہار ہے۔

ہم سب کا دلدار ہے نام کے لحاظ سے جناب عبدالجبار ہے اور جس

کو غوث اعظم کی نسبت مل جائے اُس کی اونچی برادری ہے اس کے قلب و ذہن میں محبت آل رسول ورشہ مادری ہے لہٰذا اس کا مکمل نام جناب عبدالجبار قادری ہے۔

بہار کا موسم

ہیں ہمیشہ اشکوں کی بارشیں ہے فضا یہی خنکی بھری ہوئی
جو سماں ہے شہر رسول کا، کہیں اور ایسا سماں نہیں
میں نثار طیبہ کے چاند پر، میں نثار طیبہ کے حُسن پر
یہی وہ بہاروں کا شہر ہے جہاں اک گھڑی بھی خزاں نہیں

جہاں میں آتا ہے کم کم بہار کا موسم
مگر ہے طیبہ میں ہر دَم بہار کا موسم

ایک جگہ کہتے ہیں!

فِدا صائم کرے گا جان تُم پر گلستانِ مدینہ کی بہارو
بہارو جانفزا رنگیں نظارو سلامی مُصطفیٰ کی سب گذارو
یہ صائم کیا زمین وآسماں سب فدا تم پر مدینے کی بہارو

حضرات گرامی!

جہاں میں آتا ہے کم کم بہار کا موسم

اگر ہم دنیا کے ممالک کی بات کریں۔

اگر ہم مصر کی بات کریں اگر ہم یونان کی بات کریں۔

اگر ہم ایران کی بات کریں اگر ہم لبنان کی بات کریں۔

اگر ہم افغانستان کی بات کریں اگر ہم پاکستان کی بات کریں۔

اگر ہم مغربی ممالک کی بات کریں یا مشرقی ممالک کی بات کریں۔

یہ بات ظاہر ہے کہ!

جہاں میں آتا ہے کم کم بہار کا موسم

بہت سے ممالک ایسے ہیں جن میں ایک مرتبہ بھی بہار کا موسم نہیں

آیا اس لئے یہ بات بیان کی گئی ہے کہ،

جہاں میں آتا ہے کم کم بہار کا موسم
مگر ہے طیبہ میں ہر دم بہار کا موسم

مدینہ پاک میں بارہ ماہ ہی بہار کا حسین موسم رہتا ہے۔

عزیزان گرامی! موسم بہار کا اپنا انداز ہے۔

موسم بہار کا اپنا نکھار ہے۔

موسم بہار تمام موسموں کی جان ہے۔

موسم بہار عشق والوں کے لئے رنگ داستان ہے۔

موسم بہار جب بھی آتا ہے اپنے ساتھ خوشیاں لاتا ہے۔

اپنے ساتھ رنگ لاتا ہے۔

اپنے ساتھ یادیں لاتا ہے۔

اپنے ساتھ آنسو بھی لاتا ہے۔

یہ میری آنکھ میں ساون سمیٹ دیتا ہے
ہے موسموں میں تو موسم بہار کا موسم

بہار کے موسم میں مدینہ کی یاد بڑھ جاتی ہے۔
بہار کے موسم میں عشقِ رسول کی چنگاریاں بھڑک اُٹھتی ہے۔
بہار کے موسم میں ہر لمحہ یادِ رسول ﷺ میں تبدیل ہوتا ہے۔
بہار کے موسم میں ایک نئی اُمید اور لگن لگ جاتی ہے۔

ہے موسموں میں تو موسم بہار کا موسم

عزیزان گرامی!

ربیع الاوّل میں سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ولادتِ باسعادت ہوئی ہے اور ربیع الاول کا معنیٰ ہی پہلی بہار ہے معلوم ہوا ہمارے آقا کا مَن پسند موسم بہار کا موسم ہے کہ آقا جس مہینے آتے ہیں تو وہ بہار کا موسم ہوتا ہے اور جب مدینے آتے ہیں تو وہاں بھی بہار ہی کا موسم رہتا ہے۔
اسی لئے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہے موسموں میں تو موسم بہار کا موسم
آقا کی جلوہ گری ہو جائے تو بہار آ جاتی ہے

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ آقا کی تشریف آوری کا ذکر کرتے ہیں۔

وہ آئے تو منادی ہو گئی صائم زمانے میں
بہار آئی، باہر آئی، بہار آئی، بہار آئی

کہ!

ہے موسموں میں تو موسم بہار کا موسم

عزیزانِ گرامی قدر! جہاں بھی بہار ہے سرکار مدینہ علیہ السلام کے صدقہ سے ہی ہے۔

ہے بہار گلستاں میں ترے دم قدم کے صدقے
تری رحمتوں کے صدقے یہ جہان پل رہا ہے

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری ہوئی تو بہاریں آئیں اور زبان حال سے یہ ندا بلند ہو رہی تھی۔

ہر طرف بہاراں نے ہر طرف اُجالے نے
دُنیا نوں وسا چھڈیا میرے کملی والے نے

ہر چیز آمد رسول پر نکھر گئی بلکہ یُوں کہہ لو کہ ہر طرف بہار آگئی۔

نکھرا ہوا ہے رُوئے گُل پھیلی ہُوئی ہے بُوئے گل
بن کے بہارِ جانفزا میرے حضور آگئے

عزیزان گرامی! آج بھی آقا کا ذکر کرنے بہار آجاتی ہے اس لئے عاشقانِ رسول محافل نعت کا انعقاد کرتے ہیں کہ بہار آجائے۔

☆ ہمارے دلوں میں بہار آجائے۔

☆ ہمارے محلوں میں بہار آجائے۔

☆ ہمارے گھروں میں بہار آجائے۔

☆ ہمارے ذہنوں میں بہار آجائے۔

☆ ہمارے شعور میں بہار آجائے۔

☆ ہمارے شہروں میں بہار آجائے۔

☆ ہماری گلیوں میں بہار آجائے۔

☆ آقائے دو عالم کا نام بہار عطا کرتا ہے۔

محمدؐ یا محمد جد پکاراں
مرے گلشن دے وچہ آون بہاراں

نظرِ رحمت

حضراتِ گرامی! آقائے دو عالم نُورِ مُجسّم تاجدارِ بطحا کی ذاتِ اقدس حاجت روا ہے۔

آقا کی ذاتِ مُبارک مُشکل کشا ہے۔

حضور کی ذاتِ اطہر دافعِ بلا ہے۔

آقا نے جس پر بھی نظرِ عطا فرمائی اُس کے نصیب بدل گئے اس کے دُکھ مٹ گئے اس کے سر کے اُوپر چھائی ہوئی ظُلمت کافور ہو گئی اُس کی شام نورٌ علیٰ نور ہو گئی۔

اُس بے چین کو چین مل گیا۔

اُس بے سہارے کو سہارا مل گیا۔

جس پر لطف و کرم ہوا اس کا سویا ہوا بھاگ بیدار ہو گیا۔ قرآن حضور کی عطا کی بات کرتا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

آپ تمام جہانوں پر رحمت فرمانے والے ہیں۔

آپ تمام جہانوں پر کرم فرمانے والے ہیں۔

ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے !

عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ .

حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مُسلمانوں کی تکالیف دُور فرمانے والے ہیں آپ مسلمانوں پر رحمت فرمانے والے ہیں۔

ایک اعرابی بارگاہِ رسالت میں آتا ہے دستِ سوال دراز کرتا ہے آقا اُسے عطا فرماتے ہیں لیکن وہ کہتا ہے یا محمد یہ آپ نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا صحابہ نے سنا تو اُسے مارنے کے لئے اجازت طلب کرتے ہیں۔

سرکار فرماتے ہیں ! اِسے کچھ نہ کہو سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے خلق مبارک کا اس پر اثر ہوا چنانچہ اگلے روز وہ پھر آیا سرکار نے عطا فرمایا اور وہ اعرابی دعائیں دینے لگا میرے آقا نے اصحاب سے فرمایا اس شخص

کی مثال اس اونٹنی جیسی ہے کہ وہ بھاگ جائے لوگ اسکے پیچھے دوڑیں مگر وہ ہاتھ آنے کی بجائے بھاگتی ہی جائے پھر اُس کا مالک لوگوں سے کہے تُم میری اُونٹنی کے معاملے میں دخل مت دو میں اس کے لئے تُم سے زیادہ نرم ہوں پس وہ آگے آتا ہے سبزی دکھا کر اُسے پیار سے بُلاتا ہے اور وہ اُونٹنی لوٹ آتی ہے حتیٰ کہ اپنے مالک کے قدموں میں بیٹھ جاتی ہے اگر میں اس کے ساتھ نرمی نہ کرتا اور تم لوگوں کو چھوڑ دیتا اور تم اسے قتل کر دیتے تو یہ سیدھا جہنّم رسید ہو جاتا۔

﴿کتاب الشفا اول ص ۱۴۰﴾

عزیزانِ گرامی ! آقا تو ہمارے لئے سراپا رحمت ہیں آپ ہم پر کرم فرمانے والے ہیں گرے ہوؤں کو اُٹھانے والے ہیں

حضرت سیدّی علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں۔

کملی والے میں قرباں تیری شان پر

سب کی بگڑی بنانا تیرا کام ہے

ٹھوکریں کھا کے گرنا مرا کام ہے

ہر قدم پر اُٹھانا تیرا کام ہے

ہم قدم پہ قدم گرتے ہیں لیکن عرض کرتے ہیں!

میں گرا جاتا ہوں سرکار اُٹھالیں مُجھ کو

اور سرکار مدینہ کی کرم نوازی ہوتی ہے اور وہ اپنے گرے ہوئے غلام کو اُٹھا لیتے ہیں عزیزان گرامی! جس گرے ہوئے پہ سرکار مدینہ کی کرم نوازی ہو جائے اور وہ اپنے مانگت کو اُٹھالیں اُس سے زیادہ خوش بخت کون ہو سکتا ہے۔

حضرت علامہ صائم چشتی کہتے ہیں!

میری قسمت حسیں کس قدر ہے
اُن کو ہر لحہ میری خبر ہے
کھا کے ٹھوکر تھا جب گر گیا میں
مُجھ کو سرکار آئے اُٹھانے
ہر قدم پر اُٹھانا ترا کام ہے

محفلِ میلاد

حضرت گرامی ! محفل اپنے عروج پر ہے سب کی زبانوں پر صلّی علیٰ کی صدائیں گُونج رہی ہیں آقا کے میلاد پر خُوشی کا سماں ہے ہر طرف ایک پُر مُسرّت کیف چھایا ہوا ہے اہل اسٹیج کا ذَوق بھی قابلِ داد ہے جس طرح آپ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعتیں سُن کر خُوش ہو رہے ہیں اور ثناءٔ خوانانِ رسول کو نواز رہے ہیں دَرحقیقت یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا ہے میں اپنے محبوب کے غُلاموں کی نیکیاں بڑھا دوں۔

میں اِن کے گناہ مٹادوں۔

میں اِن کی تکالیف دُور کردوں۔

میں اِن کی مصیبتیں رفع کردوں۔

تو اس نے ہمیں توفیق دے دی کہ اُس کے محبوب کی محفل سجالیں۔

عزیزانِ گرامی قدر! محفلِ نعت سجانا اپنے بس کی بات نہیں بلکہ یہ وہ عظیم فعل یہ وہ عظیم کام ہے جو خالقِ کائنات کے اَمر سے ہوتا ہے۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو بیان فرماتے ہیں

اللہ نُوں سی منظور کہ اَج بخش دیاں میں
سدّیا اے گنہگاراں نُوں محفل دے بہانے

حضور کے میلاد کی محفل ہو۔

شان ورسالت کی محفل ہو۔

عظمت مُصطفیٰ کے پرچار کی محفل ہے۔

ذکرِ مُصطفیٰ کی محفل ہو۔

یہ محفل تمام محافل میں سب سے افضل واعلیٰ ہے۔

تعارف ثناخوان

اَب اس محفل پاک میں ایک مُنفرد انداز کا ثناخوانِ پیش کرتا ہوں جن کے انداز میں وجاہت ہے۔

☆ جس کی آواز میں ملاحت ہے۔

☆ جس کے ترنّم میں صباحت ہے۔

☆ جس کی آواز کی بلندی میں کرامت ہے۔

☆ جس کے پڑھنے میں صداقت ہے۔

☆ جس کے کلام میں لیاقت ہے۔

نام کے لحاظ سے جناب مُحمد شفقت ہے تشریف لاتے ہیں مُشفق و شفیق شخصیّت جناب محمد شفقت عباس سہروردی

حضراتِ گرامی! محفل کا ماحول اب اس بات کا اظہار کر رہا ہے کہ اب میں بھی آپ کے سامنے حاضری پیش کروں جی تو چاہتا تھا کہ ثنا خوانِ شیریں لِسان نعتیں پڑھتے رہیں اور ہم سُنتے رہیں لیکن آپ حضرات کا ذوق اور انتظامیہ کی طرف سے فرمائش مجھے اس بات پر مجبور کرنے میں کامیاب ہو گئی کہ میں آپ حضرات کے سامنے سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عظمت کے حوالہ سے چند باتیں کروں۔

آمدِ سرکارِ دو عالم

میں اپنے کلام کا آغاز حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے اِس خُوبصورت شعر سے کروں گا جب میں شعر مکمّل کروں تو آپ حضرات کی بلند آواز میں سُبحان اللہ کا ذکر ہونا چاہیئے۔

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا رحمتوں کی چلی

بَن کے موجِ کرم مُصطفیٰ آگئے

حلّ ہونے لگیں خُود بخود مُشکلیں

سارے عالم کے مُشکل کُشا آ گئے

آمنہ کا مقدّر سنوارا گیا

گود میں چاند جس کی اُتارا گیا

دونوں عالم کی قِسمت بدلنے لگی

نُور میں ساری کونَین ڈھلنے لگی

سب یتیموں کنیزوں کی بگڑی بنی

مِٹ گئیں ظُلمتیں ہو گئی رَوشنی

بن گئی ہے زمیں رشکِ باغِ جناں

سج گئے آسماں کِھل اُٹھے گُلستاں

نُور میں ہے زمیں سب نہائی ہوئی

اُن کی آمد پہ پرچم کشائی ہوئی

مُصطفیٰ کی سلامی کی تقریب میں

نعت پڑھتے ہوئے اَنبیاء آگئے

آج کوئی بھی صائم نہ خالی رہے

حضراتِ گرامی! یہ شعر آپ کی نظر ہے اپنے دِلوں کو کشکول بنا کر

ربّ کائنات کے حضور پیش کردو آج آپ کی مُرادیں پُوری ہوں گی آج آپ پر اللہ کا کرم ہونے والا ہے اس وقت کو کبھی ہاتھ سے مت جانیں دیں۔

آج کوئی بھی صائم نہ خالی رہے
سَب مُرادیں مِلیں ہر مُصیبت ٹلے
کملی والے کی آمد کا صدقہ ملے
بھیک لینے کو ہم یا خُدا آگئے

عطا آپ دی اے

حضراتِ گرامی قدر! ہمارا ایمان ہے کہ ہم اپنے آقا و مولا تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹکڑوں پر پلنے والے ہیں ہمیں حضور کا صدقہ ہی ملا ہے اور سب سے بڑا صدقہ جو عطا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ہم ثنا خوانِ رسول ہیں۔

☆ ہم آقا کے غُلام ہیں ہمیں فخر ہے۔
☆ ہم حضور کے گدا ہیں ہمیں فخر ہے۔
☆ ہم مولا کے ماننے والے ہیں
☆ ہم امام الانبیاء کے بَردے ہیں۔
☆ ہم تاجدارِ مدینہ کے نوکر ہیں
☆ ہم سرکار کے چاہنے والے ہیں

☆ ہم محبوبِ خُدا کے محبّ ہیں

☆ ہم آقا کے دیوانے ہیں اور اسی لئے ہر ہر گھڑی ہمارے لبوں پر آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ثنا رہتی ہے۔

کیا کرم ہے ؟

کرم آپ دا اے عطا آپ دی اے
مِرے لب تے ہَر دم ثنا آپ دی اے
کدوں اوہنوں ایمان دا نُور مِل دا
جہدے دِل دے وِچّہ نہ وفا آپ دی اے
جو گل اے تُساں دی اوہ گل اے خُدا دی

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى

ایہہ قرآن اِک اِک ادا آپ دی اے
عُمر منگیا تے عُمرؓ ربّ نے ہے دِتّا
سدا پُوری ہُندی دُعا آپ دی اے
نظر وچہ خدا دی اوہ رہندا اے ساجدؔ
جہدے تے وی نظرِ عطا آپ دی اے

حضور کے چشمِ کرم سے بگڑے کام سنور جاتے ہیں دُکھ ختم ہوتے ہیں دُور غم ہوتے ہیں عطا گنج ہوتے ہیں معدوم رنج ہوتے ہیں اُن کی عطا سے ہی بات بنتی ہے۔

اُن کے کرم کی بات ہے اُن کی عطا کی بات
کوہِ اُحد سے پوچھ لو اُن کی وفا کی بات
سب مٹ گئے تھے رنج و مُحن گئے دُور دُور غم
جب بھی چلی تھی دوستو اُن کی سخا کی بات

﴿حیدر﴾

تعارف

اب میں ملک پاکستان کے معروف نعت گو شاعر جانشین مفسر قرآن جگر گوشۂ محقق دوراں نائب غزالیٔ زماں نُورِ نظر رازیٔ دَوراں حضرت صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی صاحب مدّظلہٗ کہ تشریف لائیں اور اپنے کلام بلاغت سے ہمارے قلوب کو منّور فرمائیں ان کا تعارف ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کروانا چاہوں گا۔

کہ آپ سراپا کیف وسرور ہیں،
☆ آپ نُورٌعلیٰ نور ہیں۔
☆ آپ کے کلام میں چاشنی بھی ہے صداقت بھی،
☆ آپ کے کلام میں گُداز بھی ہے محبّت بھی،
☆ آپ کے کلام میں محبّت رسول کی چاشنی ہے۔
☆ آپ کے کلام میں دُشمنانِ رسول پر غضب بھی ہے۔

☆ آپ کے کلام میں آلِ رسول کی کی مودۃ بھی ہے۔

☆ آپ کے کلام میں صحابہ کرام کی منقبت بھی ہے۔

☆ آپ کا کلام نُور میں ڈُوب کر لکھا گیا اور جب آپ اپنے خُوبصورت چہرۂ مبارک سے کلام ادا فرماتے ہیں تو سامعین آپ کے پڑھنے کے سحر میں کھو جاتے ہیں تو میں دعوت کلام دوں گا۔

شاعر اہلِ سُنّت ! صاحبزادہ والا شان حضرت صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی مدظلّہ العالی کو کہ تشریف لائیں اور ہماری سماعتوں اور قلوب کو نعتِ رسول سے مستفید فرمائیں۔

حضرات گرامی صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی صاحب بڑے ہی احسن انداز سے اپنے کلام سے ہم سب کو نواز رہے تھے کلام میں آپ نے مدینہ طیبہ کی حاضری کی چاہت کا ذِکر فرمایا تو میں آپ کے ہی موضوع کو آگے بڑھاتا ہوا حضرت صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی صاحب مدظلّہ العالی کے لکھے ہوئے چند اشعار پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

سب حضرات بلند آواز سے کہ دیں سبحان اللہ،

شہرِ مصطفٰے کا منظر

کاش شہرِ مُصطفٰے کا ہم بھی منظر دیکھتے
روضۂ سرکارِ دو عالم کو جا کر دیکھتے

جولوگ مدینہ طیبہ کی حاضری چاہتے ہیں وہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہہ دیں۔

سامنے ہوتیں سُنہری جالیاں اور اُن کے پار
بند آنکھوں سے حسیں منظر برابر دیکھتے

سبز گُنبد کے حسیں سائے میں ہم پڑھتے سلام
ابرِ رحمت ہم برستا اپنے دل پر دیکھتے

محویت میں ڈُوب جاتے اور صدیوں سے پرے
اُستنِ حنّانہ سے ہم بھی لپٹ کر دیکھتے

بدر کے مَیدان کا اِک ایک ذرّہ چُومتے
خاک میں پُوشیدہ جو ہیں ماہ و اختر دیکھتے

پیش کرتے اپنے اشکوں سے سلامی آپ کو
ساجدؔ اپنے شاہ کا ہم اِس طرح دَر دیکھتے

ماشاء اللہ کیسا خوبصورت کلام ہے جس کا ایک ایک شعر ہمارے دِلوں میں اُتر گیا ہے اب میں آپ کے سامنے ایک بہت ہی اچھی آواز کے

مالک ثنا خوانِ رسول کو پیش کرتا ہوں۔

علی علی ہے

حضرات گرامی! محترم ثنا خوانِ رسول نعت شریف پیش کر رہے تھے آخر میں انہوں نے مولائے کائنات شیرِ خُدا اسد اللہِ الغالب امام المشارق والمغارب وصی رسول زَوجِ بتول خلیفہٗ رسول امام اوّل حضرت سیّدنا مولا علی علیہ السّلام کی منقبت پیش کی۔

عزیزانِ گرامی! صحابہ کرام کے نزدیک سب سے افضل شخصیّت حضرت مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہٗ ہیں جب سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔نے فرمایا اَے میرے صحابہ گواہ رہو جس کا میں مَولا ہوں اس کا علی مولا ہے تو حضرت سیّدنا فاروق اعظم نے مولائے کائنات کو مُبارکباد دی اور مولائے کائنات کی اس فضیلت کو خُوش دلی سے قبول فرمایا۔

یہ سب اس لئے تھا کہ سلسلۂ نبوّت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ختم ہو گیا تھا آپ خاتم النّبین تھے لیکن سلسلۂ امامت وولایت مولا علی شیرِ خُدا سے چلا چاروں روحانی سلاسل نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ اور چشتیہ میں مولائے کائنات کا فیض رواں دواں ہے اس لئے تمام اَولیائے کرام علی علی کا ورد کرتے رہے۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

علی علی کر دے لکھاں ولی ہو گئے
ولیاں ساریاں دا پیشوا حیدر
چمن چمن کلی کلی
علی علی علی علی

علی امامِ دو جہاں ،علی جہاں کا پاسباں
علی وفا ،علی کرم ،علی حرم کا ہے حرم
علی نشانِ مُصطفیٰ، علی ہے جانِ مصطفیٰ
علی اِمامِ اولیاء ، علی صدائے ہر ولی
علی علی علی علی

علی بہارِ گُلستاں ، علی وقارِ اِنس وجاں
علی ہے نُورِ انجمن ، علی ہے فخرِ پنجتنؑ
علی پناہِ بیکساں ، علی نبی کا ترجماں
پھرو گے تم جہاں جہاں ،علی علی وہاں وہاں
علی نہاں علی عیاں ، علی خفی علی جلی
علی علی علی علی

علی نبی کی شان ہے ،علی نبی کی آن ہے
علی رسول کا نفس ،علی نبی کی جان ہے
علی فرازِ عشق ہے ، علی نمازِ عشق ہے

علی کا نام پاک ہی، نوائے سازِ عشق ہے
علی کی دُھوم دھام ہے ، نگر نگر گلی گلی
علی علی علی علی

علی شکوہِ رزم ہے ، علی ثباتِ عزم ہے
علی کے علم سے سجی ، یہ معرفت کی بزم ہے
علی کتابِ علم ہے علی ہی بابِ علم ہے
جہاں ہے کِشتِ آرزو، علی سحابِ علم ہے
علی کی بات بات ہے سرور میں ڈھلی ڈھلی
چمن چمن کلی کلی
علی علی علی علی

اس لئے ہم کہتے ہیں !
علی اے دُکھیاں دا غم خوار
علی اے دُکھیاں دا غم خوار
ہر مُشکل توں بچ جاویں گا
علی دا نعرہ مار ! نعرۂ حیدری
علی اے ہر اِک دِل دے اندر
علی علی سب کہن قلندر

پاک نبی دا ویر علی اے
سب ولیاں دا پیر علی اے
علی نوں نبی نے آکھیا بھائی
تن سو آیت شان چہ آئی
فیض خزانے ونڈ دے حیدر
کفر شرک نوں چھنڈ دے حیدر
سوہنا رنگ اے رنگ علی دا
منگ خدا توں سنگ علی دا
علی علی اے ہر دم کہناں
ساجدؔ غم نمیں کوئی رہناں

کیونکہ!

ہر غم توں مینوں میرا مولا علی بچاؤندا
میرا وظیفہ ہر دم اُدرِکنِی یا عَلی اے

نعرۂ حیدری

عزیزان گرامی! غیر کی بات میں کبھی نہیں آنا چاہیے۔

غیراں کولوں بچ دا جا
نام علی دا ورد پکا

سامنے منکر جے آجاوے

نعرہ حیدری جوش تھیں لا

مرضاں ساریاں مک جاسن

حیدری لنگر بیلیا کھا

دیکھنی شان علی دی جے

پاک قُرآن نوں کھول ذرا

مفسرین کرام فرماتے ہیں قرآن پاک میں تین سو سے زائد آیات حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں نازل ہوئیں ہیں اور حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی محبت فرائض اسلام میں سے ہیں۔

اس لئے ہر سچا مُسلمان مولا علی کا نام سن کر خوش ہوتا ہے مُنافق کو آپ کرم اللہ وجہہ کے نامِ اقدس سے عداوت ہوتی ہے اور جب اُس کے سامنے نعرۂ حیدری لگایا جاتا ہے وہ وہ حسد کی وجہ سے جلتا ہے اور علی کا نام سن کر جلنا منافقوں کی نشانی ہے اس لئے بلند آواز سے نعرہ لگائیں تا کہ ثبوت ہو جائے کہ اس محفل میں سب ہی ایمان والے بیٹھے ہیں۔

نعرۂ حیدری

جب ۶۵ کی جنگ ہوئی تو ہندو فوج یہ کہتی تھی کہ مُسلمان جب نعرۂ حیدری لگاتے ہیں تو ہم اُتنی پریشانی فائرنگ سے نہیں ہوتی جتنی نعرۂ حیدری

سے ہوتی ہے اور ہم پسپا ہو جاتے ہیں اس لئے ہندوؤں کافروں کو پریشان کر
دیں منافقین کو پریشان کر دیں بلند آواز سے جواب دیں۔

نعرۂ حیدری

ہیں تاجدار ہل اتیٰ مُشکل کشا علی
ہیں مُصطفیٰ کے دل رُبا مُشکل کُشا علی
کہتے ہیں سارے اولیاء ہر دم علی علی
اعظم بھی ہیں علی علی اقدم علی علی
ہر اک زباں پہ ہے سدا جاری علی علی
ہیں بخشتے ولائتیں ساری علی علی
نُورِ خدا کے نُور کا جلوہ علی علی
سُلطانِ انبیاء کا ہیں نقشہ علی علی
شاہِ ولایت فاتح خیبر علی علی
نُورِ خُدا کا عکسِ مُنوّر علی علی
مقصودِ دو جہان ہیں مولا علی علی
ہر اِک ولی کے افسر و آقا علی علی

نعرۂ حیدری

کئے جا کئے جا محبّت علی سے

ہے مومن کی پہچان اُلفت علی سے

نبوّت کے ساجد تو خاتم نبی ہیں

چلا سلسلہ ء امامت علی سے

نعرہ حیدری

ہر مشکل توں بچ جاویں گا نعرۂ حیدری مار

نعرۂ حیدری

حضرات گرامی! تاجدار ہل اتی مُرتضٰی شیرِ خُدا مُشکل کُشا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسی شان وعظمت اور اختیار عطا فرمایا ہے کہ آپ اپنے ماننے والوں کی مشکلات حل فرماتے ہیں۔

آج بھی آپ کا نام لینے والے آپ کے نام کے صدقہ سے مصائب وآلام سے چھٹکارا حاصل کرتے ہیں۔

عزیزانِ گرامی! جو لوگ مصائب سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ میرے ساتھ یک زبان ہو کر اس نعرے کا جواب دیں۔

نعرۂ حیدری

حضرات گرامی! حضرت مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا ذکر ایمان والوں کو ہی کرنا نصیب ہوتا ہے اور ایمان والے ہی ذکرِ علی سن کر خوش

ہوتے ہیں۔

اب دیکھتے ہیں کون ایمان والا ہے۔

نعرۂ حیدری

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "اَلذِّکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ" علی کا ذکر کرنا بھی عبادت ہے آئیں سب عبادت میں شامل ہوجائیں۔

نعرۂ حیدری

حضرت مولا علی مومنین کے مولا ہیں مومنین کے آقا ہیں مومنین کے دوست ہیں مومنین کے مددگار ہیں اپنے آقا سے استعانت حاصل کرنے کے لئے بلند آواز سے جواب دیں۔

نعرہ حیدری

ساجد علی حضور دا ہین جلوہ ایہہ پیغام دیندا گھر دگھری جا دیں
ملدا نبی دا فیض ای علی کولوں سرنوں علی دے قدماں تے دھری جاویں
معنی علی دا اعلیٰ علی سجناں ورد علی دے نام دا کری جاویں
منکر سڑ دا اے علی دا نام سن کے نام علی لے کے سجناں ٹھری جاویں

نعرۂ حیدری

نعرہ ہے دَم دَم حیدری
ہم حیدری ہم حیدری
نعرہ ہمارا یا علیؑ
ہاتھوں میں پرچم حیدری

نعرۂ حیدری

علی دا نام کمزوراں دا صائم زور بن جاندا
علی دے نام تھیں جنگاں دا نقشہ ہور بن جاندا

نعرۂ حیدری

روٹی منگے فقیر جے علی کولوں علی اُوٹھاں دی اوہنوں قطار دیندا
صدقہ علیؑ دا منگے جو رب کولوں اللہ اوس دے کم سنوار دیندا
اجمل توڑ دا اے سنگل قیدیاں دے علی ڈُبیاں بیڑیاں تار دیندا
بدل جان طوفاناں دے رُخ فوراً نعرہ حیدری جدوں کوئی مار دیندا

نعرۂ حیدری

عاشق سدا علی دے ناں نوں چُم اکھیاں تے لاوے
نعرہ حیدری مار کے ہر اِک مشکل حل ہو جاوے

نعرۂ حیدری

غریباں دا سہارا کون ؟ حیدر
اِمامت دا ستارا کون ؟ حیدر
ہے دسّیا رشتۂ زہرا نے صائمؔ
محمدؐ دا پیارا کون حیدر

علی شاہِ مرداں اماماً کبیرا
کہ بعد از نبی شد بشیراً نذیرا

قرآن اور رسول

حضرات گرامی ! آج کی یہ محفل پاک بسلسلۂ معراج شریف انعقاد پذیر ہے اس محفل میں ملک پاکستان کے معروف ثناخوانان رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم موجود ہیں جو اپنے اپنے وقت میں حاضری لگوائیں گے آخر پر خطاب مقرر ذیشان خطیب نکتہ دان جناب مولانا محمد ملازم حسین ڈوگر صاحب مدظلہٗ العالی کا ہوگا۔

حضرات گرامی! قرآن عظیم ہے اور جس ہستی پر یہ نازل ہوا تو وہ بھی عظیم ہیں۔

☆ قرآن کتابِ نُور ہے حضور من اللہ نور ہیں۔

☆ قرآن ہدایت ہے حضور ہادی ہیں۔

☆ قرآن رحمۃ للمومنین ہے حضور رحمۃ اللعالمین ہیں،

قرآن کی طرف دیکھنا ثواب ضرور ہے لیکن جنت کی گارنٹی نہیں مگر حضور جسے چاہیں جنت عطا فرما سکتے ہیں بعض لوگ قرآن پاک کو حضور علیہ السلام سے افضل کہتے ہیں میں کہتا غور کرو قرآن میں مشابہات ہیں حضور کے جسمِ اطہر کا سایا ہی نہیں ہے اور ان مقابلہ کرنے والوں سے کہتا ہوں کہ قرآن حضور کا محتاج ہے حضور قرآن کے محتاج نہیں ہیں حضور علیہ السّلام اس لئے پشیمان نہیں ہوئے تھے کہ وحی نہیں آرہی بلکہ اس لئے پشیمان تھے کہ یہ لوگ جہنّم میں نہ چلے جائیں کہ حضور نہیں چاہتے کہ لوگ جہنّم میں جائیں۔

قرآن حضور سے افضل کیسے ہوسکتا ہے مسلمان قرآن کو پیچھا نہیں کرتے بلکہ آگے رکھتے ہیں کہ قرآن پاک پیچھے نہ ہو۔ ادھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس ہے کہ جدھر حضور جاتے ہیں قرآن پیچھے پیچھے آرہا ہے، حضور مکہ میں ہیں تو قرآن مکہ میں حضور کے پیچھے۔

☆ حضور پہاڑ پر ہیں تو قرآن پہاڑ پر آرہا ہے۔

☆ حضور غار میں ہیں تو قرآن غار میں آرہا ہے۔

☆ حضور گھر میں ہیں تو قرآن گھر میں آرہا ہے،

☆ حضور باہر ہیں تو قرآن باہر آرہا ہے۔

☆ حضور گلی میں ہیں تو قرآن گلی میں آرہا ہے۔

☆ حضور مسجد میں ہیں تو قرآن مسجد میں آرہا ہے۔

☆حضور چلتے ہیں تو قرآن بنتا ہے۔

☆حضور بیٹھتے ہیں تو قرآن بنتا ہے۔

☆حضور قیام فرماتے ہیں تو قرآن بنتا ہے۔

☆حضور جاگتے ہیں تو قرآن بنتا ہے۔

☆حضور سرِ اقدس پر تیل لگاتے ہیں تو قرآن بنتا ہے۔

☆حضور زُلفوں کو سنوارتے ہیں تو قرآن بنتا ہے۔

☆حضور آسمان کی طرف دیکھتے ہیں تو قرآن بنتا ہے۔

مسلمان وہ ہے جو قرآن کے پیچھے ہے اور قرآن وہ ہے جو محبوبِ رحمان کے پیچھے ہے۔

محبوب کے فعل سے اے حیدرؔ
قرآن کی آیت بنتی ہے

اور یہ بھی حقیقت ہے !

آیاتِ قرآن کو جمع کریں تو محبوب کی نعتیں بنتی ہیں۔ اور اگر زبانِ حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے سُنیں تو آپ فرماتے ہیں !

یا مُحمّد مُحمّد میں کہتا رہا
نُور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے مِلاتا رہا آیتیں
پھر جو دیکھا تو نعتِ نبی بن گئی

تو نعتِ محبوب رحمان بشکلِ آیاتِ قرآن پیش کرنے کیلئے میں دعوت دیتا ہوں ملکِ پاکستان کے معروف قاری جناب قاری الحافظ محمد اکرام چشتی نقشبندی صاحب کو، قبلہ قاری صاحب آل پاکستان مقابلہ حُسنِ قرأت میں اوّل پوزیشن حاصل کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی آواز میں ایسی کشش رکھی ہے کہ سامعین ان کی آواز کی دِلکشی کے صحرا میں گم ہو جاتے ہیں۔

تشریف لاتے ہیں واجب الاحترام جناب الحافظ و قاری محمد اکرام چشتی صاحب۔

حضراتِ گرامی ! حافظ القاری محمد اکرام صاحب تلاوتِ قرآنیہ سے ہمارے قلوب کو منّور کر رہے تھے ان کی زبان سے ادا ہونے والی آیات ہمیں مسجدِ حرام کے مناظر سے لے کر مسجدِ اقصیٰ کے پرنُور علاقے کا حال تصوّر پیش کر رہے تھے۔

سورۃ بنی اسرائیل کی ابتدائی آیات جو قبلہ حافظ صاحب نے پڑھیں ان میں معراجِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر ہے، اگر اِن ابتدائی آیات کے بارے میں گفتگو کی جائے تو بہت سے لطیف نکات ہمارے سامنے آتے ہیں لیکن یہاں میں صرف ایک نکتہ پیش کر کے اپنی بات کو آگے بڑھاتا ہوں،

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہ ارشاد فرماتا ہے !

بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ اٰيٰتِنَا .

وہ مسجدِ اقصیٰ کہ جس کے گرداگرد اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ نے

برکتیں رکھی ہیں۔

قبروں پر جانا

حضراتِ گرامی ! مسجد میں تو برکتیں ہوتی ہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرما رہا ہے کہ میں نے اپنے محبوب کو سیر کرائی مسجدِ اقصیٰ تک جس میں برکتیں ہیں۔

بلکہ فرمایا ! مسجدِ اقصیٰ کہ جس کے اِردگرد برکتیں ہیں۔ بات سمجھ نہیں آئی، مُفسّرین کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اردگرد برکتوں کا ذکر اِس لئے فرمایا ہے کہ مسجدِ اقصیٰ کے اردگرد اللہ تعالیٰ کے نبیوں کی قبریں ہیں۔

معلوم ہوا جہاں اللہ والوں کی قبریں ہوں وہاں برکتیں ہوتی ہیں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قبروں پر جانے سے شرک ہو جاتا ہے، اگر وہ حقیقت کی طرف توجہ دیں تو کبھی ایسی بات نہ کریں، قبروں پر جانا شرک نہیں ہے اگر قبروں پر جانا شرک ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کبھی نہ ارشاد فرماتے کہ قبرستان جایا کرو۔ آپ کا قبرستان جانے کا فرما دینا اِس بات کی دلیل ہے کہ قبروں پر جانا شرک نہیں بلکہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

قبر کی دو صورتیں ہیں۔

☆ ایک ایمان والے کی قبر ہے۔

دوسری بے ایمان کی قبر ہے۔

☆ایمان والے کی قبر میں اللہ کا نور آتا ہے۔
بے ایمان کی قبر میں عذاب کے فرشتے آتے ہیں۔
☆مومن کی قبر جنت کا باغ ہے۔
بے ایمان کی قبر جہنم کا گڑھا ہے۔
☆مومن کی قبر پر برکتیں ہوتی ہیں۔
بے ایمان کی قبر پر نحوستیں ہوتی ہیں۔
☆مومن کی قبر پر جا کر فاتحہ خوانی کرنے سے اللہ تعالیٰ خُوش ہوتا ہے۔

حضرات گرامی ! ایک مرتبہ ابلیس لعین حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا !
آپ کلیم اللہ ہیں۔
آپ اللہ کے نبی ہیں۔
آپ اللہ کے رسول ہیں۔
آپ اللہ کے پیارے ہیں۔آپ اللہ کے بارگاہ میں التجاء کریں کہ وہ مُجھے مُعاف فرمادے۔
حضرت مُوسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اِلتجاء کی کہ الٰہی ابلیس اپنے کیے پر نادم ہے تو اِسے معاف کردے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ! اَے موسیٰ میں نے اِسے حکم دیا تھا آدم کو سجدہ

کرو اس نے سجدہ نہیں کیا۔ تمہارے کہنے پر میں اِسے معاف کرتا ہوں مگر اِس شرط کے ساتھ کہ یہ آدم کی قبر پر چلا جائے اور سجدہ کرے۔

حضرت مُوسیٰ علیہ السلام نے ابلیس سے فرمایا ! تُجھے خوشخبری ہو کہ تُجھے معافی مل گئی تو چل آدم علیہ السلام کی قبر پر اور اللہ کے فرمان کے مطابق قبر پر سجدہ کردے اللہ تُجھے معاف فرمادے گا۔

ابلیس شیطان نے کہا ! میں نے زندہ کو سجدہ نہیں کیا تو کیا اَب مُردہ کو سجدہ کروں گا ؟ مُجھے معافی نہیں چاہیے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ابلیس کی اِس بات پر جلال آیا اِس سے پہلے کہ آپ ابلیس پر عتاب لاتے وہ بھاگ گیا۔

عزیزانِ گرامی ! اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرایا، شریعتِ محمّدی میں غَیر خدا کو سجدہ کرنا جائز نہیں ہے لیکن اللہ والوں کی تعظیم وتکریم کرنا جائز ہے بلکہ واجب ہے تو اِن گذارشات کے ساتھ ہی میں اِس محفل پاک میں شامل ثناء خوانِ رسول میں سے پہلے ثنا خوان کو پیش کرتا ہوں تشریف لاتے ہیں جناب حافظ اظہر حسین اعوان صاحب۔

حضرات گرامی ! محترم ثناء خوانِ رسول نہایت احسن و اجمل انداز میں اور اپنی مترنم آواز میں نعتِ رسول بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیش کرر ہے تھے۔

ان کے نعت پڑھنے کے انداز میں ہم سب ایسے مگن ہوئے کہ یہ خبر

ہی نہ رہی کہ وقت کتنا بیت چکا ہے اور میرا خیال ہے یہ بھی معراج پاک کی اِس رات کا اعجاز ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تو وقت روک دیا گیا۔ روایات میں آتا ہے کہ اٹھارہ سال تک نظام کائنات ساکن رہا اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم واپس تشریف لائے تو دوبارہ یہ نظام کائنات کا سلسلہ چلا۔

ایک نکتہ

اِس میں ایک نہایت خوبصورت نکتہ یہ بھی ہے کہ اٹھارہ سال کے عرصہ تک انسان سوئے رہے، حضرت عزرائیل علیہ السّلام کی ڈیوٹی اٹھارہ سال کیلئے بند ہوگئی اور اٹھارہ سال کوئی شخص فوت نہ ہوا، نہ کسی کو کھانے کی حاجت ہوئی۔

اَرے جس نبی کے صدقہ سے اٹھارہ سال کسی کو موت نہیں آئی، اُس نبی پر موت کیسے آسکتی ہے ؟

ہرگز نہیں حضور زِندہ ہیں حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

میرے محبوب زِندہ نبی ہیں بلکہ ہر چیز کی زندگی ہیں
اُنکے ذاکر کو کیا موت آئے ذکر جب اُن کا فانی نہیں ہے

تعارف

تو اُس زندہ محبوب کے حضور ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں ثناء خوان حبیب الرحمٰن، عظیم ثناء خوان سراپا ذوق و وجدان جناب صاحبزادہ محمد فیضان چشتی صاحب کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں تحت اللفظ ہدیۂ عقیدت پیش کریں۔

جناب فیضان صاحب میخانے کی بات کر رہے تھے تو میں بھی میخانے کے حوالے سے رباعی آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

طیبہ پاک میخانہ اے عاشقاں دا
ایس جگہ تے ہوش گوائی دا ئیں
جیہڑا سبق قرآن نے دس دِتا
اوس سبق نوں کدے بھلائی دا ئیں
ایتھوں مے پی کے چُپ چاپ رہیئے
کسے تائیں ایہہ نشہ وکھائی دا ئیں
حیدر کدی ئیں غیر توں طلب رکھی
کسے ہور میخانے چہ جائی دا ئیں

تو تشریف لاتے ہیں واجب الاحترام جناب مُحترم محمد فیصل چشتی صاحب اور بحضور سیّد المرسلین نعتِ پاک پیش کرتے ہیں۔

حضراتِ گرامی !

درود دِل نے پڑھا تھا زُبان سے پہلے
اذان رُوح میں گونجی تھی کان سے پہلے
ہر اِک رسول نے کی آخری رسول کی بات
سُنی ہے چاپ قدم کے نشان سے پہلے

اور معراج کی بات شاعر یوں کرتا ہے کہ !

نہ ایسا مہمان دیکھا کوئی کہ میزباں جس کا خُود خُدا ہے
گیا جو عرشِ علیٰ سے آگے وہ مصطفےٰ ہے وہ مصطفےٰ ہے
بھری جو آنکھیں چھلک رہی ہیں کرم فریدیؔ پہ یہ تیرا
میں کب تھا تیری ثناء کے قابل یہ خاص نعمت تری عطا ہے

تو معراج کے دولہا کے حضور ہدیۂ سلام وعقیدت پیش کرتے ہیں

واجب الاحترام جناب مرزا محمد شفیق الرحمٰن صاحب،

عروج کی رات

جب مدینے کی بات ہوتی ہے
رقص میں کائنات ہوتی ہے
اُن کی رحمت سے دِن نکلتا ہے
اُن کے صدقے میں رات ہوتی ہے

تمام راتیں اُنہیں کے صدقہ سے بنی ہیں اور شبِ معراج اُن راتوں میں خاص ہے کہ اِس رات سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکّہ سے فلسطین تشریف لے گئے پھر آسمان پر گئے۔

☆ پہلے آسمان سے بھی اُوپر

☆ دُوسرے آسمان سے بھی اُوپر

☆ تیسرے آسمان سے بھی اُوپر

☆ چوتھے آسمان سے بھی اُوپر

☆ پانچویں، چھٹے، ساتویں آسمان سے بھی اُوپر

☆ جنت الماویٰ سے اُوپر

☆ جنت النعیم سے اُوپر

☆ تمام جنتوں سے اُوپر

☆ عالم ملکوت سے اُوپر

☆ عالم جبروت سے اُوپر

☆ سدرۃ المنتہیٰ سے اُوپر بلکہ عرشِ علیٰ سے بھی اُوپر

☆ مقام دنیٰ کی منزلیں طے فرماتے ہوئے فتدلیٰ سے ہوتے ہوئے قابَ قوسین بلکہ اوادنیٰ تک جا پہنچے۔

جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمسر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ذرا غور کریں، اپنے گریبان میں جھانکیں کہ کہاں محبوب خدا صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام و مرتبہ اور بلندی اور کہاں ایک عام انسان کی اوقات۔

حاضرینِ محترم ! ہمارے آقا و مولیٰ حضرت سیّدنا مُحمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس نُورِ خدا سے بنی ہے جبھی تو آپ وہاں گئے جہاں حضرت جبریل امین علیہ السلام بھی نہیں جاسکتے۔

حضراتِ گرامی ! جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات جانے والے تھے اللہ تعالٰی نے فرشتوں سے فرمایا کہ اے فرشتو!

آج دوزخ کے دروازے بند کردو، آسمانوں کو سجادو اور کتبے لکھ دو۔

پہلے آسمان پر نُور کا کتبہ لکھا گیا جس پر لکھا تھا۔

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِ

دُوسرے آسمان پر کتبہ لکھا گیا۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

تیسرے آسمان پر کتبے پر لکھا گیا۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

چوتھے آسمان پر کتبہ لکھا گیا

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِی

پانچویں آسمان پر لکھا گیا۔

يٰاَيُّهَاالنَّبِىُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

چھٹے آسمان پر کتبہ لکھا گیا۔

اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتَاب.

ساتویں آسمان پر کتبہ لکھا گیا۔

سُبْحَانَ الَّذِىْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَام.

حضراتِ گرامی ! اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے معراج پر جشن کا اہتمام فرما رہا ہے۔

فرصت دیاں گھڑیاں مُکیّاں سوہنے نے باہواں چکیاں
جو قوساں دونویں جھکیاں اَوْ اَدْنیٰ چین پکاراں
مازاغ دا سُرمہ پا کے جد یار کھلوتا جا کے
کہیا حق نے پردے چا کے چمن لُٹ سے مَوج بہاراں
رب کھولیا نُور خزاناں گھر یار نے پھیرا پاناں
اِس راتیں بخشے جاناں صائم جیہے او گنہاراں

☆ فرشتوں کو خوشیاں حاصل ہو رہی ہیں۔

☆ فرشتوں کا خصائص حاصل ہو رہے ہیں۔

☆ فرشتوں کو مزید خلعتوں سے نوازا جا رہا ہے۔

☆فرشتوں کے لئے عید کی رات بنی ہوئی ہے۔

☆حوریں سجاوٹیں کر رہی ہیں۔

☆حورِ عین بناؤ سنگار کر رہی ہیں۔

☆جنت کے بام و در خاص طور پر سجائے جا چکے ہیں کہ جنت کا مالک جنت کی سیر کرنے کے لئے تشریف لا رہا ہے۔

حضرت علامہ صائم چشتی اشعار میں بیان فرماتے ہیں۔

دو جگ نوں خوشیاں چڑھیاں آیاں نے ملن دیاں گھڑیاں
رحمت نے لائیاں جھڑیاں سب مہک پیاں گلزاراں
جد تُرے حبیب پیارے را ہواں وچہ وِچھ گئے تارے
آ نبی کھلوتے سارے وچہ راہ دے بنھ قطاراں

اِلتجا خواب میں دیدار کی

اللہ سوہنیاں خواب وکھا مینوں سوہنے نبی دا رُخ انوار تکناں

حضرات گرامی! جس آنکھ کو دیدارِ مصطفیٰ ہو جائے وہ آنکھ بڑی قسمت والی ہوتی ہے جو آنکھ دیدارِ مُصطفیٰ کرے اُس آنکھ سی آنکھ کس کی ہو سکتی ہے۔

حضرت امام جلال الدّین سیوطی علیہ الرحمۃ کے مقدّر پر قُربان جائیں کہ انہوں نے بہتّر مرتبہ بیداری کے عالم میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔

منزل عشق دی دیندی کمال حیدر
منکر کدے ملکوتی نہیں ہو سکدا

جنہاں جا گدیاں سوہنے دی دید کیتی
ہر کوئی امام سیتوطی نہیں ہو سکدا

لیکن امام بوصیری کو بھی یہ مقام ملا کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر آپ کو شفا بھی عطا فرمائی اور چادر مبارک بھی عطا فرمادی اس لئے ہم بھی عرض کرتے ہیں۔

اللہ سوہنیاں خواب وکھا مینوں تیرے نبی دا رُخ انوار تکناں
میری ازل توں آرزو ہے مولا تیری قدرت دا اعلیٰ شہکار تکناں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرٰنِیْ فِی الْیَقْضَا.

جس نے اپنے خواب میں میری زیارت کی بیشک اُس نے میری زیارت کی شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا اور فرمایا !

من را نی فقد راء الحق

جس نے مجھے دیکھا تحقیق اُس نے حق دیکھا۔

اس لئے ہم التجائیں کرتے ہیں۔

کبھی تو خواب میں آجائیں یا رسول اللہ
میری بھی نیند سنور جائے دو گھڑی کیلئے

عزیزانِ گرامی ! اگر خواب میں سرکارِ مدینہ تشریف لائیں تو پھر بیدار ہونے کی خواہش کون کرے گا۔

آپ کی خواب میں جلوہ گری کے بعد علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

خواب میں آئے ہیں وہ یارب نہ جاگوں عمر بھر
خواب سے بڑھ کر حسیں مطلب نہیں تعبیر کا

بیشک تعبیر بھی اچھی ہے کہ انسان ایمان کی حالت میں دُنیا سے جائے گا لیکن خواب میں تو خود آقائے کون ومکاں جلوہ گر ہیں اس کا خواب کا مرتبہ تعبیر سے اچھا ہے۔

خواب سے بڑھ کر حسیں مطلب نہیں تعبیر کا

عزیزان گرامی قدر !

سب بلند آواز سے سبحان اللہ کہہ دیں۔

میری دعا ہے جو سب سے بلند سبحان اللہ کہے اُسے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہو جائے۔ ﴿سُبحان اللہ﴾

ہم سب کی خواہش ہے کہ حضور اپنا رُخ پر انوار ہمیں دکھائیں کہ جس مقدس چہرۂ اطہر کے صدقہ سے یوسف علیہ السلام کو حُسن ملا اور ہم التجا

کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

جے اُنج دیدار کروناں نمیں جے مکھ توں پردہ چوناں نمیں
وچہ خواب دے آجا پل دی پل ایناں تے کرم فرماوندا جا

عزیزانِ گرامی! کہاں حضور اقدس کی ذات بابرکات اور کہاں ہم گنہگاروں کی آنکھیں دیدار کی بات کرتے ہوئے بھی شرم میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

گرچہ دیدار کی میں نے کی ہے دُعا پر کہاں میں کہاں سرور انبیاء
شرم آتی ہے صائم یہ کہتے ہوئے مجھ کو میری دُعا کا ثمر چاہیے

یارسول اللہ! ہم حقیر ہیں ہم بے نوا ہیں۔
لیکن آقا آپ کے گدا ہیں
آپ کے ماننے والے ہیں آپ کے مُحب ہیں۔
آپ کے ترانوں کو لبوں پر سجا کر التجا کرتے ہیں کہ آقا ہم پر کرم فرما کر ہمیں بھی اپنا دیدار عطا فرما دیں۔

ہم پہ لطف عنایات فرمایئے
سب کے خوابوں میں تشریف لے آیئے
میرے حاجت روا میرے مُشکل کشا
سب کو مل جائے خیرات دیدار کی
یانبی یانبی یانبی

اور یہی التجا بارگاہِ ایزدی میں کرتے ہیں۔

اللہ سوہنیاں خواب وکھا مینوں تیرے نبی دا رخ انوار تکناں

میری ازل توں آرزو ہے مولا تیری قدرت دا اعلیٰ شہکار تکناں

اکھاں میریاں سوہنیاں پاک کردے طیبہ پاک چہ نُوری دربار تکناں

حیدرؔ میرے نصیب وچہ لکھ مولا تیرے مظہر دا جلوہ بار تکناں

حسن رسول

کیونکہ یہ وہ حسن ہے یہ وہ چہرۂ اطہر ہے کہ

اوہ ہو گیا دیوانہ تے شیدا حضور دا

اِک وار جنہے ویکھیا جلوہ حضور دا

تو اسی احسن و حسین محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس بارگاہ میں دُرودوں کے ہار سجا کر لائے ہیں ہمارے مہمان ثنا خوان کہ جن کے نام کا حوالہ نعت رسول بن چکی ہے ہمارے مُلک کے معروف ثنا خوانِ رسول واجب الاحترام محترم المقام ہمارے ملک کی پہچان ثنا خوان رسول میں منفرد مقام رکھنے والے جناب محمد سلیم صابری صاحب آف چیچہ وطنی،

سلیم صابری صاحب سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مُعجزات کی بات کر رہے تھے۔

حضرات گرامی! ہمارا عقیدہ ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی ذات بابرکات سراپا معجزہ ہے آپ خود اللہ کا معجزہ ہیں اللہ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے قد جآءکم برھان من ربکم ، تو جب حضور علیہ السلام اللہ تبارک وتعالیٰ کی دلیل بن کر تشریف لائے تو اب کونسی بات رہ گئی۔

عزیزانِ گرامی ! اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہونا دعویٰ ہے کیونکہ وہ واجب الوجود ہونے کے ساتھ غیب ہے وہ ہر چیز میں اس کے جلوے ہیں مگر خود وہ غیب ہے جو غیب ہو اور اس کی بات کی جائے تو وہ صرف دعویٰ ہے اور دعویٰ اُس وقت تک تسلیم نہیں کیا جاتا جب تک اُس کی دلیل نہ پیش کی جائے تو اللہ تعالیٰ کے ہونے کی دلیل بن کر حضور علیہ السّلام تشریف لائے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے حبیب جب میری الوہیت کی دلیل تم ہو اس لئے تم ہی کہو "قل ھو اللہ احد" اے محبوب تم میری دلیل ہو "بُرہانٌ مِّن رَّبِّکُم" اب میرے ایک ہونے کا اعلان بھی تم ہی کرو۔

حضراتِ گرامی ! حضور اللہ کی دلیل ہیں اس لئے حضرت علاّمہ صائم چشتی بھی حضور کی آمد کی بات کرتے ہیں۔

دلیلِ کبریا بن کر حضور آئے حضور آئے
بہارِ جانفزا بن کر حضور آئے حضور آئے

عقیدہ

آج بعض لوگ تاجدارِ انبیاء شاہِ دوسرا اِمام المُرسلین خاتم النّبیّین

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثلیت کا دعویٰ کر دیتے ہیں اور یہ بھی نہیں سوچتے کہ ایسا دعویٰ کرنے سے انسان دائرہ اسلام سے خارج بھی ہو سکتا ہے۔

عزیزانِ گرامی قدر! کوئی بھی صاحب عقل ایسی بات سوچ بھی نہیں سکتا جس میں وہ اپنا موازنہ حضور رحمۃٌ لِلعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کروائے حقیقت بھی یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں اور سڑک چھاپ مُلّا کہاں ملا تو ملا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل کوئی عالم حق بھی نہیں ہو سکتا۔

حضور کی مثل کوئی ولی بھی نہیں ہو سکتا۔
آقا کی مثل کوئی صحابی بھی نہیں ہو سکتا۔
بلکہ کوئی نبی بھی نہیں ہو سکتا۔

ایویں پیا مثلیّت دے کریں دعوے رل نہیں سکدا توں نبی دی آل دے نال آل نبی زکوٰۃ نہیں لے سکدی توں تے پلیا ایں زکوٰۃ دے مال دے نال

بے مثل نبی

حقیقت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثل اور نظیر کوئی نہیں ہے

میرے نبی دی مثال ہور کوئی وی نہیں
ایسا سوہنا لجپال ہور کوئی وی نہیں

کیویں آکھئے بھرا سوہنے نبی پاک نُوں
اُیسا صاحب جمال ہور کوئی وی نئیں

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

میرے سوہنے دی مثال تے نظیر کوئی ناں
نبی پاک جیہا نُور تے مُنیر کوئی ناں
نبی اُمتاں دے باپ ہندے بھائی جان نئیں

تقویۃ الایمان میں اسماعیل دہلوی لکھتا ہے تمام انسان بھائی بھائی ہیں جتنے نبی پیغمبر ولی ہیں ہمارے بڑے بھائی ہیں اس مولوی کو مخاطب کر کے کہتا ہوں مولوی صاحب!

نبی اُمتاں دے باپ ہندے بھائی جان نئیں
علی باہجھ میرے مُصطفیٰ دا ویر کوئی نئیں

ارے آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثل و بے نظیر ہیں۔

آپ کے چاہنے سے نظام کائنات تبدیل ہوسکتا ہے اور مولوی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

حضور کے چاہنے سے قبلہ بدل جاتا ہے مولوی کے منہ بدلنے سے نماز بھی نہیں ہوتی۔

حضور کے چاہنے سے چاند زمین پر آجاتا ہے مولوی کے چاہنے سے، پرندہ بھی زمین پر نہیں آتا۔

حضور کے چاہنے سے درخت چل کر آ جاتے ہیں
مولوی کے چاہنے سے اُس کی اولاد بھی کہنا نہیں مانتی۔
حضور کے چاہنے سے بارش برس جاتی ہے جبکہ مولوی کے نا چاہتے
ہوئے بھی اُس کی بیوی اُس پر برستی ہے تو پھر تقابل کہاں کا رہ گیا۔
حضور کا چہرہ والضحیٰ اور مولوی صاحب کا منہ،
حضور کے جسمِ اطہر پر کبھی مکھی بھی نہیں بیٹھی۔
مولوی کے جسم سے کبھی اُترتی نہیں تو پھر کیا کہنا چاہیئے ۔ پنجابی میں
کہنا چاہئے۔

کہ کتھے مولوی کتھے نبی پاک !
کتھے خاک کتھے نور، کتھے ذرّہ کتھے طُور
کتھے دین توں وی دور کتھے شارعِ آنحضور
کتھے ٹُرن توں محتاج، کتھے صاحب معراج
کتھے کوڑھ کُھرکھ کھاج، کتھے وَالضحیٰ دا تاج
کتھے ذرّہ کتھے چند کتھے زہر کتھے قند
کتھے دھرتیاں دا گند کتھے عرش توں بلند
کتھے نری خرابات، کتھے جوہر حیات
کتھے شوہدے دی اوقات، کتھے مُصطفیٰ دی ذات
فیر کیوں نہ کہواں !

ہے ناں نرا ای شدائی اوہنوں آکھے
وڈا بھائی جیہڑا جان ہے جہان دی
کہاں مصطفیٰ کی ذات کہاں مولوی کم ذات
کِتّھے سکھ کِتّھے دُکھ کِتّھے نرا کِتّھے رُکھّ
کِتّھے سکی ہوئی ککھّ کِتّھے چنّوں ودّھ مکھ

کِتّھے میل تے کچیل کِتّھے دھون والا میل
کِتّھے وال وال ویل کِتّھے گیسوئے واللّیل

کِتّھے گوہ کِتّھے ہیرا کِتّھے کچّ کِتّھے ہیرا
کِتّھے اکھیاں توں نیرا کِتّھے نور تے منیرا

کِتّھے قال کِتّھے حال کِتّھے روڑ کِتّھے لعل
کِتّھے شوہدا تے کنگال کِتّھے آمنہ دا لال

کِتّھے چور ڈاکو ٹھگ، کِتّھے رحمتِ دو جگ
کِتّھے سینے وچہ اگّ، کِتّھے چہرا جگمگ

کتھے دشمنی تے ویر کتھے بہتری تے خیر
کتھے ونگے سدّھے پَیر کتھے لا مکانی سَیر

کتھے ڈھٹھا ہویا ڈھارا کتھے عرش دا منارا
کتھے نجد دا شرارا کتھے عرب دا ستارا

کتھے ہوَس دا غُلام کتھے جگ دا امام
کتھے خام توں وی خام، کتھے سید انام

کتھے مُجرمِ ناپاک، کتھے سیّدِ لولاک
کتھے مکھیاں دی جھاک کتھے رُخِ تابناک

کتھے مندراں دی ریت، کتھے کعبہ تے مسیت
کتھے گند تے پلیت کتھے رَبّ دا وی میت

کتھے فَرن توں لاچار، کتھے عرش توں وی پار
کتھے پاپی گنہگار، کتھے کُلّی مختار

کتھے احمق و نادان، کتھے صاحب قرآن
کتھے جاہل و انجان کتھے کُلّی غیب دَان

کتھے آپ ڈُب جاوے کتھے جگ نُوں تراوے
کتھے دوز خاں نُوں دھاوے کتھے دوزخوں بچاوے

کتھے کاذب و لعین کتھے صادق و امین
کتھے شقی بد ترین کتھے عَرب دا حسین
سامعین گرامی!
کتھے دِین کھانی ڈَین کتھے سرورِ کونَین
کتھے چُچے نَین رِکتھے ابروئے قوسَین

کتھے خاک دا دفینہ کتھے نُور دا خزینہ
کتھے پاپی تے کمینہ کتھے مہکدا پسینہ

کتھے خاطی و معتوب کتھے اللہ دا محبوب
کتھے پیکرِ عیوب کتھے خُوب توں وی خوب
غورفرمائیں!

کتھے تُماں کتھے سیو کتھے تیل کتھے گھیو
کتھے نجد والا دیو کتھے کُل دا وی پیو

کتھے بُغض تے نِفاق کتھے خُلق اِتفاق
کتھے کوڑھ تے مِراق، کتھے لبِ ترَیاق

کتھے دھوکا تے سُراب کتھے نُورِ آفتاب
کتھے صُورتوں قصاب، کتھے طٰہٰ دا خطاب

کتھے مُجرم و رجیم، کتھے رحمت ور حیم
کتھے مُلاّں اوہ وی نیم، کتھے خلا دا قسیم

دسو ! کوئی مقابلہ ہے؟
کوئی تقابل ہے؟
کوئی برابری ہے؟
کوئی مثلیت ہے؟
نہیں! کیونکہ،

کتھے احقرو ذلیل، کتھے احسن و جمیل
کتھے خاسر و رذیل، کتھے حشر دا وکیل

کتھے کبر تے غرور، کتھے کیف تے سرور
کتھے نجد دا فتور، کتھے روشنی دا طُور

کتھے دوزخاں دا راہی، کتھے جنتاں دا ماہی
کتھے ہندو دا سپاہی کتھے کُلّ اُتّے شاہی

کتھے جہل تے ظُلوم کتھے پاک تے مَعصوم
کتھے باپ نامعلوم، کتھے مخزنِ علُوم

کتھے فتنیاں دا جال، کتھے ماڑیاں دی ڈھال
کتھے دوزخاں دا مال، کتھے خُلد نال نال

صائم قلم تائیں روک، لُٹّی نجدیاں دی جھوک
ہویا فیصلہ دو ٹوک ہُن تے کہن سارے لوک
ہے ناں زرا ای شدائی اوہنوں آکھے وڈا بھائی
جیہڑا جان ہے جہان دی
کوئی مقابلہ نہیں ہے اس لئے کہ،

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

کوئی مقابلہ نہیں ہے کہ اُن کے عروج کی کوئی حد ہی نہیں ہے۔
ارے مثلکم مثلکم کہنے والو یہ حجت چلو مان لیتے ہیں ہم بھی
مگر مہماں جو بنا ہے عرش کا کوئی اور اُن سا دکھانا پڑے گا
یا بے مثل آقا کو کہنا پڑے گا یا سیدھا جہنم کو جانا پڑے گا
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثلیت کا دعویٰ کرنے والے یہ تو سوچ لیں۔

☆حضور نور ہیں قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ
☆حضور کا سایا نہیں
☆حضور شاہد ہیں اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا
☆حضور مبشر ہیں وَمُبَشِّرًا
☆حضور نذیر ہیں وَنَذِیْرًا
☆حضور دعوت دینے والے ہیں وَدَاعِیاً اِلَی اللّٰہ
☆حضور نور ہیں وَسِرَاجاً مُّنِیْرًا
☆حضور رسول ہیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلَ اللّٰہ
☆حضور آخری نبی ہیں وَلٰکِنْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ
☆حضور اول ہیں هُوَالْاَوَّلُ
☆حضور آخر ہیں وَالْاٰخِر

☆حضور ظاہر ہیں وَالظَّاهِرُ

☆حضور باطن ہیں وَ الْبَاطِنُ

☆حضور عالم الغیب ہیں وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْن

☆حضور حاضر ناظر ہیں اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

☆حضور کا چہرہ وَالضُّحٰی

☆حضور کی زلفیں وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی

☆حضور کا سینہ لَکَ صَدْرَکَ

☆حضور کا ذکر رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

☆حضور کا لقب یٰسٓ ، طٰهٰ

☆حضور کی جان لَعَمْرُکَ

☆حضور کا خلق اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم

بے مثل اللہ بے مثال نبی
اوہدی مثل کوئی نئیں ایہدی مثل کوئی نئیں
جہڑا ایماناں دا ہووے گستاخ حیدر
اوہدا پیو کوئی نئیں اوہدی اصل کوئی نہیں

کیونکہ کوئی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گستاخی نہیں کرسکتا

اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایمان کی جان ہیں۔

سب کہہ دیں! آقا تو؟ ایمان کی جان ہیں۔

آقا تو؟ خدا کی شان ہیں۔

حضور تو؟ کل ایمان ہیں۔

حضور تو؟ انبیاء کے سُلطان ہیں۔

حضور تو؟ اُمّت کے مہربان ہیں۔

حضور تو؟ محبوب ربِّ رحمان ہیں۔

حضور تو؟ صاحب قرآن ہیں۔

اَب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور یہ عقیدت کے اظہار کے لئے دعوتِ قصیدہ دُوں گا ثنا خوان رسول شاہکارِ سر و تال بلکہ یوں کہ لیں کہ سر و تال کے مالک ہیں اچھے خیال کے مالک ہیں ثنا خوان رسول کے لئے سوز کی دال ہیں نام کے لحاظ سے جناب حافظ ظفر اقبال ہیں۔ تشریف لاتے ہیں جناب حافظ ظفر اقبال سعیدی صاحب۔

محفل نور

حضرات گرامی! ☆ یہ محفلِ نُور ہے

ہمیں حاصل سرور ہے

غم ہم سے دُور ہے

کیونکہ وقت حضور ہے

ہر شخص مسرور ہے

یہ محفلِ بہار ہے
وجہِ چین و قرار ہے
ہر طرف نکھار ہے
ساعت آمد حبیب غفار ہے
ہم سب میں آقا کی محبت اور پیار ہے
☆ یہ محفل میلاد ہے
ہر شخص شاد ہے
غموں سے آزاد ہے
ہمارے لبوں پر فریاد ہے
اور ہمیں حاصل رسول اللہ کی امداد ہے
☆ یہ محفل مقدس و سجان ہے
ہر شخص پر وجدان ہے
یہاں بخششوں کا سامان ہے
ہم پر آقا کا فیضان ہے
کہ ہمارے لبوں پر آقا کی شان ہے
☆ یہ محفل نعت رسول ہے
چاند جن کے قدموں کی دھول ہے
جن کا ذکر ہر دم مقبول ہے

جن کا عدو مرتد و مجہول ہے

جن کی غلامی ایمان کا اصول ہے

☆ یہ محفل نُورالہدیٰ ہے

جن کی یہ محفل ہے

ان کا چہرہ والضحیٰ ہے

ان کی زُلف واللیل اذا یغشٰھا ہے

ان کی چشمان مازاغ البصر وما طغیٰ ہے

ان کی شان میں شاھداً و مبشراً و نذیرا ہے

☆ یہ محفل دُرود ہے

یہاں آقا کا ورود ہے

جو محبوب ربِّ ودود ہے

شاھد و مشھود ہے

اور محفل میں آنے والا ہر شخص سعید و مسعود ہے تو اَب میں اس پیاری محفل میں دعوت خطاب دُوں گا واجب الاحترام مُحترم جناب محمد ملازم حسین ڈوگر صاحب کو کہ اپنے نُورانی وجدانی خطاب سے ہمارے قلوب کو منوّر فرمائیں۔

حضور ﷺ کی آمد

حضراتِ گرامی !

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد پر خوش ہونا ایمان کی نشانی ہے۔

آمدِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوئی ہر طرف بہار آ گئی، طائرانِ چمن خوش ہو گئے۔

مظلوموں کو ظلم سے نجات ملنے والی تھی آمدِ رسول کے مژدۂ جاں فزا سے اُن کے چہروں پر رونق آ گئی۔

ہاروت ماروت چاہِ بابل میں جھوم اُٹھے کہ اُن کی سزا ختم ہونے کا وقت آ گیا۔ بے گناہ لڑکیاں جو معاشرے کی خباثت کا شکار ہو کر زندہ قبر میں دفن ہو جاتی تھیں مطمئن ہو گئیں کہ ہمیں سہارا دینے والا آ گیا ہے۔

انبیائے کرام خوشیوں میں شامل ہیں کہ اب وہ ہمارا امام تشریف لے آیا جو مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے گا اور جنّت بھی عطا فرمائے گا۔ بے کسوں کا سہارا ہے۔

سہارا سارے جہاں کا بن کر حبیبِ ربُّ الانام آیا
ستارے سارے چلے گئے تو ہمارا ماہِ تمام آیا
رسول سارے قطار باندھے کھڑے ادب میں ہیں اُن کے پیچھے
نہ کوئی ایسا رسول آیا نہ کوئی ایسا امام آیا

سب مسکرا رہے ہیں۔

مرا حبیب مرا تاجدار آیا ہے
جبھی تو سارا زمانہ یہ مُسکرایا ہے

سبھی خوش ہیں۔

عجَب حُسن آیا زمین و زماں میں
عجَب نُور ہے جلوہ گر دوجہاں میں
ہوا حُسنِ محبوب جلوہ نُما ہے
زمیں سے فلک تک مُبارک صدا ہے
ہیں حُوروں نے ہر سمت جُھرمٹ لگائے
ملک پا برہنہ قطاروں میں آئے
بڑی شان والی یہ صائم گھڑی ہے
دو عالم میں پھیلی ہوئی رُوشنی ہے
خُدا کی محبّت کا پیغام لے کر
خدا کے پیارے حضور آگئے ہیں
نُور ہی نُور ہے کیف ہی کیف ہے
غم کے ماروں کو غم سے رہائی ملی
آمنہؓ کو خُدا کی خُدائی ملی
جس کی راہیں سجاتے رہے انبیاء

جس کی یادیں مناتے رہے انبیاء

مٹ گئی ظلمتیں چھٹ گئی تیرگی

تن گئیں چادریں کیف وانوار کی

سارے سجدوں میں صائمؔ صنم گر گئے

بُت کدوں میں عجب اِنقلاب آگیا

آج یومِ مُسرّت ہے مَظلُوم کا

سَب جہاں والے خُوش ہیں

مقدّر تو دیکھو حلیمہؓ کے صائمؔ

کہ گھر جس کے باغِ نعیم آگئے ہیں

مُبارک تُمھیں اے یتیموں مُبارک

کرم بن کے دُرِ یتیم آگئے ہیں

خطا کا رو تُم آج جُھو مو خُوشی سے

محمدؐ رؤف الرحیم آگئے ہیں

ہر طرف خُوشیاں ہی خوشیاں ہیں

حضرات گرامی! آمد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر آسمانوں پر بھی خوشیاں منائی جارہی ہیں فرشتے آج مسرت سے شاداں ہیں حضور کی آمد پر آسمان پہ جھنڈا لہرا رہا ہے زمیں پر بھی خُوشیوں کا سماں ہے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ منظر کشی کرتے ہیں۔

خُوشیاں خُدا نے گھلیاں ٹھنڈیاں ہواواں چلیاں
دس دے نے اَے نظارے سرکار آگئے نے
کر دے نے رقص تارے سرکار آگئے نے
خُوشیاں مناؤ سارے سرکار آگئے نے

سبھی خوش ہیں! ہوا کی مستی اس بات کی گواہی دے رہی ہے۔ بھی آمدِ رسول خوشی سے جھوم رہی ہے۔

محمد مُصطفیٰ آئے فضاواں مسکراپیاں
گھٹاواں نُور برساون ہواواں مسکراپیاں
تبسّم آمنہ دے لال نے جس وقت فرمایا
حُسن دیاں ساریاں رنگیں اداواں مسکراپیاں

حضراتِ گرامی! اللہ تعالیٰ بھی مُسلمانوں سے فرما رہا ہے

فَلْيَفْرَحُوْا خوشیاں کرو۔

مومنو آج خوشیاں مناؤ میرے آقا کی جلوہ گری ہے
ہر طرف نُور پھیلا ہُوا ہے میرے آقا کی آمد ہوئی ہے
آئے جبریل جھنڈے جُھلانے حُوریں آئی ہیں نعتیں سُنانے
اُن کی راہوں میں پلکیں بچھادو آئی خُوشیوں کی نوری گھڑی ہے

ہر طرف خُوشیاں ہی خُوشیاں ہیں ہر طرف مسرّت ہی مسرّت ہے اور بھی کہہ رہے ہیں۔ خُوشی ہے آمنہ کے لعل کے تشریف لانے کی

سرکار کی آمد پر ہر سو خوشیوں کے بادل چھائے ہیں
جبریل نے آکر کعبے پر نُوری جھنڈے لہرائے ہیں

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

محمد مصطفیٰ آئے بہاروں پر بہار آئی
اَج اے بہار دے اُتے تازہ بہار آگئی !
خوشیاں دے پھل برسائے سوہنے دے اون تے
سوہنے نے کرم کمایا پھیرا مقصود ہے پایا
رَبّ بیڑے بنے لائے سوہنے دے اوِن تے

ہر طرف خوشیوں کے ترانے گونج رہے ہیں!

حضرات گرامی! حضور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت خدا بن کر عالمین کے لئے رحمتوں کا سامان لے کر رحمتوں کے مہینے میں رحمتیں فرمانے کے لئے تشریف لائے۔

☆ حضور علیہ السلام اللہ کی رحمت ہیں
☆ حضور علیہ السلام اللہ کی نعمت ہیں۔
☆ حضور علیہ السلام اللہ کا نُور ہیں۔
☆ حضور علیہ السلام اللہ کی بُرہان ہیں۔
☆ حضور علیہ السلام اللہ کے محبوب ہیں۔
☆ حضور علیہ السلام اللہ کی دلیل ہیں۔

☆حضور علیہ السلام اللہ کے پیارے ہیں۔

☆حضور علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔

☆حضور علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں۔

☆حضور علیہ السلام اللہ کے حبیب ہیں۔

☆حضور علیہ السلام اللہ کے پیغمبر ہیں۔

☆حضور علیہ السلام اللہ کے مقرّب ہیں۔

☆حضور علیہ السلام اللہ کے جانشین ہیں۔

☆حضور علیہ السلام اللہ کے نائب ہیں۔

☆حضور علیہ السلام اللہ کے خلیفہ ہیں۔

☆حضور علیہ السلام علیہ السلام اللہ کے طالب ہیں۔

☆حضور علیہ السلام اللہ کے مُحبّ بھی ہیں اور محبوب بھی۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام ابنیائے کرام کا سردار بنا کر بھیجا اللہ تعالیٰ نے آپ کے سرِ اقدس پر تمام انسانوں کی سرداری کا تاج پہنا کر بھیجا اس لئے آپ کی آمد پر مُسلمان خُوشیوں سے آپ کے میلاد کی محافل سجاتے ہیں اور آج کی محفل بھی سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد مُبارک پر خُوش کرنے کے حوالہ سے سجائی گئی ہے تو اب میں اِس محفل میں خُوشیوں بھری نعتِ میلاد سنانے کے لئے دعوت دیتا ہوں جناب مُحترم صاحبزادہ محمد وقاص الیاس صاحب کو کہ تشریف لائیں اور ہم سب کو نعتِ میلادِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے محظوظ فرمائیں۔ جناب محمد وقاص الیاس صاحب۔

شہر مدینے جاواں میں

حضرات گرامی ! محترم ثناخوان رسول ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے احسن انداز سے کر رہے تھے ذکر محمد دِلوں کو نکھارتا بھی ہے اور دِلوں سے میل نکال کر دِلوں کو پاک وصاف بھی کرتا ہے ذکرِ محمد ایسا ذکر ہے کہ جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اس لئے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

آ کریئے ذکر محمد دا
سُن راضی ربّ دی ذات ہووے
اوہنوں دو جگ دا سلطان کہواں
اوہدی ہر گل نوں قرآن کہواں
داتا دا لنگر جاری اے
کُل عالم اوہدا بھکاری اے
اوہ داتا بھکھیاں تنگیاں دا
اوہ مان ہے ماڑیاں چنگیاں دا

الحمدللہ۔ محفل میں عاشقان رسول بیٹھے ہوئے ہیں سب اپنی نیندیں قربان کر کے ذکر رسول کی محفل میں بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے کہ۔

اوہدے عاشق سوناں جان دے تھیں

پلکاں نوں ملاوناں جان دے تھیں

سامعین گرامی !

میں خادم نبی دے یاراں دا

ہم آل کے بھی غلام ہیں اور اصحاب کے بھی غلام ہیں۔

میں خادم نبی دے یاراں دا

میں منگتا پنجاں باراں دا

☆نت صائم کراں دُعاواں میں

اَج شہر مدینے جاواں میں

اس لئے کہ !

پہنچاں مدینے چھیتی کتے ساہ نکل نہ جاوے

مینوں اَج دی شام مولا روضے نبی تے آوے

اَج شہر مدینے جاواں میں

☆نت صائم کراں دُعاواں میں

وقت لائے خُدا سب مدینے چلیں

لُوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں

سب کے طیبہ کی جانب سفینے چلیں

میری صائم دُعا آج کی رات ہے

یااللہ ہماری اس دعا کو قبول فرما !

☆نت صاتم کراں دُعاواں میں

اور پھر !

لے صاتم حُسن قرینے دا
رُخ کر لو ٹھیک مدینے دا
اَج منگ لوُ سفر مدینے دا
☆نت صاتم کراں دُعاواں میں
اَج شہر مدینے جاواں میں
ذرا دردِ دل سے دُعا مل کے مانگو
خُدا ہم سبھی کو دکھائے مدینہ

☆نت صاتم کراں دُعاواں میں
اَج شہر مدینے جاواں میں

مدینہ کے والی رسولِ دوعالم
دکھادے مدینہ برائے مدینہ
☆نت صاتم کراں دُعاواں میں
اَج شہر مدینے جاواں میں

کیونکہ !

میری جستجو مدینہ میری زِندگی مدینہ
دِن رات یہ دُعا ہے دیکھوں کبھی مدینہ
رو رو تڑپ کر فریاد کررہا ہُوں
بہرِ خُدا دکھاؤ اَب یا نبی مدینہ

☆نت صائم کراں دُعاواں میں
اَج شہر مدینے جاواں میں

جامی تو میں نہیں ہوں جامی کا ہمنوا ہوں
اِک بار اب دکھا دے مجھے اپنا آستانہ

☆نت صائم کراں دُعاواں مَیں
اَج شہر مدینے جاواں میں

مانگ لو مانگ لو چشمِ تَر مانگ لو
دردِ دل اور حُسنِ نظر مانگ لو
کملی والے کی نگری میں گھر مانگ لو
مانگنے کا مزا آج کی رات ہے

☆نت صائم کراں دُعاواں مَیں
اَج شہر مدینے جاواں میں

کیونکہ !

رو رو کے نین میرے سک خار ہوگئے نے
ساتھی عرب دے سارے تیار ہوگئے نے
طیبہ دیاں میں جا کے ہُن ویکھ لاں بہاراں
چُم چُم کے جالیاں نوں سڑدے ایہہ نین ٹھاراں
طیبہ دی یا الٰہی ہر اِک گلی دا صدقہ
کردے مُراد پوری مولا علی دا صدقہ
اَے دوجہاں دے مالک آساں نہ توڑ دیویں
ٹُٹے ہوئے مُقدر ہُن میرے جوڑ دیویں
بِن تیرے ہور کیہڑا بگڑی میری بناوے
ہُن نعت جا کے صائم سوہنے دے گھر سناوے
☆نت صائم کراں دُعاواں میں
اُج شہر مدینے جاواں میں
دلاں دے دَرد دا دَارُو ہوا مدینے دی
کراوے سب نوں زیارت خُدا مدینے دی
سراپا خُلد ہے طیبہ دا ہر گلی کُوچہ
تے خاک ساری اے خاکِ شفا مدینے دی
کیہہ ذِکر ایتھے گداواں تے بادشاہواں دا
خُدا دی ساری خُدائی گدا مدینے دی

خُدائی کہتے ہیں خُدا کے ماننے والوں کو

خُدائی کہتے کائنات میں بسنے والوں کو خُدائی کہتے ہیں اور یہ ساری خدائی یہ ساری کائنات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گدا ہے۔

مدینے پاک چوں عرشاں نوں نُور جاندا اے
ہنیرے دل دا سہارا ضیاء مدینے دی
نہ چاہواں دُنیا نہ جنّت دی ہے طلب صائمؔ
ہے میرے لَب تے ہمیشہ دُعا مدینے دی

☆ نت صائمؔ کراں دُعاواں میں
اج شہر مدینے جاواں میں

کیونکہ !

☆ مدینہ خلق اور پیار کا شہر ہے۔

☆ مدینہ نبیوں کے سردار کا شہر ہے۔

☆ مدینہ خلد کی بہار کا شہر ہے۔

☆ مدینہ محبوب ربّ غفار کا شہر ہے۔

☆ مدینہ تجلّیات وانوار کا شہر ہے۔

☆ مدینہ چین اور قرار کا شہر ہے۔ اَب شہرِ رسول کی بات کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ طہارت میں عقیدت کے پھول پیش کرنے کیلئے میں دعوت دیتا ہوں واجب الاحترام مُحترم جناب ساجد علی

ساجد صاحب کو ان کا تعارف اِن جملوں میں مزید نکھر جائے گا کہ !

یہ ثناخوانِ رسول ہیں اور عاشقِ رسول ہیں۔

ساجد کی سین ان کے سعید ہونے کا ثبوت ہے۔

ساجد کا الف ان کے غلام اُحید ہونے کا ثبوت ہے۔

ساجد کا جیم ان کے جنّت کے مالک کے نوکر ہونے کا ثبوت ہے۔

ساجد کی دال ان کے ولدارِ سامعین ہونے کی دلیل ہے۔ اِس دلیل کی صداقت کا ثبوت ان کی آمد سے قبل نعرے سے دیجئے!

نعرۂ تکبیر...... نعرۂ رسالت...... نعرۂ حیدری............

محترم ثناخوانِ رسول............

محبوب کی بات

عزیزانِ گرامی !

گلّ گلّاں وچہ پایئے تے گل پیندی گلوں لاہ گلّاں اِکو گلّ کریئے

گل کو اُردو میں بات کہتے ہیں اور بات اگر ایک کرنی ہے تو وہ کملی آقا کی نعت ہی کی بات ہوسکتی ہے حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں !

کشتی کی بات ہے نہ کنارے کی بات ہے

بطحا کے ناخدا کے سہارے کی بات ہے

جس پر ہُوئی ہے اِنتہاء ہر اِک عروج کی

☆اُس آمنہ کے راج دُلارے کی بات ہے

پھر کیوں نہ کہوں !

محبوب محمد عربی دے انوار دیاں کیا باتاں نیں

آئے سوہنے جگ تے ہور بڑے سرکار دیاں کیا باتاں نیں

یہ بھی !

☆اُس آمنہؓ کے راج دُلارے کی بات ہے

جس کا !

رُخ والشمس تے ابرو طٰہٰ لب یُوحیٰ نُورانی

اَکھ مَازاغ تے ہتھ ید اللہ مَطلعٔ فجر پیشانی

سب توں سوہنا سب توں اعلیٰ ہر بالاتوں بالا

پاک مُحمّد سرور عالم کالی کملی والا

نُور جبین مُنوّر چہرہ بدر مُنیر پیارا

سُورج پرت پچھاں نُوں آوے جسدا ویکھ اشارا

☆اُس آمنہؓ کے راج دُلارے کی بات ہے

طٰہٰ جنکی جبیں نُور جن کے قدم

اُن کی والیل زُلفوں پہ قُربان ہم

جن کی نظروں سے سارے نظارے بنے

جن کے تلووں کا دھوون ستارے بنے
جن سے جلوے ہیں سارے کے سارے بنے
☆اُس آمنہؓ کے راج دُلارے کی بات ہے

دونوں عالم کو دیتا ہے تنویر جو
دونوں عالم کی لکھتا ہے تقدیر جو
جو بھی مرضی ہو کرتا ہے تحریر جو
جس کے قبضے میں صاتم ہیں لوح و قلم
☆اُس آمنہؓ کے راج دُلارے کی بات ہے

شفیع معظم و نورِ مجسم
امام رسولاں نبوّت کا خاتم
بشیراً نذیراً مُحمد مکرّم
جو رُوح دوعالم ہے سُلطانِ عالم
☆اُس آمنہؓ کے راج دُلارے کی بات ہے

شفیقؐ رفیقؐ خلیقؐ عقیلؐ
خطیبؐ طبیبؐ حبیبؐ خلیلؐ
رحیمؐ کریمؐ حکیمؐ جمیلؐ
شفیعؐ رفیعؐ بدیعؐ شکیلؐ
حمیدؐ مجیدؐ شھیدؐ بشیرؐ

شریفؒ حنیفؒ لطیفؒ خبیرؒ
عظیمؒ علیمؒ سمیعؒ بصیرؒ
ظہوراً طہوراً سراجاً منیرؒ
جو صائم کا داتا ہے عالم کا والی
عظمت ہے خلقت میں جس کی نرالی
☆اُس آمنہؓ کے راج دُلارے کی بات ہے

عزیزانِ گرامی قدر ! اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی نہ حد ہے نہ ہی حساب میں آسکتی ہے مگر تمام مخلوقات میں جو ہستی سب سے مکرم ومحترم ہے، معظم و محتشم ہے وہ ذات تاجدارِ انبیاء حضرت سیّدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے جن کے ادنیٰ سے اشارے سے اُن کی بھی مغفرت ہو جائے گی جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔

ہم گنہگاروں کی بخشش بروزِ محشر
آقا کے ایک ادنیٰ اِشارے کی بات ہے

حضراتِ گرامی ! آقائے دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ واَصحابہٖ وسلّم

☆جو تاجدارِ رسولاں ہیں۔

☆جو محبوبِ یزداں ہیں۔

☆جو صاحبِ نُورِ قرآں ہیں۔

☆جو نُورِ ایماں ہیں۔

☆جو جانِ ایماں ہیں۔

☆جو سیّد و سُلطاں ہیں۔

☆جو اعظم و ذیشاں ہیں۔

☆جو کامل اِنساں ہیں۔

☆جو نورِ رحماں ہیں۔

☆جو جانِ رسالت ہیں۔

☆جو شانِ رسالت ہیں۔

☆جو آقائے رحمت ہیں۔

☆جو شافعِ اُمت ہیں۔

☆جو شمس الضحیٰ ہیں۔

☆جو بدرالدُّجیٰ ہیں۔

☆جو خیرالوریٰ ہیں۔

☆جو نُورِ خدا ہیں۔

☆جو شاہِ زمن ہیں۔

☆جو آقائے مَن ہیں۔

☆جو نُوری کرن ہیں۔

☆اُس آمنہؓ کے راج دُلارے کی بات ہے

تو اُس حبیبِ کبریا سیدِ ارض وسما حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلم بے کس پناہ میں ہدیہ سلام پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں محترم جناب قاری محمد عنائت اللہ چشتی گولڑوی صاحب اپنے دلنشیں انداز اور مترنم آواز میں بارگاہِ شفیعِ اُمم میں ہدئیہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

تاجدارِ عالم

حضراتِ گرامی قدر ! آقائے دوجہاں

☆ سراجِ منیر

☆ ربّ کی تنویر

☆ مالکِ تطہیر

☆ مالکِ تقدیر

☆ سیّد و سروَر

☆ افضل و برتر

☆ بابِ عطا

☆ نُورِ خدا

☆ صلِّ علیٰ

☆ شاہِ سما

☆ رُوحِ صفا

☆ حق کی رضا

☆ رؤف ورحیم

☆ دُرِّ یتیم

☆ نُورِ قدیم

☆ نُورِ عظیم

☆ انعم قسیم

☆ نبی وعلیم

☆ شفیع وکریم

بلکہ !

☆ تزئین ارض وسما

☆ محبوب ربِّ کبریا

☆ آئینۂ حق نما

☆ مَعدنِ جُودوسخا

☆ مخزنِ لُطف وعطا

☆ مظہرِ ربُّ العلےٰ

☆ مالکِ ارض وسما

☆ شانِ لَولاک لَمَا

☆ زینتِ باغ جناں

☆ مالک کون ومکاں

☆ رحمتِ ہردوجہاں

☆ باعثِ کن فکاں

بلکہ !

دوعالم دی رحمت مِرا کملی والا
خُدا دی محبّت مِرا کملی والا
دِلاں دی اے راحت مِرا کملی والا
غریباں دی ثَروت مِرا کملی والا
کرے گا شفاعت مِرا کملی والا
بہارِ رسالت مِرا کملی والا
فرازِ نبوّت مِرا کملی والا
غُلام اوہدا صائم اوہ آقا ہے سَب دا
مِرے گھر دی برکت مِرا کملی والا

حضراتِ گرامی ! حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے غُلاموں پر کرم ہی فرماتے ہیں اُن کے گھروں میں تشریف بھی لاتے ہیں اور اُن کو برکتیں بھی عطا فرماتے ہیں۔

غُلام اوہدا صائم اوہ آقا اے سب دا
مِرے گھر دی برکت مِرا کملی والا

محفلِ محبوب

حضراتِ محترم ! میلاد کی محفل سجی ہوئی ہے، ہر طرف فضا نُور میں ڈُوبی ہوئی ہے۔ اسٹیج سے لے کر پنڈال تک نُور ہی نُور ہے میں اور آپ ہم سب نُور میں نہائے ہُوئے ہیں یہ سب اِس لئے ہے کہ یہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری اور مُقدّس محفل ہے۔

☆ سرکار کی محفل میں نُور ملتا ہے۔

☆ سرکار کی محفل میں سُرور ملتا ہے۔

☆ سرکار کی محفل میں بُغض چکنا چُور ہوتا ہے۔

☆ سرکار کی محفل سجانے سے خُود ربِّ غفور ملتا ہے۔

☆ سرکار کی محفل میں آنے سے شعور ملتا ہے۔

☆ ہر ایک کو نوازا جاتا ہے۔

☆ ستاروں کو چمک ملتی ہے۔

☆ چاند کو دمک ملتی ہے۔

☆ پھولوں کو مہک ملتی ہے۔

پھر کیوں نہ کہوں !

تاروں نے ضیاء پائی سرکار کی محفل میں
ہر غم کی دوا پائی سرکار کی محفِل میں

ہر اِک کو مدینے کی مہکار مبارک ہو

جولوگ اِس محفل میں اپنے دِلوں کو مدینہ بنائے بیٹھے ہیں اُن کی نذر یہ شعر ہے !

ہر اِک کو مدینے کی مہکار مبارک ہو
کہنے یہ صبا آئی محبوب کی محفل میں

عزیزانِ گرامی قدر !

سرکار کی محفل میں آنے والوں کو دُکھوں اور غموں سے نجات حاصل ہو جاتی ہے اسی بات کو شاعر نے بڑے خوبصورت پیرائے میں بیان کیا۔

ہر دِل نے سکوں پایا ہر جاں کو ملی راحت
ہوئی ہے مسیحائی محبوب کی محفل میں

اور یہ بھی محفلِ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہے کہ اِس محفل میں فرشتے بھی آتے ہیں۔

جھک جھک کے فرشتے بھی خُود دیکھنے آتے ہیں
یہ حُسن یہ رعنائی محبوب کی محفل میں
مقصود ملا اُن کو جو چھوڑ کے بیٹھے ہیں
ہر دعویٰ ، دانائی محبوب کی محفل میں

اِس نورانیت مآب محفل میں صدائے رحمت فرشتے بلند کر رہے ہیں اور ہم ان رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹ رہے ہیں اِسی طرح رحمتیں سمیٹتے رہیے

اور آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بلند آواز سے درود پاک بھیجئے کہ آج سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم پر راضی ہو جائیں۔

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْل اللّٰہ

گنبدِ خضریٰ

حضراتِ گرامی ! عاشقانِ رسول کی جان مدینہ ہے اور مدینہ طیبہ کی جان گنبدِ خضریٰ ہے یہ وہ ہرا گنبد ہے جو ہر مسلمان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ سرچشمۂ نور ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ مسکنِ شاہِ انبیاء ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ نور کا قبہ ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ نور کی کان ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ عاشقوں کی جان ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ زمین میں سے افضل ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ اکمل واجمل ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ شعائر اللہ ہے۔

کہ گنبدِ خضریٰ میں آرام فرمانے والا حبیب اللہ ہے۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ طیبہ میں حاضر

ہوئے وہاں گنبدِ خضریٰ پر نظر پڑی تو آپ کی زبان سے اللہ اللہ کا وِرد جاری ہو گیا۔ آپ کہتے ہیں !

نظر جب پڑی سبز گنبد پہ میری
مُسلسل میں کہتا رہا اللہ اللہ

اور عرش اور روضۂ اطہر یعنی گنبدِ خضریٰ کی بات یوں کرتے ہیں

محمدؐ دے روضے دی چوٹی دے ولّے
خمیدہ اے عرشِ بریں اللہ اللہ

جناب عبدالستار نیازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں !

گنبدِ خضریٰ خُدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

اور مدینہ طیبہ رہنے اور گنبدِ خضریٰ کے قریب رہنے کہ التجاء احمد ندیم قاسمی صاحب یوں کرتے ہیں !

میں اِس اعزاز کے لائق تو نہیں ہوں لیکن
مجھ کو ہمسائیگیٔ گنبدِ خضریٰ دے دے

اور گنبدِ خضریٰ کے دیدار کی تمنا یوں کرتے ہیں !

یارسول اللہ !

گنبدِ خضریٰ کے نظارے دیکھ لوں
رحمتوں کے پھر اشارے دیکھ لوں

اور ابر وارثی رحمۃ اللہ علیہ گنبدِ خضریٰ کی بات یوں کرتے ہیں کہ !

ہے میرے پاک محمد دا پیارا گنبد
جگ دے ہر اِک ہے اوہ گنبد تھیں نیارا گنبد
دِل ہے چاہُندا کہ سدا ویکھدے رہیے اُسنوں
اگے اکھیّاں دے رہوے رَت اوہ دُلارا گنبد
ویکھ کے اوس نُوں ہُندا اے کلیجہ ٹھنڈا
اَیسا مرغوب ہے اوہ سبز سوہارا گنبد
دل ہزاراں ای فِدا اِس توں کروڑاں جاناں
گُنہگاراں دی ہے بخشش دا سہارا گنبد
چنّ دے اِک نال جیوں ہُندا اے ستارا پیارا
اونویں رکھدا ہے اوہ اِک کول مینارا گنبد
ویکھے اِک وار جو اَے آبر اوہ ہر دم آکھے
کہ دکھا دے میرے مَولا اوہ دوبارہ گنبد

گنبدِ خضریٰ

حضراتِ گرامی ! واجب الاحترام مُحترم ثناخوانِ رسول گنبدِ خضریٰ کی بات کرر ہے تھے گنبدِ خضریٰ پہ ہماری جانیں قربان ہوں۔

سامعین کرام ! گنبدِ خضریٰ کی سبزی پر عالمین کی سبزی نچھاور ہو۔

گُنبدِ خضریٰ کی چوٹی پر تمام عالمین کی دولت قُربان ہو کہ گنبدِ خضریٰ تو فرشتوں کی زیارت گاہ ہے حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

فرشتے جو لیں سبز گُنبد کے پھیرے
یہ کعبہ نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے ؟
جہاں کعبہ بھی اپنے سَر کو جُھکائے
وہ قِبلہ نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے ؟

اور پھر یُوں کہہ لیں کہ !

سمائے کیسے میرے دل میں عرش کی رِفعت
جمالِ گُنبد خِضریٰ نظر میں رہتا ہے

☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جس پر آسمان بھی رشک کرتا ہے۔
☆ یہ وہ گُنبدِ خضریٰ ہے جس کے صدقہ سے دُنیا بچی ہوئی ہے۔
☆ یہ وہ گُنبدِ خضریٰ ہے جس کے نور سے ساری کائنات سجی ہوئی ہے
☆ یہ وہ گُنبدِ خضریٰ ہے جس پر جنّت کا نُور نازاں ہے۔
☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جو ساری دُنیا میں فروزاں ہے۔
☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جس کے جلوؤں سے جہان چمک رہا ہے۔
☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جسے نُور کا نگینہ کہتے ہیں۔
☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جسے رحمت کا خزینہ کہتے ہیں۔

☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جسے جلوہ گاہِ شاہِ ابرار کہتے ہیں۔

☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جسے اَرض وسما کا سردار کہتے ہیں۔

☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جیسے نیّرِ تاباں کہتے ہیں۔

☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جسے زمین کا اختر کہتے ہیں۔

☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے مرکزِ اطہر کہتے ہیں

☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے !

میری آنکھوں سے اُجالا تو اے سُورج لے لے

گُنبدِ خضریٰ کا ہے نُور میری آنکھوں میں

﴿توصیف حیدر﴾

حضراتِ گرامی ! ہم سب کی تمنّا ہے کہ گُنبدِ خضریٰ کا درشن پائیں ہم بھی شہرِ مدینہ جائیں وہاں گُنبدِ خضریٰ کے سائے تلے کھڑے ہو کر اپنی مناجات اپنے آقا و مولیٰ کو سُنائیں۔ تو جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں خواب میں گُنبدِ خضریٰ کی زیارت ہو وہ بلند آواز سے سُبحان اللہ کہہ دیں۔ خواب میں گُنبدِ خضریٰ دیکھنا معمولی بات نہیں ہے۔

خواب میں جب بھی کبھی گنبدِ خضریٰ دیکھوں

اپنے پیکر کو سرِ اَوجِ ثریا دیکھوں

تو خواب میں بھی گنبدِ خضریٰ کا دیدار کرنا بڑی بات ہے مگر اُس سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں حاضر ہو کر وہاں گنبدِ خضریٰ کی زیارت

سے مشرف ہوں تو جو لوگ مدینہ طیبہ جا کر گنبدِ خضریٰ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں وہ بہت ہی بلند آواز سے سبحان اللہ کہہ دیں۔

حضراتِ گرامی ! میں دُعا کرتا ہوں کہ جو سب سے زیادہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے یا اللہ تو اُسے گنبدِ خضریٰ کی زیارت نصیب فرما۔

حضراتِ گرامی ! ہر شخص کا اپنا اپنا تخیّل ہوتا ہے ہر شاعر کا اپنا انداز ہوتا ہے راز مراد آبادی کہتے ہیں میں جنّت میں گیا وہاں مجھے گنبدِ خضریٰ نظر نہیں آیا تو پھر میں رضوان کے پاس چلا گیا اور کہا !

رضواں ! تیری جنت میں مِرا جی نہیں لگتا
میں نے تو یہاں گنبدِ خضریٰ نہیں دیکھا

تو رُباعی پیش کر کے اگلے ثناخوانِ رسول کو دعوت دیتا ہوں۔

میرے سوہنے دے روضے دی دِلاں والا
کم اِکو تجلی اے کری جاندی
روضہ ویکھ کے جان وچہ جان پیندی
قَلب جُھوم جاندا رُوح ٹھَر جاندی
صائمؔ شہر مدینے چہ جاندیاں اِی
حرص ہوس جہان دی مَر جاندی
سبز گُنبد جد ساہمنے نظر اَوندا
جھولی اَکھیاں دی آپے بھَر جاندی

سب مل کر کہہ دیں ! سبحان اللہ

عزیزانِ گرامی ! اَب آپ کے سامنے بڑے ہی پُرنم آواز کے حامل ثناخوان کو پیش کرتا ہوں جن کی آواز بے نظیر ہے کیونکہ یہ ثناخوان محبتِ رسول اور دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فقیر ہے پہچان کے حوالہ سے سارے ملک میں شہیر ہے نعت رسول کا دبیر ہے غُلام حضرت شبیر ہے نام کے لحاظ سے محمد نصیر ہے تشریف لاتے ہیں جناب محمد نصیر چشتی قادری صاحب اور بارگاہِ امام المرسلین میں ہدیہء صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں ۔

سُنہری جالیاں

حضراتِ گرامی ! محترم ثناخوان نعت شریف پڑھ رہے تھے جس میں مقدّس جالیوں کا ذکر تھا۔ روضۂ انور سے متّصل سنہری جالیاں ہیں جن پر آیاتِ قرآنیہ کے ساتھ دُرود وسلام بھی ندائیہ الفاظ کے ساتھ درج ہے۔

سامعین محترم ! یہ سُنہری جالیاں ایسی دلکش ودِل آراء ہیں کہ ہر مُسلمان یہی چاہتا ہے کہ ان جالی مبارکہ کے سامنے کھڑا ہوکر بارگاہِ رسالت میں دست بستہ صلوٰۃ و سلام اوراپنی معروضات پیش کرے۔

حضرات گرامی ! سنہری جالیوں کی کیا بات ہے، سنہری جالیوں کی کیا شان ہے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سنہری جالیوں کا مقام و

مرتبہ بیان فرماتے ہیں۔

کعبے دا نور اُجالا جالی حضور دی اے

عرشاں تو ارفع اعلیٰ جالی حضور دی اے

جالی نُوں چُمّن وَالے غَوث و ابدال بن گئے

یہ وہ جالی مُبارکہ ہے کہ جہاں سے چھَن چھَن کر نکلنے والا نُور پوری دُنیا کے مُسلمانوں کے قلوب کو منّور کر رہا ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جو سرکار کی قبرِ اطہر سے منسلک ہیں۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جو عرش سے اعلیٰ ہیں۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن کا مقام فہم وادراک سے ماوریٰ ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جہاں فرشتے قیام کرتے ہیں۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جہاں غَوث وابدال کھڑے ہوتے ہیں اِس لیے کہ یہاں سے رُوحانیت کا مقام ومرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن کا مقام آسمانوں سے زیادہ بلند ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جو جنت کے باغ پر نصب ہیں۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن کو احترام وعقیدت سے چوم لینے سے اللہ کا فیضان حاصل ہو جاتا ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن کا مقام ارفع ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن کی شان اعلیٰ ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن کا مرتبہ بلند ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن کی شان نرالی ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن پر ہماری جانیں قربان اور نثار ہیں۔

حضراتِ گرامی ! ہم دُعا کرتے ہیں کہ یا اللہ اِس پیاری محفل کے صدقے ہمیں سُنہری جالیوں کی زیارت نصیب فرما کہ یہ جالیاں تیرے نزدیک ارفع واعلیٰ ہیں۔

جناب محمد سعید نے کیا خوب کہا !

خُلد جس کو کہتے ہیں میری دیکھی بھالی ہے
سبز سبز گنبد ہے اور سُنہری جالی ہے

اور جناب محمد علی ظہوریؒ کیا خوب کہتے ہیں !

تیری جالیوں کے پیچھے تیری رحمتوں کے سائے
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے

حضراتِ گرامی ! سنہری جالیوں کی بات ہر عاشق کرتا ہے ہر ایک کا اپنا اپنا انداز ہوتا ہے لیکن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بات کر کے قلم توڑ دیا آپ سنہری جالیوں پر نظریں جمائے رکھنے اور اُس وقت کی کیفیت کو پنجابی شعر میں نہایت حسین انداز میں یوں بیان کرتے ہیں

جالی پاک تے نگاہواں جدوں ٹھہر جانیاں
لکھاں سامنے نظاریاں دے طور ہون گے

ایک دو نہیں !

لکھاں سامنے نظاریاں دے طور ہون گے

مجھ کو درِ نبی کی زیارت نصیب ہو

جالی کو چومنے کی سعادت نصیب ہو

حضراتِ گرامی ! جب عاشقانِ رسول مدینہ طیبہ جاتے ہیں اور اُن کے دل کی اُمنگیں یہی ہوتی ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اطہر کی جالی مبارکہ کو چوم کر آنکھیں لگائی جائیں لیکن وہاں انتظامیہ سعودیہ حکومت کی ہے جنہوں نے صرف شرک شرک کا لفظ رٹا ہوا ہے۔ یہ لوگ عاشقانِ مصطفیٰ کو روکتے ہیں کہ جالی مقدسہ پر ہاتھ نہ لگاؤ اِس کا احترام نہ کرو۔ حالانکہ اُس بارگاہ کے احترام کا ثبوت اِس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ فرماتا ہے !

لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِی.

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ طیبہ گئے اور وہاں انتظامیہ کو یوں مخاطب کیا کہ !

جو چاہو سزا دینا محبوب کے دربانو !

اک بار تو جالی کو سینے سے لگانے دو

جب وہاں عاشق جالی مبارکہ کو چومتے ہیں تو وہاں کی پولیس والے عاشقانِ رسول کو چھڑیاں مارتے تھے لیکن عاشق چھڑیوں سے ڈرنے والے

کہاں ہیں؟

حضرت علامہ صائم چشتی فرماتے ہیں !

میں پا کے کفنی مدینے جاواں
نہ فیر آواں کرو دُعاواں
میں سُنیاں ماہی دے در تے پہرے
لگا کے بیٹھے نے گونگے بہرے
اوہ چھڑیاں مارن میں جالی چماں
نہ لب ہٹاواں کرو دُعاواں

یہ تو دُعا کی بات تھی لیکن جب مدینہ طیبّہ میں حاضری ہوئی اور وہاں کے دربانوں نے آپ کو روکا تو آپ نے فرمایا !

جو چاہو سزا دینا محبوب کے دربانو !
اِک بار تو جالی کو سینے سے لگانے دو

اور مدینہ طیبہ کے زائر کو کیا فرماتے ہیں !

جدوں سنہری جالی لاگے تُور جاویں
اتھرو اپنے رکھیں ورھدے چنگا رہئں گا

اور پھر زائر کو کہتے ہیں !

تُو جس دم سر کو زائر جانبِ روضہ جھکائے گا
تُو جب روضے کی جالی تھام کر آنسو بہائے گا

ادب سے عرض کرنا چادرِ تطہیر کے صدقے
ہو حل صائم کی مشکل شبّر و شبیرؑ کے صدقے

حضرات گرامی ! عاشقوں کی بات ہی نرالی ہوتی ہے۔

عاشق جہاں بھی ہو اُس کے تصوّر میں محبوب کا جلوہ ہوتا ہے اُس کے تصوّر کا مرکز جلوہ گاہِ محبوب ہوتی ہے۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ محفل میں موجود ہیں مقرّر تقریر میں جنت کی باتیں کر رہا ہے آپ فرماتے ہیں !

نہ چھیڑو واعظو ! جنت کے لالہ زار کی باتیں
سناؤ آج بس مجھ کو دیارِ یار کی باتیں
تصوّر میں مرے رہنے بھی دو رنگیں فضاؤں کو
سنہری جالیوں کو گنبدِ خضریٰ کی چھاؤں کو
نہ اَب صائم کو بہلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

تو اُسی مدینہ طیبہ کی بات کرنے محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کیلئے پاکستان کے معروف ثناخوان جناب حافظ محمد حسین کسووال صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ تشریف لائیں

مدینہ کی گلی

راشد صاحب کیا خوب آرزو کرتے ہیں !

گذر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کردوں بسر طیبہ کی گلیوں میں

لیکن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اِس ارمان کے ساتھ طیبہ کی گلیوں کی عظمت کیا خوب بیان فرماتے ہیں !

بہارِ خلد آئی سب کی سب طیبہ کی گلیوں میں
فرشتے بھی ہیں آتے باادب طیبہ کی گلیوں میں
اگر صائمؔ کو پھر سرکار نے روضے پہ بلوایا
یہ بن کر خاک رہ جائے گا اب طیبہ کی گلیوں میں

اورانہیں طیبہ کی گلیوں کی بات جناب مقصود مدنی کرتے ہیں !

ہے ملتی ہر غمِ دل کی دوا طیبہ کی گلیوں میں
دُعا مانگو کہ لے جائے خدا طیبہ کی گلیوں میں
کوئی بھی مرض ہو اِک پل میں ہے آرام مل جاتا
ہے ہر ذرّے میں پیغامِ شفا طیبہ کی گلیوں میں

حضرات گرامی ! مدینہ طیبہ کی گلیوں کا تذکرہ کرنا اور مدینہ طیبہ کی حاضری ہر مسلمان کے دل کی صدا ہے۔

عزیزانِ گرامی !

مدینہ کی گلی کیا اِس کو حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں لیکن پہلے جنت کی بھی بات کرتے ہیں !

یہ تو مانا کہ جنّت ہے باغِ حسیں
خوبصورت ہے سب خُلد کی سرزمیں
حُسنِ جنّت کو پر جب سمیٹا گیا
سرورِ انبیاء کی گلی بن گئی

اور پھر فرماتے ہیں !

مدینے کی گلیوں کا عالم نہ پُوچھو
ہے جنّت بھی جن پر فِدا اللہ اللہ

اِس لئے کہ !

گلیاں چہ زلفاں دی مہک رچی ہوئی اے
طیبہ وچہ ہر اِک چیز سجی ہوئی اے
طیبہ وچہ ہر پاسے ربّ دی تجلّے اے
طیبہ وچہ اللہ دا حبیب اللہ اللہ اے

اِس لئے کہتے ہیں !

ہے جنّت بھی اُن پر فدا اللہ اللہ

اور پھر کہتے ہیں !

اُن کی گلیوں میں آنکھ روتی ہے
ہاتھ اُٹھتے نہیں دُعا کے لئے

حضرات گرامی !

ہیں جنت سے افضل مدینے کی گلیاں
ہیں احسن و اجمل مدینے کی گلیاں
بھنور میں ہیں ساحل مدینے کی گلیاں
ہیں کامل و اکمل مدینے کی گلیاں

حضرات گرامی ! حقیقت ہے کہ !

طاہر واطہر مدینے کی گلیاں
ہیں اظہر واختر مدینے کی گلیاں
رحمت کی برسات ہے اُن کی گلیوں میں
اشکوں کی سوغات ہے اُن کی گلیوں میں
حیدؔر چمکا کیسا برا مقدر ہے
ہر دم لب پر نعت ہے اُن کی گلیوں میں

اور اقبال عظیم نے بھی کمال کر دیا اپنی دیوانگی اور وارفتگی کو اِس طرح بیان کیا کہ۔

ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے
اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے

اور محب اللہ اظہر نے اپنے عشق کو یوں بیان کیا !

گلیوں میں پھرا کرتے گنبد کو تکا کرتے

اِس شہر کی مٹی کو آنکھوں میں سجا لیتے

اظہر بھی ترے در کے کتوں میں سے ہو جاتا

گر اس کو مدینے کی گلیوں میں بٹھا دیتے

تو اب بارگاہِ سرورِ کونین میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کیلئے میں ایک ایسی آواز کو پیش کرتا ہوں جسے ہم ٹی وی کے ذریعے عام طور پر سنتے رہتے ہیں۔ جن کا نام ہی ان کا تعارف ہے تو تشریف لاتے ہیں پاکپتن سے تشریف لانے والے ہمارے مہمان ثناخوان جناب محمد شہباز قمر فریدی

صاحب۔

ان کی آواز میں ایسی لطافت ہے کہ جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا

جاسکتا۔

ان کے گلے میں ایسا سوز ہے جسے صرف محسوس کیا جاسکتا ہے۔

ان کے انداز میں ایسی وجاہت ہے جسے صرف سوچا جاسکتا ہے۔

ان کے پڑھنے میں ایسی روانی ہے جس کے ساتھ ہمارا عشق سفر کرتا ہے اور منزل مطہر یعنی طیبہ پاک تک جایا جاسکتا ہے بشرطیکہ انسان اخلاص کے ساتھ ان کے کلام کو عالمِ استغراق میں سماعت کرے۔

عزیزانِ گرامی ! شہباز قمر فریدی ایک اچھے ثناخوان بھی ہیں اور ایک اچھے انسان بھی ہیں کیونکہ آپ مداحِ محبوبِ رحمان ہیں اور اِس محفل کی

جان ہیں۔

☆اعلیٰ ان کا انداز ہے۔

☆آواز میں فراز ہے۔

☆سوز ہے گداز ہے۔

☆ہم کو اِس پر ناز ہے۔

☆ان کی آواز میں ساز ہے۔

☆نام کے لحاظ سے محمد شہباز ہے۔

تشریف لاتے ہیں آپ کے نعرے کی گونج میں جناب شہباز قمر فریدی صاحب آف پاکپتن۔

طیبہ کی ہوا

حضرات گرامی! طیبہ کی ہوا کی بات ہو رہی تھی حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ طیبہ مقدسہ کی ہوا کی بات کرتے ہیں کہ،

طیبہ کی ہوا طیبہ کی فضا سبحان اللہ سبحان اللہ
رحمت کی گھٹا پیغامِ شفا سبحان اللہ سبحان اللہ

اور پھر کہتے ہیں۔

مدینے کی ٹھنڈی ہوا اللہ اللہ
پیامِ سکون و شفا اللہ اللہ

اور مدینے کی ہوا کا جنت سے موازنہ کر کے نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ،

ہے جنّت سے بڑھ کر ہوائے مدینہ
پیام شفا ہے فضائے مدینہ
فدا جان کر دے گا آمد یہ صائمؔ
تو اک بار آجا صبائے مدینہ

ایک شاعر نے یوں کہا۔

طیبہ کی مَست مَست فضا سب سے خوب ہے
شہر نبی کی آب و ہوا سب سے خوب ہے

حضرت علامہ صائمؔ چشتی بات ختم کرتے ہیں کہ،

شہرِ خوباں کی ہواؤں کو سلام
نوَر برساتی فضاؤں کو سلام

طیبہ کے خار

حضرات گرامی!

ثنا خوانِ رسول نعت شریف میں مدینہ طیبہ کی بات کر رہے تھے اور طیبہ کے خار کی بات کر رہے تھے۔ عاشقوں کی بات ہی نرالی ہوتی ہے انسان کی فطرت ہے کی کانٹوں سے بچتا ہے کانٹوں کو اچھا نہیں سمجھتا لیکن عاشق کی نظر میں محبوب کی گلی کے کانٹے گل صد ہزار سے بہتر ہوتے ہیں۔

عزیزانِ گرامی قدر!

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ طیبہ کے خار کی بات کرتے ہیں تو انتہا کر دیتے ہیں طیبہ کے خاروں کی بات صرف شاعر اپنی شاعری میں ہی نہیں کرتے۔ مدینۃ الرّسولؐ میں تحریر ہے کہ منظور شاہ صاحب ساہیوال والے مدینہ طیبہ حاضری کیلئے گئے تو ان کے پاؤں میں طیبہ کا خار چبھ کر پاؤں کے اندر چلا گیا عقل کہتی ہے اس خار کو نکال دو

☆عشق کہتا ہے۔ محبوب کی گلی کا خار ہے مَت نکالنا

☆عقل کہتی ہے بیمار ہو جاؤ گے

☆عشق کہتا ہے محبوب کی نظروں میں شہکار ہو جاؤ گے

☆عقل کہتی ہے تیرا پاؤں گل جائے گا

☆عشق کہتا ہے ہر جُرم دھل جائے گا

☆عقل کہتی ہے عشق انجان ہے مجھ سے کام لو

☆عشق کہتا ہے عقل نادان ہے میرا کہنا مانو

حضرات محترم! عقل کی ہار ہوئی عشق جیتا انہوں نے کانٹا نہیں نکالا اور پھر بشارت بھی ملی اور صحت بھی ملی۔ عشق والے تو پھولوں کو طیبہ کے خاروں پر قربان کرتے ہیں۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ عشق کی اس منزل پر فائز تھے کہ جہاں صرف عقل سے فیصلہ کر لینا اور اس پر حد قبولیت لگا دینا

درست امر نہیں تھا یہ وہ منزل تھی جہاں پیمانے سے ناپا نہیں جا سکتا اور ترازو سے تولا نہیں جا سکتا جبھی آپ نے نے طیبہ کے کانٹوں کی بات کی اور کمال کر دیا میں مدینہ طیبہ جاؤں اور مجھے وہاں پھولوں کے خار مل جائیں تو کیا کروں گا۔ سامعین غور فرمائیں اور اگر شعر پسند آئے تو دل کھول کر داد دیجئے گا۔

طیبہ کے خار یعنی کانٹے
طیبہ کے خار چُن کے سجاؤں گا آنکھ میں
جب بھی مرے کریم نے دَر پر بلالیا

اور مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کمال کر دیا آپ کہتے ہیں !

مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ

اور امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا حصہ اس کمال میں اس طرح ڈالا !

اے خارِ طیبہ دیکھ کر دامن نہ بھیگ جائے
یوں دل میں آکہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

اور پھر ایک جگہ خار مدینہ کا ذکر کرتے ہیں !

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

حضرات محترم!

پھولوں سے بہتر ہیں خارِ مدینہ
زمینوں کے اختر ہیں خارِ مدینہ
مانندِ عنبر ہیں خارِ مدینہ
طاہر و اطہر ہیں خارِ مدینہ

طیبہ کے خار چمن کے سجاؤں گا آنکھ میں
جب بھی مرے کریم نے دَر پر بلا لیا

اہلِ مدینہ

مدینہ میں رہنے والے لوگ بھی بڑی عظمت والے ہیں کہ ان کی نسبت اس آستانے سے ہے کہ جہاں سے ہر ایک کو عظمت عطا ہوتی ہے ان کی سب سے بڑی عظمت یہ ہے کہ یہ لوگ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کے باسی ہیں۔

☆ اہلِ مدینہ محبت والے ہیں۔
☆ اہلِ مدینہ پیار والے ہیں۔
☆ اہلِ مدینہ عظمت والے ہیں۔

☆اہلِ مدینہ حضور کے ہمسائے ہیں۔

عزیزانِ گرامی! سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من اخاف اھل المدینۃِ ظالما اخا فہ اللّٰہ اللّٰہ

وکانت علیہ لعنۃ اللّٰہ و ملائکۃ والناس

اجمعین۔

جو اہل مدینہ کو ظلم سے ڈرائے گا اللہ اس کو ڈرائے گا اور

اس پر اللہ کی اس کے فرشتوں کی تمام انسانوں کی

لعنت ہو۔

عزیزان گرامی! اہلِ مدینہ کے ہم پر حقوق ہیں جب زائرین حج مدینہ طیبہ جاتے ہیں تو وہاں اہلِ مدینہ سے بہت محبت کرتے ہیں اہل مدینہ سے پیار کرنا اللہ والوں کی سنت سے ہر ایمان والا اہلِ مدینہ سے محبت کرتا ہے۔

پچھلے دور میں حاکم مدینہ جو دوسرے علاقے سے مدینہ گیا تھا وہ ایک مدینہ کے باسی سے اُس کا جھگڑا ہو گیا مدینہ طیبہ کے رہنے والے نے اس حاکم کے منہ پر تھپڑ مار دیا اس نے مرکز میں خط لکھا اور کہا میں اس کو سزا دینا چاہتا ہوں مرکز سے جواب آیا کہ خبردار تو مدینہ پاک کے کسی شخص کو کچھ نہ کہنا اگر مدنی نے تجھے طمانچہ مارا ہے تو اسے اپنی قسمت سمجھ کر خاموش ہو جا اور مدنی کو مارنا تو در کنار اس کے بارے میں رنج بھی اپنے دل میں مت لانا۔

حضرات گرامی! اسی لئے عاشقانِ مدینہ اہل مدینہ سے محبت رکھتے ہیں کہ ان سے حضور علیہ السلام کو بھی محبت ہے اور عاشقانِ رسول اسی نسبت سے اہل مدینہ کے ہاتھوں کو چومتے ہیں اور ان کی خدمت کرتے ہیں ان کو سلام پیش کرتے ہیں۔

شہرِ بطحا کے در و دیوار پر لاکھوں درود
زیرِ سایہ رہنے والوں کی صداؤں کو سلام

حضرات گرامی! مدینہ طیبہ اور وہاں کے ساکنان کی بات ہی نرالی ہے مدینہ شہر ہے

آقا کا نگر ہے۔

ایک یمنی اِنسان ہے۔

اویس قرنی کے علاقے کا رہنے والا۔

مدینہ کا مہمان ہے۔

مدینہ میں کاروبار کرتا ہے۔

اُس نے سر پر دودھ والا برتن اُٹھایا ہوا ہے۔

ایک پاکستانی اس کے پاس گیا۔

بڑی محبت سے اسے سلام کیا

اس نے بڑی محبت سے سلام کا جواب دیا۔

پوچھا کیا کرتے ہو ؟

اُس نے کہا! دُودھ بیچتا ہوں۔

میں نے کہا! دُودھ تو ہمارے علاقے میں بھی بیچنے والے بیچتے ہیں
مگران کا انداز اور ہوتا ہے

وہ کہتے ہیں دُودھ لے لو کوئی کہتا ہے خالص دُودھ لے لو کوئی کہتا
ہے بغیر ملاوٹ کے دُودھ لے لو۔

کوئی کہتا ہے اچھا دودھ لے لو کوئی کہتا ہے سستا دُودھ لے لو لیکن
مدینہ طیبہ میں دودھ بیچنے ولاے کی بات ہی نرالی تھی۔

حضرات گرامی!

اس کی صدا سنو اور جھومو۔

وہ کہتا تھا۔

یا اھل المدینہ انتم جوار رسول اللّٰہ

اے مدینے والو! تم آقا کے ہمسائے ہو۔

اشرب الحلیب صلو اعلیٰ الحبیب

دُودھ لو اور رسول اللہ پر دُرود پڑھو،

اشرب الحلیب صلو اعلی الحبیب

دُودھ لو اور درود پڑھو

سامعین گرامی! شاعر مدینہ پاک میں رہنے والوں کی بات کرتا
ہے۔

ساکنانِ مدینہ پہ قربان میں اُن کو کیسا دیار عالی رتبہ ملا
اک طرف ہے بقیع اک طرف جالیاں پیارے آقا کا نورانی روضہ ملا

حضرات گرامی! اہل مدینہ پرتو اہلِ جنت بھی رشک کرتے ہیں۔

رشک آتا ہے فردوس مکینوں کو بھی اُن پر
رہتے ہیں جو خوش بخت ترے گھر کے برابر

حضرات گرامی! شہرمدینہ کی بات ہوتو ہر عاشق کی ایک ہی بات ہے کہ،

خَیر الوریٰ کے شہر میں مجھ کو بھی لے چلو
نُورِ خدا کے شہر میں مجھ کو بھی لے چلو

تو اب میں نعت رسول معظم ﷺ کے لئے دعوت نعت معظم دیتا ہوں جناب محمد مُعظم علی چشتی جو آف لاہور کو۔ کہ تشریف لائیں اور ہدیۂ عقیدت بحضور سرورانبیاء پیش کریں۔

شانِ مصطفیٰ اور قرآن پاک

حضرات گرامی! قرآن میں جا بجا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف وثنا ہے ہر ہر ورق پر حضور کی نعت رقم ہے۔

اسی لئے میں عام طور پر کہتا ہوں کہ سارا قرآن ہی حضور کی نعت ہے۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو شعر میں یوں بیان کرتے ہیں !

نعت ہے ساری نبی مختار دی
ورقہ ورقہ پھول لو قرآن دا

شعرائے کرام جب بھی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتیں لکھتے ہیں تو حوالہ کے سے قرآن پاک کی آیات پیش کرتے ہیں ہم محترم جناب سائیں محمد رفیق صاحب کا کلام سماعت کر رہے تھے اس میں بھی ایک شعر آیا جس میں شاعر یوں بیان کرتا ہے

تیرا سراپا یا نبی تفسیر ہے قرآن کی
واللیل مو طٰہٰ جبیں والشمس ہے چہرا تیرا

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں !

واللیل سجی گیسو ہیں خمدار نبی کے
والفجر کی تفسیر ہیں رخسار نبی کے

پھر کہتے ہیں !

قَدْ جَاءَ کُمْ تاج ہے کملی والے کا
عرش و فرش پہ راج ہے کملی والے کا

حضرات گرامی !

☆ قرآن سرکار کی نعت ہے۔

☆ قرآن سرکار کی مدح ہے۔

☆ قرآن سرکار کے اوصافِ جمیلہ کے بیان کا مجموعہ ہے۔

☆ قرآن سرکار مدینہ کی نعتوں کا باب ہے۔

☆ قرآن حضور کی مدحت کا بیان ہے۔

☆ قرآن حضور کی اداؤں کا ذکر ہے۔

☆ قرآن حضور اقدس کی عطاؤں کی بات کرتا ہے۔

☆ قرآن سرکار کی رحمت کا گواہ ہے۔

☆ قرآن حضور کی رفعت کا گواہ ہے۔

☆ قرآن حضور کی عظمت کا گواہ ہے۔

☆ قرآن حضور کی طہارت کا گواہ ہے۔

حضرات گرامی !

یہ جو قرآن ہے نعت محبوب کا دیوان ہے

ربِ کونین نے قرآن ہر سورۃ کو
نعتِ محبوب کا دِیوان بنا رکھا ہے

قرآن پاک کا بنظرِ عمیق مطالعہ کریں تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے قرآن اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کے اظہار کیلئے نازل فرمایا ہے

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

پتہ اے دسیا رَفعنا دی پاک آیت نے
ہے شان ہندا ودھیرا مدینے والے دا

اورسرکار کے چہرۂ اطہر ذکر کرتے اوراپنی التجاء پیش کرتے ہیں۔

تیرے وَالفجر چہرے توں میں صدقے
کدی سفنے دے وچ مکھڑا وکھادے

اوران کے وَمَا یَنطِقُ عَنِ الھَوٰی ہونٹوں کی بات شعر میں یوں بیان کی۔

ہونٹ ان کے ہیں بولتا ہے خدا
بات حق کی ہے گویا کلام آپ کا

اورحسن محبوب کو آیات قرآنیہ کے حوالہ سے علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ یوں بیان کرتے ہیں۔

والفجر جبیں
والشمس عارض
پُرکیف نظر
گیسوطہٰ
والنجم دی مانگ
اے زلفاں وچ
یٰسین لقب

نشرح سینہ

ابرو نے قاب قوسین خمدار محمد عربی دے

ہتھ پاک یداللہ

لب یو حیٰ

مازاغ دے اکھیاں

وچ ڈورے

چن توڑے

موڑے سورج نوں

رکھ نال اشارے

دے تورے

نعلین گئے سی عرشاں توں لنگھ پار محمد عربی دے

حضراتِ گرامی!

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت پوچھنی ہے تو قرآن پاک سے پوچھو۔

نہ پوچھو فرشتوں سے نہ انسان سے پوچھو

عظمت شہِ ابرار کی قرآن سے پوچھو

اور پھر قرآن کے حوالہ سے عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات یوں بھی کریں

وَحیٔ یُوحیٰ کہہ کے رَبّ نے وِچّ قُرآن مُقدّس دے

ہر گلّ ذمے اپنے لائی میرے کملی والے دی

جس محبوب کی بات ہی خُدا ہی بات ہو اس کی ذات کی عظمت بیان کرنے کی مجال انسان تو انسان فرشتوں میں بھی نہیں ہے

عزیزانِ گرامی! ہم جو سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہِ اقدس میں درود و سلام کے ہدیۓ پیش کرتے ہیں یا ہم نعتیں پڑھتے ہیں تو یہ اس لئے نہیں کہ اُنہیں ہماری نعتوں کی ضرورت ہے ہرگز نہیں بلکہ سرکار کا ذِکر ہم اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ذکر ہمیں برکتیں اور نور عطا کرتا ہے سرکار کا ذکر ہمارا محتاج نہیں کیونکہ یہ تو وہ ذکر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بلند فرمایا ہے۔

ہم درود پڑھتے ہیں! اس لئے نہیں کہ اُنہیں ضرورت ہے بلکہ اس لئے کہ درود پاک کے صدقہ سے ہمیں دُنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نعمتیں عطا فرماتا ہے اور حدیث پاک کے مُطابِق بروزِ حشر بھی درود پاک کے صدقے سے مُسلمانوں کو نجات حاصل ہوگی۔

تعارف

تو اب میں اُس بارگاہِ اقدس میں ہدیۂ سلام عقیدت پیش کرنے کے لئے ایک نہایت معروف ثناخوان کو پیش کرتا ہوں جن کے نام سے اور جن کی آواز سے ہم سب پہلے ہی واقف ہیں میرا خیال تو تھا کہ ان کو بعد میں

وقت دیا جاتا لیکن چونکہ انہوں نے اگلی محفل میں جانا ہے اس لئے اُن کو بلاتا خیر دعوت دیتا ہوں تشریف لاتے ہیں۔

محفل کی جان

عظیم ثناخوان

سوز کی برہان

جناب اکرم حسان کہ تشریف لاکر جناب سرکارِ مدینہ علیہ السلام کی بارگاہ میں نعت کا ہدیہ پیش کیجئے جناب محمد اکرم حسان صاحب،

مُعجزہ مُصطفٰے

حضراتِ گرامی! مُعجزہ رسول کی بات ہو رہی تھی معجزہ کسے کہتے ہیں مُعجزہ کہتے ہیں جو عقل کو عاجز کر دے جہاں عقل کی پرواز ختم ہو جاتی ہے وہاں مُعجزے کی ابتداء ہوتی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے زیادہ مُعجزات عطا ہوئے ہیں۔

ہر نبی کو معجزہ ملا۔

ہر رسول کو معجزہ ملا۔

ہر پیغمبر کو معجزہ ملا

کسی کو ایک مُعجزہ ملا

کسی کو دو مُعجزے ملے

کسی کو تین معجزے ملے

ہر نبی کو مُعجزے ملے مگر گنتی کے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک دو مُعجزات نہیں دیئے بلکہ آپ کو اَن گنت مُعجزات عطا کیئے گئے بلکہ آپ کی ہر ہر ادا میں مُعجزہ رکھا گیا مسئلہ یہ ہے یہ جب نبی معجزہ دکھا تا ہے تو اُس کے درجا ت بلند ہو تے ہیں جب ولی کرامت دکھا تا ہے تو اُس کا درجہ کم کر دیا جا تا ہے نبی کا درجہ بلند کر دیا جا تا ہے نبی کو حکم ہے کہ مُعجزہ دکھا ؤ ولی کو حکم ہے کرامت چھپا ؤ اسی لئے ولی کرامات چُھپا تے رہے اشد ضرورت کے تحت کرامات دکھائی گئیں مگر نبی مُعجزہ چھپا تے نہیں بلکہ مُعجزات دکھا تے رہے خواہ کوئی بعد میں بھی کلمہ نہ پڑھے کیونکہ مُعجزہ وجہِ بلندیِ درجات ہوتا ہے چونکہ سب سے زیادہ بلندیاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی گئیں ہیں اس لئے سب سے زیادہ مُعجزات بھی آپ ہی کو عطا کیئے گئے اور سب سے زیادہ مُعجزات آپ نے دکھائے،

حضرات گرامی! یہاں ایک لطیف نکتہ عرض کرتا ہوں۔

عقل اور مقامِ رسول

بعض لوگ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام وعظمت کو اپنی عقل کے پیمانے سے ناپتے ہیں ان سے میں کہتا ہوں۔

اپنی عقل سے مُصطفیٰ کے مقام کو ناپنے کی کوشش نہ کرو۔

تُمہاری عقلیں چھوٹی ہیں مُصطفیٰ کا مقام بڑا ہے۔

تُمہاری سوچ محدود ہے مُصطفیٰ کا مقام لامحدود ہے۔

تُمہاری فہم کی حد ہے مُصطفیٰ کی شان بے حد ہے۔

تُمہارا ادراک و وہم تمہیں گُمراہی کی طرف لیجا سکتا ہے مگر مصطفیٰ کے مقام تمہاری رسائی نہیں وہ سکتی۔

اس لئے کہ! لیٰسین کیا ہے! مصطفیٰ کا صفاتی نام ہے۔

طٰہٰ کیا ہے! مصطفیٰ کا صفاتی نام ہے۔

حٰم کیا ہے مصطفیٰ کا صفاتی نام ہے۔

کیا یٰسین کا مطلب جانتے ہو ؟

کیا طٰہٰ کا مطلب جانتے ہو ؟

کیا حٰم کا مطلب جانتے ہو ؟

نہیں! کوئی مولوی ان کے معنیٰ سے واقف نہیں۔

کوئی مُحدّث ان کے معنیٰ سے واقف نہیں

کوئی مُفسّر ان کے معنیٰ سے واقف نہیں۔

کوئی لُغات والا ان کے معنیٰ سے واقف نہیں۔

کوئی عالم ان کے معنیٰ سے واقف نہیں۔

کوئی شارحِ ان کے معنیٰ سے واقف نہیں۔

ارے جس ہستی کے صفاتی نام تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتے وہ ذات تمہاری سمجھ میں کیسے آسکتی ہے اس لئے کہتا ہوں ان کو سوچو مت اُنہیں مان لو مان لینے میں ہی مراد ہے اور بیڑا پار ہے ان سے عشق کرو عقل سے سوچو مت۔

☆ جس نے عقل سے سوچا ابوجہل بن گیا۔

☆ جس نے عشق سے مانا صدیق اکبر بن گیا۔

☆ جس نے عقل سے سوچا ابولہب بن گیا،

☆ جس نے عشق سے مانا فاروق اعظم بن گیا۔

☆ جس نے عقل سے سوچا عُتبہ بن گیا۔

☆ جس نے عشق سے مانا عثمانِ غنی بن گیا۔

☆ جس نے عقل سے سوچا شیبہ بن گیا۔

☆ جس نے عشق سے مانا ابُوذَر غفاری بن گیا۔

☆ جس نے عقل سے سوچا اُمیّہ بن خلف بن گیا۔

☆ جس نے عشق سے مانا حضرت بلال بن گیا۔

☆ جس نے عقل سے سوچا وہ کافر رہا۔

☆ جس نے عشق سے مانا وہ مومن بن گیا۔

ایمان والے اُن کو مانتے ہیں اُن کے مقام کو سوچتے نہیں۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مقام اُن کا کوئی سوچ تو کیسے ؟

خرد کی حد میں وہ آتے کہاں ہیں ؟

اور ایک جگہ کہتے ہیں۔

وہی اوّل ہیں آخر بھی وہی ہیں

وہی ظاہر وہی سّرِ نہاں ہیں

سمیٹو عقل کے دامن کو صائم

وہ حدِ عقل میں آتے کہاں ہیں

یٰسین وطٰہٰ نام ہے جب نام سمجھ میں نہیں آتا

مُعجزہ اُن کا کام ہے تو کام کیسے سمجھ میں آسکتا ہے جب نام نہیں سمجھے تو ذات کو کیا سمجھو گے

تو میں عرض کر رہا تھا مُعجزے کے بارے میں۔

دِکھائے معجزے ایسے حیران ہو گئے منکر

وہ کرنا چاند کو دو پارا ادنیٰ کام تھا تیرا

اور پھر!

سُورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک

اندھے نجدی دیکھ لے قُدرت رسول اللہ کی

حضرات گرامی! ہمارے آقا نے اتنے معجزات دکھائے جن کو شمار بھی نہیں کیا جاسکتا آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔

☆ آپ نے گُونگے کو زبان عطا کر دی۔

☆ آپ نے درختوں کو زبان دے دی۔

☆ آپ نے پتھّروں کو زبان دے دی۔

☆ آپ نے سُورج کو واپس فرمایا۔

☆ آپ نے مُردہ کو زندہ کیا۔

☆ آپ نے کنکروں سے باتیں کروائی۔

☆ آپ نے گوشت سے باتیں کروائیں۔

☆ آپ نے کھارے کنویں کو میٹھا کر دیا۔

☆ آپ نے لکڑی کو روشن کر دیا۔

☆ آپ نے جانوروں کو زبان دے دی۔

آپ کے مُعجزات کو مولنا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔

تیری آمد تھی کہ بیتُ اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر رہ گیا
میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی تھیں وہ کنکریاں
جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً مُنہ پھر گیا

پھر تخیّل میں حضرت اَبُو ہریرہ کو مخاطب کرتے ہی کہ !

کیوں جناب بُوہریرہ کیسا تھا وہ جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ بھر گیا

اور پھر مُعجزات کا ذکر ایک اور نعتیہ غزل میں کرتے ہیں۔

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم
جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم
پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں
ہاں یہیں کرتی ہیں چِڑیاں فریاد
یہیں سے چاہتی ہے ہَرنی داد
اِسی دَر پہ شُترانِ ناشاد
گِلۂ رَنج و عنا کرتے ہیں
اُنگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری
جن سے دریائے کرم ہے جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری
تشنے سَیراب ہوا کرتے ہیں

اور عبدالستار نیازیؔ..... سرکار کے پتھّروں سے کلمہ پڑھانے کے مُعجزے کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ آپ کا تخاطب بھی پتھر ہی ہیں آپ کہتے ہیں،

پتھّرو تم تو ہو پتھّر مگر آقا مرے
تم سے گر چاہیں تو کلمہ بھی پڑھا لیتے ہیں

حضور کے مُعجزات کی بات کریں تو ختم ہی نہیں ہو سکتے کیونکہ اُن کی تو ہر ہر ادا بھی مُعجزہ ہی ہے۔

☆ میرے آقا کی ہر اک ادا مُعجزہ

☆ اُن کے ہاتھوں سے جاری ہوا معجزہ

☆ اُن کی دنیا میں جلوہ گری مُعجزہ

☆ اُن کی زہرا دلیل اور علی مُعجزہ

☆ اُن کی رحمت کی اِک اِک نگاہ مُعجزہ

☆ اُن کا چہرہ اور زُلفِ سیاہ مُعجزہ

☆ اُن پہ شجر و حجر کا سلام مُعجزہ

☆ اُن کا دل مُعجزہ اُن کا نام مُعجزہ

☆ اُن کی صُبح مُعجزہ اُن کی شام مُعجزہ

☆ اُن سے پتھروں کا کرنا کلام مُعجزہ

☆ اُن کا گھر مُعجزہ اُن کا در مُعجزہ

☆ اُن کا پیارا سا بطحا نگر مُعجزہ

☆ شب کی معراج اُن کا سفر مُعجزہ

جب وہ سوتے ہیں دل اُن کا سوتا نہیں

کُن کی کنجی تو ہے اُن کی پیاری زُباں

حُسنِ یُوسف کہاں حسنِ آقا کہاں

☆ اُن کا چہرہ پیارا ضحیٰ معجزہ

☆ اُن کی زُلفِ مُعنبر بھی معجزہ

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو

تو اگر جلوہ کرے کون تماشائی ہو

حضراتِ گرامی! اب نعت دیتا ہُوں کراچی سے تشریف لائے ہوئے مہمان ثناخوان جناب محترم محمد ڈاکٹر نثار احمد مَعرفانی صاحب اللہ تعالیٰ نے ان پر خصوصی نوازشیں فرمائی ہیں اور سرکار مدینہ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کی خصوصی عنایات ہیں ان پر کہ یہ آقا کی ثناخوانی ملک کے کُوچہ کُوچہ میں کر رہے ہیں۔

حضرات گرامی میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح ثناخوانی رسول میں خُود کو وقف کر دینا بھی عطا کے بغیر نہیں ہوتا تو میں ڈاکٹر نثار معرفانی صاحب کو ان الفاظ کے ساتھ دعوت دیتا ہوں۔

من سب کے چمکاتا جا

اُن کی نعت سُناتا جا

داد بھی ہم سے پاتا جا

اپنی دید کراتا جا

پیاری سی آواز کے صدقے

میٹھے سے انداز کے صدقے

سب کو نعت سناتا جا

ڈاکٹر محمد نثار احمد معرفانی، ٹی وی آرٹسٹ............

عطائے مُصطفٰے

حضرات گرامی! محترم ثنا خوانِ رسول نعت پڑھ رہے تھے سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شان بیان ہو رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت بیان ہو رہی تھی اور اُن کی عطا کی بات ہو رہی تھی۔

☆ اُن کے جُود کی بات ہو رہی تھی۔

☆ اُن کی سخا کی بات ہو رہی تھی۔

☆ اُن کی عطا کی بات ہو رہی تھی۔

☆ اُن کے کرم کی بات ہو رہی تھی۔

تو عطائے مُصطفٰے پر نعتیہ اشعار میں بھی پیش کرتا ہوں حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

کملی والے میں قرباں تری شان پر سب کی بگڑی بنا تیرا کام ہے
ٹھوکریں کھا کے گرنا میرا کام ہے ہر قدم پر اُٹھانا تیرا کام ہے

حضرات گرامی! اُن کے جُود و سخا کی کیا بات ہے اُن کا دربار تو ایسا گُہر بار ہے جہاں منگتے کو مانگنے سے پہلے بھیک ملتی ہے حسن رضا بریلوی اس لئے کہتے ہیں۔

کبھی ایسا نہ ہوا اُن کے کرم کے صدقے

ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

اور یہی بات ہے کہ،

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا

دُر بے بہا دیئے ہیں دریا بہا دیئے ہیں

حضور اقدس کے در اقدس سے ہر ایک کو ملتا ہے۔

☆ انبیاء بھی اِس در کے منگتے ہیں۔

☆ صحابہ بھی اِس در کے منگتے ہیں۔

☆ اولیاء بھی اِس در کے منگتے ہیں۔

☆ اَصفیاء بھی اِس در کے منگتے ہیں۔

☆ اَتقیاء بھی اس در کے منگتے ہیں۔

حضرات گرامی! صحابہ کرام کو جب بھی کوئی مصیبت آتی تو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے ہیں۔

اگر مصیبت آتی تو نجات کے لئے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے

☆ اگر مال کی ضرورت ہوتی تو بھی آپ کے در پہ آتے۔

☆ اگر اولاد کی محرومی ہوتی تو بھی آپ کے در پہ آتے۔

☆ اگر پریشانی ہوتی تو بھی آپ کے در پہ آتے۔

☆ اگر غلطی ہو جاتی تو معافی کے لئے آپ کے در پہ آتے۔

☆اگر جُرم سرزد ہو جاتا تو بھی آپ کے در پہ آتے

☆اگر کھانا نہیں ملا تو بھی آپ کے در پہ آتے۔

☆اگر پانی نہ ملا تو بھی آپ کے در پہ آتے۔

☆اگر کس چیز کی ضرورت ہوتی تو بھی آپ کے در پہ آتے۔

☆اگر بیمار ہوتے تو بھی آپ کے در پہ آتے۔

☆اگر لاچار ہوتے تو بھی آپ کے در پہ آتے۔

☆اگر ناشاد ہوتے تو بھی آپ کے در پہ آتے۔

اُنہیں علم تھا! نہیں بلکہ اُن کا ایمان تھا کہ آپ کے درِ اقدس سے ہر سائل کو ملتا ہے آپ کسی کی جھولی خالی نہیں رہنے دیتے۔

اُن کا ایمان تھا۔

☆نعمتیں ملتی ہیں تو اِسی در پہ

☆رحمتیں ملتیں ہیں تو اِسی در پہ

☆برکتیں ملتیں ہیں تو اِسی در پہ

☆راحتیں ملتی ہیں تو اِسی در پہ

☆کھانا ملتا ہے تو اِسی در پہ

☆مشروب ملتا ہے تو اِسی در پہ

☆دُنیا کی نعمتیں ملتی ہیں تو اِسی در پہ

☆جنت کی بشارتیں ملتی ہیں تو اِسی در پہ

☆دین ملتا ہے تو اِسی در سے

☆اِسلام ملتا ہے تو اِسی در سے

☆قُرآن ملا ہے تو اِسی در سے

نہیں نہیں! بلکہ رحمان ملا ہے تو اسی در سے

بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مانگنے کا سلیقہ ہم میں نہیں ہے آقائے دوعالم تو مُعطی ہیں حضور تو عطا کرنے والے ہیں۔

☆حضور تو فریاد سننے والے ہیں۔

☆حضور تو فریادرس ہیں

☆حضور تو کرم فرمانے والے ہیں۔

☆حضور تو رحم کرنے والے ہیں۔

☆حضور تو عطا کرنے والے ہیں۔

مُجھ کو ہی مانگنے کا آیا نہیں سلیقہ

وہ تو نہیں ہیں تھکتے اِمداد کرتے کرتے

اورایک جگہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کرم بار درِاقدس کی سلامتی کے لئے دُعائیہ انداز اپناتے ہیں کہ،

سلامت رہے دَر ہرے مصطفیٰ کا زمانے کو خیرات ملتی رہے گی

سدا بھیک صائمؔ درِ پنجتن سے بفیضانِ سادات ملتی رہے گی

حسن رضا بریلوی یوں بیان کرتے ہیں !

عجب کرم شہِ والاتبار کرتے ہیں
کہ نا اُمیدوں کو اُمیّد وار کرتے ہیں
حسنؔ کی جان ہو اُس وُسعتِ کرم پہ نثار
کہ اِک جہان کو اُمیّد وار کرتے ہیں

اور اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی یوں بیان کرتے ہیں !

واہ کیا جُو دو کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

اور آخر پر ایک خوبصورت پنجابی قطعہ پیش کرتا ہوں کہ !

دو جہاناں دا سہارا آپ نے
ربّ عالم دا نظارا آپ نے
سارے حاتم ورگے بخشے جاونے
اِک جدوں کتیا اشارا آپ نے

سرکار کی خوشبو

حضرات گرامی! خُوشبوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات ہو رہی تھی اور کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری نعت ہو رہی اور حقیقت ہے کہ ہم پہ راضی خدا کی ذات ہو رہی تھی اس لئے کہ اگر سرکارِ مدینہ

علیہ السلام کے ذکر سے ہم اپنے قلوب کو منّور کریں گے تو یقیناً ہمارا رب ہم پہ راضی ہو جائے گا۔

نعت شریف میں ثنا خوان رسول نے یہ شعر پڑھا۔

جس میں خُوشبو ہو اُن کی زُلفوں کی
میں تڑپتا ہوں اس ہوا کے لئے

عزیزانِ گرامی! سرکارِ دو عالم کی خُوشبو مبارک سے مدینہ منورہ مہک رہا ہے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ لکھتے ہیں۔

سرکار کی زُلفوں کی آقا کے پسینے کی
خُوشبو ہے ابھی تک بھی طیبہ کی ہواؤں میں

اور ڈاکٹر حسن رضوی جو کہ لاہور کے باسی ہیں اپنا تخیّل پیش کرتے ہیں اگر شعر پسند آئے تو بلند آواز سے کیا کہنا ہے؟ سبحان اللہ فرماتے ہیں!

مہک اُن کی ہمیں ہر دَور میں محسوس ہوتی ہے
مدینے کی ہوا لاہور میں محسوس ہوتی ہے
جو خُوشبو آپ کے قدموں کی مٹّی سے عبارت ہے
کہاں ایسی کسی بھی اور میں محسوس ہوتی ہے

اور جناب اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں !

اُن کی مہک نے دِل کے غُنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

اب نعت کہنے کو، آقا کی بات کہنے کو! تشریف لاتے ہیں معروف ثنا خوان رسول جناب احمد صغیر اَسد صاحب،

مُوئے مبارک کی زیارت

حضرات گرامی! آخری ثنا خوان کو پیش کرنے سے پہلے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تبرکاتِ عالیہ کی زیارت کروائی جائے گی اور آج ہم اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مُوئے مُبارکہ کی زیارت کریں گے۔

تمام حضرات نہایت باادب ہوکر اپنے من کو اُجال کر مُوئے مُبارکہ کی زیارت کریں میں آپ کے سامنے مُوئے مبارکہ کے بارے میں حدیث پاک پیش کرتا ہوں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں جس نے میرے بال مبارک کی بے حرمتی کی اس نے میری بے حرمتی کی۔

حضرات گرامی! عاشقانِ رسول سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مُوئے مبارک کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔

مُوئے مبارک پر ہماری جانیں نثار ہو جائیں

حضرات گرامی! آج ہم مُوئے مبارکہ کی زیارت سے فیضیاب ہوں گے اپنے دلوں کو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مسکن بناتے ہوئے مُوئے مبارکہ کی زیارت کریں۔

☆ یہ وہ مُوئے مبارکہ ہیں جن کے صدقہ خالد بن ولید سیف اللہ بن گئے۔

☆ یہ وہ مُوئے مُبارکہ ہیں جن کے صدقے سے مُسلمانوں کو فتح حاصل ہوتی ہے۔

☆ یہ وہ مُوئے مُبارکہ ہیں جن کے صدقہ سے سے رحمتوں کی برسات ہوتی ہے۔

☆ یہ وہ مُوئے مُبارکہ ہیں جن کے صدقہ سے بہاروں پر بہاریں آتی ہیں۔

یہ وہ مُوئے مبارکہ ہیں جن کے صدقہ سے کرم کی بارش ہوتی ہے۔

یہ وہ مُوئے مبارکہ ہیں جن کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے

☆ یہ وہ مُوئے مبارکہ ہیں جن کی تعظیم فرشتے بھی کرتے ہیں۔

☆ یہ وہ مُوئے مبارکہ ہیں جن کی تکریم انبیاء بھی کرتے ہیں۔

☆ یہ وہ مُوئے مبارکہ ہیں جن کو تسلیم صحابہ پیش کرتے ہیں۔

☆ یہ وہ مُوئے مبارکہ ہیں جن پر دونوں جہان قربان ہیں۔

☆ یہ وہ مُوئے مبارکہ ہیں جن کے بارے میں حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

واہ سُبحان حبیب مرے نے جدوں سجائیاں زُلفاں
اُس دے پیراں دے وِچّہ حُوراں آن وچھائیاں زُلفاں

مینہ نافے دا وَر ھیا سوہنے جد لہرایاں زلفاں

چِر گیئے دِل عُشّاق دے صائم جد کترائیاں زلفاں

یہ وہ مُوئے مبارکہ ہیں کہ جن کے بارے میں حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مُجھے دُنیا و مَافِیھَا سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ میرے پاس سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مُوئے مبارک ہو۔

حضراتِ گرامی ! حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرام کو اپنے مُوئے مبارکہ تقسیم کیئے چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی وراثت میں وہ مُوئے مبارک چلتے رہے اور یوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مُوئے مبارک دُنیا کے مختلف مُمالک میں پہنچے۔ الحمد للہ پاکستان میں بھی مُوئے مبارکہ موجود ہیں اُنہیں میں سے ایک موئے مبارکہ جناب محمد مقصود مدنی صاحب لیکر آئے ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مُوئے مُبارکہ کا اِس محفل میں جلوہ گر ہونا ہمارے لئے بے حد فرحت کا باعث ہے ہم لوگ قسمت والے ہیں کہ اپنے آقا حضرت سیّدنا محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مُوئے مُبارکہ کی زیارت سے مشرف ہوں گے۔

حضراتِ گرامی ! جب مُوئے مبارکہ کا وہ بکس جس میں مُوئے مبارکہ محفوظ ہے اور اُس موئے مبارکہ نے بکس کو سجا رکھا ہے اِس محفل میں جلوہ گر ہو تو تمام حضرات لبوں پر درودِ پاک کے نغمات سجالیں اور سب لوگ بلند سے اپنے آقا و مولیٰ حضرت سیّدنا محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

ذات پاک پر درود پاک بھیجیں اور اپنی دُعاؤں اور التجاؤں کو لبوں پر سجالیں۔

نعرۂ تکبیر.........نعرۂ رسالت...............نعرۂ رسالت......

الصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُول اللّٰہ

سرکارِ مدینہ کا پسینہ مبارک

حضرات گرامی ! اِس کائنات میں حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا کوئی نہیں اِس لئے کہ آپ کا جسدِ اطہر بھی نُور سے معمور ہے۔

غور فرمائیں کہ ! ہمیں بھی پسینہ آتا ہے۔

سرکارِ مدینہ کو بھی پسینہ آیا۔ مگر ہمارے اور اُن کے پسینے میں فرق ہے

پسینہ اُن کا بھی ہے۔ پسینہ ہمارا بھی ہے۔

اُن کا پسینہ پاک ہے۔ ہمارا پسینہ ناپاک ہے۔

اُن کا پسینہ عظمت والا ہمارا پسینہ خِفّت والا

اُن کا پسینہ خوشبودار ہمارا پسینہ بدبودار

اُن کا پسینہ شفا ہی شفا ہمارا پسینہ وبا ہی وبا

☆ اُن کا پسینہ اعلیٰ ہے ہمارا پسینہ ادنیٰ ہے۔

اُن کا پسینہ باکمال ہمارا پسینہ بے حال

حضرات گرامی ! ایک جُملے میں بات ختم کرتا ہوں۔ اُن کے پسینے کی طرف لوگ دوڑیں اور ہمارے پسینے کی طرف سے لوگ دوڑیں۔

صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ مبارک کستوری سے بھی زیادہ خُوشبودار اور پُرکشش تھا۔ بُخاری شریف کی حدیث پاک پیش کرتا ہوں۔ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہما نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارک کو ایک شیشی میں جمع کرلیا۔ کیوں ؟

اِس لئے کہ! آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسینہ مبارک آتا تو ہر طرف خُوشبو ہی خُوشبو پھیل جاتی حضرت ساجد صاحب لکھتے ہیں !

کستوری و گلاب میں یہ نکہتیں کہاں

آقا یہ ساری تیرے پسینے کی بات ہے

اَیسا مُعطّر کر دینے والا پسینہ مبارک کہ جس پر عطر ماحول گلشن کو میسر

نہیں،

جو خُوشبو کلیوں کی مالا میں نہیں۔

☆ جو خوشبو عطرِ گلاب میں نہیں۔

☆ جو خوشبو نافے میں نہیں۔

☆ جو خوشبو عنبر میں نہیں۔

☆ جو خوشبو صحنِ گلشن میں نہیں۔

☆ جو خوشبو پھولوں کے آنگن میں نہیں۔

بلکہ یہ کہہ دو کہ ! جو خوشبو جنت نگر میں نہیں اور جو خوشبو جبریل کے پر میں نہیں۔

گلستانوں کو بھی جو میسّر نہیں

ایسی خوشبوئیں اُن کے پسینے میں ہیں

اِس لئے کہ پسینہ ءاطہر کو اپنی دَولتِ مُعطّر سمجھ کر صحابہ کرام اپنے کپڑوں پر ملتے ہیں مولانا حسن رضا بریلویؒ کہتے ہیں !

واہ اَے عطرِ خُدا ساز مہکنا تیرا

خُوبرو مَلتے ہیں کپڑوں پہ پسینہ تیرا

اور حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ رسالت میں مؤدب ہو کر نعتِ رسول پیش کرتے ہیں اور سرکارِ مدینہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی بارگاہِ اقدس میں ہدیہء نعت یوں پیش کرتے ہیں کہ

مُشک عنبر سے اعلیٰ، بوئے جنت سے بالا آقا ہے پسینہ تیرا۔

ہو مشک و عنبر کہ بُوئے جنت نظر میں اُس کی ہے بے حقیقت

مِلا ہے جس کو مَلا ہے جس نے پسینہ رشکِ گلاب تیرا

حضرات محترم ! سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مُبارک کی خُوشبوؤں سے سے تو آج بھی بطحا نگر مہک رہا ہے۔ آج بھی مدینہ جائیں اور وہاں کی فضا کو سونگھیں تو خُوشبوئے پسینہ آج بھی موجود ہے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اِس احساس کو شعر میں بیان کرتے ہیں

سرکار کی زُلفوں کی آقا کے پسینے کی

خوشبو ہے ابھی تک بھی طیبہ کی ہواؤں میں

اور اِس محفل کے حوالہ سے شعر عرض کر کے اگلے ثناخوان کو دعوت

دیتا ہوں۔

اُے صبا ! میرے محبوب کے پاس جا
اُن کے وَالیل گیسو ذرا چُوم آ
دیر ہو اُن کے تشریف لانے میں گر
اُن کی خوشبو سے ہی کام چل جائے گا

تو تشریف لاتے ہیں واجب الاحترام حضرت صاجزادہ سیّد
منظور الکونین صاحب کہ جن کی آواز بے مثل ہے اور انداز ایسا بے مثال ہے
کہ پاکستان کے تقریباً تمام ثناخوانِ رسول آپ کے فنّ اور آواز و انداز کی وجہ
سے اُستاد کا درجہ دیتے ہیں۔

اِن کی آواز میں ایک گرام ہے جو کسی اچھی آواز میں ہونا چاہیئے۔
اِن کی آواز میں وہ چاشنی ہے جو ایک بہترین آواز کی ضرورت
ہے۔

اِن کی آواز میں ایک وجاہت ہے جو خُوبصورت آواز میں ہونا
ضروری ہے۔

اِن کی آواز میں ایک گُداز ہے جو اچھی آواز میں شامل ہوتا ہے۔
اگر اِن کی آواز کو ایک مکمل اور بھرپور آواز کہا جائے تو بے جا نہ ہو
اور آواز کے بہترین ہونے کے ساتھ ان کی سُر اور لَے پر کمال کا ہونا سونے

پر سہاگہ کے مترادف ہے۔

حضراتِ گرامی ! میں اپنے اِس محبوب ثناخوان کو دعوت اِس انداز سے دوں گا کہ یہ ثناخوان آلِ سرورِ کونین ہے۔

مُوردِ حدیث الثقلین ہے۔

ثناخوانانِ رسول کا نُورِ عین ہے۔

نام کے لحاظ سے سیّد منظور الکونین ہے۔

تشریف لاتے ہیں راولپنڈی سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مہمان ثناخوان جناب سیّد منظور الکونین شاہ صاحب......

☆☆☆

چشمِ کرم

حضراتِ گرامی !

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی چشمِ کرم کی کیا بات ہے۔

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا

اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

آپ کی نگاہِ کرم جس پر برسی اُس کا بیڑا پار ہو گیا حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضور کی نظرِ کرم ہوتی ہے تو کیا ہوتا ہے!

جہناں تے پیّاں نظراں ربّ دے حبیب دیاں

مدنی کریم دیاں جگ دے طبیب دیاں
حضرت اویس بن گئے حضرت بلال بن گئے
☆اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

☆وہ نگاہِ کرم جس نے عرب کے بدوؤں کو بادشاہ بنادیا۔
☆وہ نگاہِ کرم جس پر پڑی۔
☆بے دَم کو دم دے دیا۔
☆بے شعور کو شعور دے دیا۔
☆بے چارے کا چارہ کر دیا۔
☆بے نُور کو نُور دے دیا۔
☆بے سُرور کو سُرور دے دیا۔
☆غلام کو سردار کر دیا۔
☆بے فن کو فن کار کر دیا۔
☆بے آسرا کو شہکار کر دیا۔
☆بے دل کو دلدار کر دیا۔

☆اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

اگر ذرّے پر نگاہوئی تو اُسے چاند سے بھی روشن کر دیا۔

شب قدر وی لوے پناہ آکے میری سوہنے دی زلف سیاہ تھلے
ذرّے سُورج توں ودھ کے چمک اُٹھے کملی والے دی آکے نگاہ تھلے

☆اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

میرے نبی دی ہوئی نگاہ جس دم آ کے منگے کچ دے سچے گُہر ہو گئے

قطرے بنے دریا آفتاب ذرّے اُتے خار جو سن گُلِ تَر ہو گئے

پانی رحمتاں والا سی چِھڑکیا جد سُکے ہوئے وی پھل دار شجر ہو گئے

کیہڑی کیہڑی میں بھلا تعریف دساں یَسن بے زر جو ابوذر ہو گئے

☆اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس نے ذرّوں کو زر کر دیا۔

جس نے ذرّوں کو دیکھا تو زَر کر دیا

جس نے قطروں کو دیکھا گُہر کردیا

جس نے حبشیؓ کو رشکِ قمَر کردیا

☆اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

حضراتِ گرامی ! آپ کی نظرِ عنایت سے ہی ہمارا بیڑا پار ہوگا

واصف علی واصف رحمۃ اللہ علیہ نے خوب شعر لکھا !

دین کیا ہے تیری اُلفت کے سوا دین کا بس اِک یہی معیار ہے

تو نظر پھیرے تو طوفاں زندگی تو نظر کر دے تو بیڑا پار ہے

اور حضرت علاّمہ صائم چشتی علیہ الرحمۃ نے سرکار کی نظرِ کمال کا کمال

بڑے ہی باکمال انداز میں بیان کیا کہ !

ہوں بلالؓ و سلماںؓ یا حارثہؓ یا علیؓ عمر یا خبیبؓ ہوں

تری اِک نظر کا کمال ہے کہ نصیب سب کے بدل گئے

پھر کیوں نہ کہوں !

☆اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چشمِ کرم صرف انسانوں پر ہی نہیں بلکہ فرشتوں پر بھی ہوئی۔ معراج کی رات فرشتوں کو اپنی زیارت سے مشرف بھی فرمایا اور اُن پر نظرِ کرم بھی فرمائی۔ معراج کی رات ہے ستارے ڈوب کر اُبھر رہے ہیں منظر کیا ہے ؟

حُوراں سہرے گوندیاں آیاں
زُلفاں رستیاں وِچہ وچھائیاں
کستوری دے کُلّے آون
خُوشبوواں دے بُلّے آون
تارے ڈُب ڈُب تَر دے جاندے
قُدسی سجدے کردے جاندے
لنگھدا جیہڑے راہوں سوہنا
عربی شاہ اسوار گیا
نظر کرم دی کر کے سوہنا
سب دے بیڑے تار گیا

پھر !

☆اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

یہ وہ چشمِ کرم ہے جو صرف انسانوں یا فرشتوں پر ہی نہیں ہوئی بلکہ جانوروں پر بھی نگاہِ کرم ہوئی اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے بھی دُکھ دُور کردیئے اُن کی بھی مشکل کشائی فرمائی۔

اُن کی بھی حاجت روائی فرمائی۔

سرکار جنگل میں جارہے ہیں۔آگے ہرنی شکاری نے قید کی ہوئی ہے۔

آپ نے اُس کے کہنے پر اُسے آزاد کردیا وہ اپنے بچے کو بھی ساتھ لیکر آجائے گی جب صیّاد بیدار ہوا اُس نے دیکھا حضور تشریف فرما ہیں۔

اُس نے کہا ! میری ہرنی کہاں ہے ؟

آپ نے فرمایا ! ہم نے اُسے آزاد کردیا ہے وہ اپنے بچّے کو دُودھ پلانے گئی ہے ابھی آجائے گی۔

اُس نے کہا ! کیا جانور بھی کبھی واپس آتے ہیں۔

آپ نے فرمایا ! نہیں آتے لیکن ہم نے کہا اِس لئے وہ ضرور واپس آئے گی۔

الغرض ، عزیزانِ گرامی ! ہرنی اپنے بچے کو لیکر واپس آگئی اُس شکاری نے سرکار کا معجزہ دیکھا حیران ہوگیا، اُس نے کلمہ پڑھ لیا۔

اعلیٰ حضرت کہتے ہیں !

ہاں یہیں چڑیاں کرتی ہیں فریاد
یہیں سے چاہتی ہے ہرنی داد

آپ نے فرمایا ! کیا اِرادہ ہے ؟

اُس نے کہا ! یارسول اللہ اب میں آپ کا غُلام ہوں حُکم فرمائیں۔

آپ نے فرمایا ! اَب ہرنی کو آزاد کردو۔

اُس نے کہا ! آقا آپ خُود کریں، آپ نے ہرنی کو بھی آزاد کردیا اور اُس کے بچّے کو بھی آزاد کردیا،

حضرتِ علاّمہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے اِس واقعہ کی اور اس وقت کی منظر کشی ایک شعر میں اِس قدر خُوبصورت انداز میں کی ہے مُجھے یقین ہے کہ جب میں وہ شعر مکمل کروں گا۔

تو آپ سب سُبحان اللہ ضرور کہیں گے۔

شعر سماعت فرمائیں !

کرلیا حیواں کو بھی اپنی محبت میں اسیر
رحم دل محبوب نے ہرنی کا بچّہ چھوڑ کر

یہ سرکارِ کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چشمِ کرم کا کمال ہے کہ ہرنی اور اُس کا بچہ آزاد ہوگئے اور وہ اعرابی حضور کی محبّت کا اسیر بن گیا اور اِس غلامی کی بدولت وہ جہنّم سے آزاد ہوگیا۔ پھر کیوں نہ کہوں،

☆اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

ہر دُکھیئے دے درد ونڈاوے کملی والا سوہنا

ہر جھولی نُوں بھردا جاوے کملی والا سوہنا

ڈُبیاں تائیں پار لگاوے کملی والا

صائمؔ ڈِگیاں نُوں گل لاوے کملی والا سوہنا

اور یوں کہہ لو !

نظرکرم دی کر کے اُس نے ایسا کرم کمایا

جان دے وَیری دُشمن نوں وی سینے نال لگایا

یہ چشمِ کرم ہے جس پر سلام بھیجنا ضروری ہے سب میرے ساتھ مل کر یہ مصرعہ دوہرائیں۔

اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

یہ وہ نگاہِ عنایت ہے جو دُنیا میں بھی ہمارے لئے سہارا ہے۔

قبر میں بھی سہارا ہوگی اور آخرت میں بھی سہارا ہوگی۔

حضرت علّامہ صائمؔ چشتی رحمۃ اللہ علیہ بروزِ حشر کی منظر کشی کرتے ہیں اور نظرِ کرم کی بات کرتے ہیں !

اَوندی عملاں دے ولوں سی صائمؔ شرم

رکّھ لیا کملی والے نے ساڈا بھرم

دِن قیامت دے سوہنے دی نظرِ کرم

میرے جئے عیب کاراں دے کم آگئی

اور پھر یوں کہتے ہیں !

اب بارگاہِ سرچشمۂ انوار میں نُور حاصل کرنے کیلئے نعت رسول پیش کرنے تشریف لاتے ہیں جناب قاری محمد نُور عالم چشتی صاحب۔

وجہِ تخلیقِ کائنات

حضراتِ گرامی ! ہمارے آقا و مولیٰ حضرت سیّدنا مُحمد مُصطفٰےاصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجہِ تخلیق کائنات ہیں۔ حضور فرماتے ہیں !

" اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ "

" اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نُور کو بنایا "

حدیث پاک ہے سرکار نے فرمایا ! سب سے پہلے اللہ نے میرا نُور بنایا اور پھر میرے نُور سے عالمین کو بنایا گیا تو پھر کیوں نہ کہوں

کہ ہمارے آقا کا نُور نُورِ اول ہے۔

☆ حضور کا نُور پہلے بنا آدم بعد میں بنے۔

☆ حضور کا نُور پہلے بنا مُوسیٰ بعد میں بنے۔

☆ حضور کا نُور پہلے بنا سُلیمان بعد میں بنے۔

☆ حضور کا نُور پہلے بنا عیسیٰ بعد میں بنے۔

☆ حضور کا نُور پہلے بنا انبیاء بعد میں بنے۔

☆ حضور کا نُور پہلے بنا آسمان بعد میں بنے۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا زمین بعد میں بنی۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا فرشتے بعد میں بنے۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا انسان بعد میں بنے۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا عرش بعد میں بنا۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا کرسی بعد میں بنی۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا لوح بعد میں بنی۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا قلم بعد میں بنی۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا پانی بعد میں بنا۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا پہاڑ بعد میں بنے۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا دریا بعد میں بنے۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا کائنات بعد میں تخلیق ہوئی۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا بساطِ کائنات بعد میں بچھائی گئی۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا بزمِ کونین بعد میں سجائی گئی۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

بزمِ کونین سجی میرے شہا ! تیرے بعد
نُور سارے ہیں بنے نُورِ خدا تیرے بعد
جب الَستُ کا تھا فرمان کیا خالق نے
سارے نبیوں نے بلیٰ آقا کہا تیرے بعد

کس طرح محض بشر تجھکو میں کہہ دوں آقا

پیکرِ حضرتِ آدم ہے بنا میرے شہا تیرے بعد

راہیں سب کھول بھی دیں عرشِ عُلیٰ کی تُو نے

اُس طرف پھر بھی کوئی جا نہ سکا تیرے بعد

اور !

اُس کو کذّاب کہوں ثانیءِ ابلیس کہوں

جس نے بھی دعویٰ نبوّت کا کیا تیرے بعد

تیرے ہونے سے ہی ہونا ہے جہاں کا آقا

تیرا ہی حُسن ہے سَب جلوہ نُما تیرے بعد

بعد خالق کے بڑائی ہے تمامی تیری

جس کو بھی کوئی مِلا رُتبہ مِلا تیرے بعد

تُو ہی ممدُوحِ خُدا ہے مُحمّد بھی ہے تُو

کس کی صائمؔ یہ کرے مدح و ثنا تیرے بعد

حضرات گرامی ! اِس خُوبصورت کلام کے بعد گنجائش نہیں ہے کہ مزید جملے بولے جائیں لہٰذا اِسی پر اکتفا کرتے ہوئے میں دعوتِ نعت دیتا ہوں پاکستان کے معروف ثناخوان جن کی نسبت بھی اعلیٰ ہے اور نام بھی اعلیٰ ہے۔

جن کا شرف بھی اعلیٰ ہے اور کام بھی اعلیٰ ہے کیونکہ ان کا کام ہی

محبوبِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ثناخوانی ہے۔

حضراتِ گرامی ! حضرت موسیٰ کیلئے حکم لَنْ تَرَانِیْ ہے۔

اور محبوبِ خُدا کیلئے حکم آ جانی ہے

حضور کی دو جہاں پہ حکمرانی ہے۔

جس ثناخوان کو دعوت دینے والا ہوں۔

یہ مطیع فرمانِ ربانی ہے۔

کیونکہ کرتا آقا کی ثناخوانی ہے۔

نام کے لحاظ سے محمد بُوٹا سلطانی ہے۔

تشریف لاتے ہیں گوجرہ سے تشریف لائے ہُوئے ہمارے مہمان ثناخوان جناب محمد بُوٹا سلطانی صاحب

حضراتِ گرامی ! جناب محمد بُوٹا سلطانی نے پہلے نعت شریف پڑھی اور پھر آخر پر فرمائش پر کلام حضرت سُلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سے نوازا۔

جس طرح محفل کا ماحول بنا ہوا تھا مجُھے یُوں محسوس ہو رہا تھا کہ حضرت سیدنا سخی سُلطان باہو اپنے دیوانوں پر کرم فرمانے کیلئے رُوحانی طور پر تشریف لے آئے ہیں۔

حضرت سُلطان باہو لکھتے ہیں !

بغداد شہر دی کی اے نشانی اُچیاں لمیاں چیراں ہو

پھر کیوں نہ کہوں !

غوث الاعظم پیر پیراں دا بدل دوے تقدیراں
غوث دے ناں دا نعرہ لایاں ٹُٹ جاون زنجیراں
غوث جلی دے در تے منگیاں معاف سبھے تقصیراں
حضرت باہوؒ ورگے صائمؔ کردے میراں میراں

کون حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جن کی نگاہِ فیض نے بے شمار کافروں کو ایمان کی دولت بھی عطا کی اور پھر اُن کو روحانیت کے ارفع مقام تک پہنچا دیا۔

حضرت سُلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پاکستان میں جلوہ گر اولیائے کرام کی پہلی صف میں شامل ہوتے ہیں آج آپ کے ماننے والے ساری دُنیا میں موجود ہیں۔

حضرت علاّمہ صائمؔ چشتی رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ باہو میں ہدیہء عقیدت پیش کرتے ہیں کہ !

تیرے نام تھیں جان وچہ جان پیندی تیرے نام توں جان قربان باہوؒ
تیری شان وچہ غوث دی شان چمکے کیویں دس سکّاں تیری شان باہوؒ
تیری شاعری وکھّری جگ نالوں تیرے وکھّرے ہین عنوان باہوؒ
تیرے شعراں دے چھلک دے جام اندر سوز عشق دا کیف عرفان باہوؒ
تیرے شعراں وچہ فلسفہ زندگی دا
تیرے شعراں وچہ رنگ حسّان دا اے

تیرے شعراں وچہ عشق دی اگ بھڑکے

تیرے شعراں وچہ نُور ایمان دا اے

کون باہوؒ ؟ جن پر فیضِ غوثِ جلی ہے۔

جن پر مُہرِ مولا علی ہے۔

اور شان والی حضرت سُلطان باہو کی گلی ہے۔اِسی لئے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ,

سِدھی جنتاں نُوں جاوے باہوؒ پیر دی گلی

حضراتِ گرامی ! ہم تو اللہ والوں کے غلام ہیں اور اُن کی محبّت کو ہم ذریعۂ نجات سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اولیاء اللہ سے محبّت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔﴿آمین﴾

تصوّف

عزیزانِ گرامی قدر! اگر انسان روحانیت میں بلندی چاہتا ہے تو اسے ولی کامل کا دامن کا پکڑنا ہوگا ولی کامل اپنے مرید کو بحر معرفت سے گذارتا ہوا اُس عظیم بارگاہ اقدس پر پہچاتا ہے جسے بارگاہ رسول الثقلین کہتے ہیں اور وہی بارگاہ اقدس ہے کہ جس پر پہنچنے والا رب اقدس تک پہنچ جاتا ہے معرفت اُسے ہی حاصل ہوتی ہے جسے راہ معرفت پر چلانے والا رہبر مل جائے۔

بُوہا پِیر دا مَلّ تے مِل رَبّ نوں

پِیر پِیر زبان چوں بولدا رہو

مُوُ تُوا قَبَلَ وَلّ مار دھیان نالے

جو مرنے سے پہلے مرجاتا ہے اسے موت نہیں مار سکتی اسی بات کو

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں اور سالک کو مخاطب

کرتے ہیں۔

مُوُ تُوا قَبَلَ وَلّ مار دھیان نالے

نبض ہستی نُوں نالے ٹٹولدا رہو

دِل دے وچہ مکان دلدار دا اے

قلوب المومنین عرش اللّٰہ تعالیٰ

دِل دے وچہ مکان دلدار دا اے

کُنڈی قلب دی دوستا کھولدا رہو

سمجھ حَبَل اَلوَرِید دی رَمز صائمؔ

ورقے اپنی کتاب دے پھولدا رہو

عزیزان گرامی ! مومن کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔

مومن کا دل جلوہ گاہِ کبریا ہے۔

مومن کے دل پر تجلیّات وانوارِ الٰہیہ کا ورود ہوتا ہے جب ایک شخص

ولی کامل کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے وہ شخص جو دُنیادار ہے وہ شخص جو ظاہری

دُنیا کی محبت میں غرق ہوتا ہے تو ولی کامل اس کے دل کو صاف کرتا ہے اس کے دل پر ولی کامل کی توجہ ہوتی ہے اس کے دل کی سیاہی ولی کامل اس طرح صاف کر دیتا ہے جیسے لڑکے اپنی تختی کو سفید مٹی سے صاف کرتے ہیں اس کے دل کے سیاہی ختم کر کے اس کے دل کو ولی کامل اس طرح بنا دیتا ہے کہ اس کے دل پر اللہ کے نور کی تجلیات آنی شروع ہو جاتی ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مُرشد کامل جس حالت میں بھی ہوں اپنے مریدوں کے حال سے آگاہ ہوتے ہیں۔

حضرات گرامی! سالک جب راہ سلوک پر چلتا ہے تو وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اسے ظاہری نمود کی ضرورت نہیں ہوتی مردِ کامل کبھی دکھاوے کے لئے کوئی کام نہیں کرتا ہے اس کی غذا بھی مختلف ہوتی کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ درویش کی خُوراک کے مُتعلّق لکھتے ہیں کہ درلیش کی غذا حالت وجد ہے درویش کے لباس کے متعلّق فرماتے ہیں درویش کے لباس کے متعلّق فرماتے ہیں درویش کا لباس تقویٰ ہے اور پانے کی جگہ کا نام غائب ہے۔

اُس کی غذا حالت وَجد ہے۔

وَجد کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے آپ میں نہ ہو۔

جب قطرہ دریا میں مل جاتا ہے تو وہ قطرہ نہیں رہتا دریا ہو جاتا ہے اور جو شخص فنا فی الشیخ ہو جائے اپنے شیخ میں فنا ہو جائے وہ اپنے میں نہیں ہوتا

جو شخص فنا فی اللہ کا مقام و مرتبہ حاصل کر لے وہ پھر خود نہیں ہوتا حدیث قدسی پیش کرتا ہوں اللہ فرماتا ہے جب انسان میرا قرب حاصل کر لیتا ہے یعنی وصل حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ وہ نہیں ہوتا میں ہو جاتا ہوں۔

کان اُس کے ہوتے ہیں سماعت میری ہوتی ہے۔

ہاتھ اُس کے ہوتے ہیں طاقت میری ہوتی ہے۔

زبان اُس کی ہوتی ہے گُفتگو میری ہوتی ہے۔

پاؤں اُس کے ہوتے ہیں چلنا میرا ہوتا ہے۔

ہستی کا وہم خوف عدم سب مٹا دیا
جب بے خودی کا عشق نے پیالہ پلا دیا
جب معنی منکشف ہوئے کلمہ شریف کے
کثرت کے بیچ شاہدِ وحدت دکھا دیا

تو معاملہ یہ بن جاتا ہے کہ،

وجود واحد ہی ہر شان میں عیاں دیکھا
اس کو دیکھا عیاں میں وہی نہاں دیکھا

اس لئے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں۔

تیرے مکھ نوں سمجھ قرآن لیا تیرے دَر نوں کعبہ جان لیا
جاں دل چوں شعلے نکل پئے اساں یار دا جلوہ جان لیا

اور کیا خوب شعر ہے سماعت کیجئے۔

جاں ویکھاں تیرا نقش قدم وڈھ جاوے شوق عبادت دا
جتھے ہوئی بس بیتاب جبیں اوتھے ای سجدہ جان لیا
جاں نظر جنوں دی پینڈی اے

پھر کیا ہوتا ہے؟

جاں نظر جنوں وی پینڈی اے سب پردے اٹھدے جاندے نے
صائم پیا مستاں کر دا اس سجناں نے تقاضا جان لیا

اور پھر!

دُنیا توں وکھرّے رنگ اندر اسی اللہ والے ویکھے نے

ان کا انداز جداگانہ ہوتا ہے۔

ان کا رنگ ہی مختلف ہو جاتا ہے۔

حضرت بایزید بُسطامی رحمۃ اللہ علیہ م تصوّف کے فرقہ ملامتیہ کے سردار ہیں آپ بُسطام سے کسی جگہ گئے اور لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور دست بوسی کرنے لگے قدم بوسی کرنے لگے رمضان المبارک کا مہینہ تھا آپ نے ان سب کے سامنے اپنے منہ میں روٹی کا ٹکڑا ڈالا اور چبانے لگتے لوگوں نے کہا یہ کیسا ولی ہے جس نے رمضان المبارک کا روزہ بھی نہیں رکھا؟ یہ کہہ کر وہ لوگ آپ پر ملامت کرتے ہوئے چلے گئے۔

دنیا توں وکھرے رنگ اندر اسیں اللہ والے دیکھے نے

حضرت بابا بُلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ شریعت کے پابند اور نہایت سخت تھے علومِ شریعت اور ظاہری عُلوم میں کامل تھے لیکن جب حضرت عنایت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے باطنی رنگ دِکھایا تو ظاہری نمود و نمائش چھوڑ دی اور پھر جب دیکھا کہ مُرشد کامل کی نگاہ نہیں ہو رہی عرض کرتے ہیں آقا! آپ کو راضی کرنے کے لئے مجھے کیا کرنا پڑے گا۔

فرمایا! عبداللہ ہمیں راضی کرنے کے لئے کہیں بُلّھے شاہ بننا پڑے گا تمہیں ناچنا پڑے گا پھر وہی بُلّھے شاہ اپنے پیر کامل کی رضا کے لئے ناچتے ہیں۔

دُنیا توں وکھرے رنگ اندر اسیں اللہ والے دیکھے نے

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ شیخ کامل کا تعارف کراتے ہیں۔

یاد ہیں اسلاف کی گُفتار میں کردار میں
کونسی خوبی نہیں یارو مری سرکار میں
رہبرِ کامل ، ولی الاولیاء ، شیخ الشیوخ
سینکڑوں سالک ہیں پیچھے جادۂ گلنار میں

اور اُن کے فرمان کی اہمیت اور خصوصیت کو یوں بیان کرتے ہیں کہ

کہہ دیا جو ہو گیا وہ جس کو روکا رُک گیا
کاٹ ہے تلوار کی گویا لبِ اظہار میں

اور شیخ کامل تو وہ ہوتا ہے جسے اپنے تو اپنے غیر بھی احترام کی نگاہ سے دیکھیں۔

حضرات گرامی! سُلطان باہو کو دیکھیں۔

بابا فرید الدّین شکر گنج کی سیرت کا مطالعہ کریں۔

حضرت نظام الدّین اولیاء کی حیات مُبارکہ کو دیکھیں۔

حضرت خواجہ مُعین الدّین چشتی اجمیری کی حیاتِ مقدسہ کا مُطالعہ کریں۔

کہ اُن کے دامنِ کرم سے وابستہ ہونے والے تو اُن کے غُلام بنے لیکن کُفار بھی ان کا احترام کرتے ہندو بھی اُن کا احترام کرتے بے دین بھی ان کا احترام کرتے اور جب اللہ کے ولیوں کا ذکرِ خیر کرتے تو نہایت محبّت کے ساتھ نہایت پیار کے ساتھ نہایت اُلفت کے ساتھ نہایت عقیدت کے ساتھ نہایت شفقت کے ساتھ کیوں!

☆ اس لئے کہ اللہ والوں نے جینے کا ڈھنگ بتایا۔

☆ اللہ والوں نے طرزِ حیات دیا۔

☆ اللہ والوں نے اخلاق کی دولت دی۔

☆ اللہ والوں نے محبّت و پیار کا درس دیا۔

☆ اللہ والوں نے وفا کی بھی اور وفا کا حکم بھی دیا۔

☆ اللہ والوں نے ہر آنے والے سے پیار کیا۔

☆ اللہ والوں نے ہر آنے والے کو سینے سے لگایا۔

☆ کسی کو نہیں دیکھا کہ یہ گمراہ ہے۔

یہ کافر ہے یہ ہندو ہے یہ بے ایمان ہے یہ مُشرک ہے۔

اُٹھ کر سینے سے لگایا اور جو اُن کے سینے سے لگ گیا اُس کے سینے سے شِرک کی غلاظت نکل گئی اسی لئے حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ ایک شعر میں اُن کے فیض کی بات کرتے ہیں کہ،

تا قیامت ہر طرف جاری ہے فیضان و کرم
کیوں نہ ہوں چرچے تمہارے محفلِ اغیار میں

اور یہ فیض کیوں جاری ہے۔

کیونکہ اللہ والوں کا رابطہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہوتا ہے۔

اللہ والوں کا تعلّق آقائے دوعالم سے ہوتا ہے۔

اللہ والے کا ہاتھ اُس تاجدارِ عالمین کے ہاتھوں میں ہے کہ جس کے ہاتھ مقدّس تو اللہ تعالیٰ یداللہ کہہ رہا ہے۔

رحمتِ عالم کے دستِ پاک میں ہے دستِ شیخ
جائے کیوں خالی بھلا آکر کوئی دربار میں
ہو گئی صائم مجھے معراجِ اُلفت کی نصیب
یار کا سودا ہے سر میں سر ہے پائے یار میں

حضرت گرامی! جس شخص کو شیخ کامل کی نسبت حاصل ہو جائے دَرحقیقت وہ انسان بے حد خوش قسمت ہے اور یہ بات بھی ہے کہ شیخِ کامل آج کل کے دَور میں قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتے ہیں لیکن جن کی راہنمائی آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیں اُن کی تو پھر بات ہی نرالی ہے۔

حضرات گرامی! حضرت شیخ بدرالدّین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ چاہتے تھے کہ اُنہیں شیخ کامل ملیں جن سے وابستہ ہو کر روحانیت کی منازل طے کریں۔

اِسی اضطراب میں زندگی بسر ہو رہی تھی۔

اِس سوچ میں گم رہتے تھے۔

یہ خیال آتا کہ ساٹھ سال سے اوپر عمر ہو گئی۔

اَب ایسی شخصیت مل جائے کہ جس کے ہاتھوں میں ہاتھ دوں

ایک رات بدرالدّین سوتے ہیں اور قسمت جاگ اُٹھتی ہے۔

خواب میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔

سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ایک کم عمر نوجوان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اے بدرالدّین ہم قطب الدّین نامی اس نوجوان کو تمہارا مرشد بنا رہے ہیں آنکھ کھلی بدرالدّین گھر سے رُخصت ہوتے ہی اپنے والدِ گرامی کی دست بوسی کرتے ہیں اور اجازت طلب کرتے ہیں باپ نے

نمناک آنکھوں سے بیٹے کو رخصت کیا۔

آپ دیہات وقصبات میں قطب الدّین کو تلاش کرتے ہیں لیکن ناکامی رہی دہلی میں آپ نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی آپ اپنے داماد کے پاس گئے کہا بیٹے تُم جانتے ہو میں نے ابھی بیعت نہیں کی میں قطب الدّین صاحب کا مرید ہونے آیا ہوں۔

لیکن تلاش کے باوجود مُجھے نہیں ملے داماد نے کہا ابّا جان اگر خواجہ قُطب الدّین آپ کے سامنے آجائیں تو آپ پہچان لیں گے آپ نے فرمایا بیٹا اُن کی صُورت مُبارک میری نگاہوں میں بسی ہوئی ہے میں کیوں نہیں پہچانوں گا۔

داماد نے کہا! آپ کی عُمر اس وقت سترہ سال ہے لیکن جس قُطب الدّین کو میں نے دیکھا ہے وہ تو بمشکل سترہ سال کا ہوگا آپ اِتنے بزرگ کر نوجوان کے مرید بنیں گے؟

آپ نے کہا! مُجھے سرکار نے اُن کا مرید بنایا ہے تُم مُجھے اُن کے پاس سے چلو جب حضرت خواجہ قُطب الدّین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ اقدس میں قُطب الدّین کا چہرہ مُبارک جو شیخ بدر الدّین کے چشم ودل میں پہلے ہی موجود تھا جب سامنے آیا تو دل نے یہی کہا

تیرے تے مکھ نوں سمجھ قرآن لیا تیرے ورقاں کعبہ جان لیا

تیری چشم ہے چشمہ زم زم دا تیری زُلف نوں سدرہ جان لیا

جاں ویکھاں تیرا نقش قدم وَ ڈھ جاوے شوق عبادت دا

ہوئی بے تاب جبیں جتھے بس اوتھے ای سجدہ جان لیا

محفلِ سماع ہو رہی تھی حضرت قطب الدّین مسندِ قطبیّت پر جلوہ افروز تھے محفل میں حمید الدّین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے۔

بدر الدّین نے داماد سے کہا بیٹا یہ بزرگ جو ہیں ان کی عمر کیا ہوگی۔

داماد نے کہا! ایک سو سال سے اوپر ہوگی ۔

آپ نے فرمایا! اتنا عمر رسیدہ بھی ان کے سامنے شرف ارادت رکھتا ہوگا؟

بدر الدّین حضرت خواجہ قطب الدّین کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور اُن کے قدموں کو چومتے ہیں عرض کرتے ہیں۔

آقا مجھے بھی حلقۂ ارادت میں داخل فرمائیں حضرت قطب الدّین نے فرمایا بدر الدّین جس رات تم نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تھی ہم نے تو تجھے اُسی وقت مرید کر لیا تھا اور پھر کیا ہوتا ہے بدر الدّین کو رُوحانی منازل طے کرائی جاتی ہے۔

شمع مُرشد دے عشق دی بال دل وچہ روشن ہووے نہ سینہ تے مینوں پھڑ لئیں

نقشہ بنھ کے ویکھ توں پیر والا دل نہ جے مدینہ تے مینوں پھڑ لئیں

وار زند گی یار توں زندگی دا جے نہ آوے قرینہ تے مینوں پھڑ لئیں

صائم ٹھِل پیو مُرشد دے آسرے تے تیرا ڈُبے سفینہ تے مینوں پھڑ لئیں

شاہ لاثانی حضرت پیر سیدّ جماعت علی لاثانی علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مُرید تھا جو گنوار ہے اس کا کام تھا کہ آپ کے رکھّے ہُوئے مال مویشیوں کو چارہ ڈالتا تھا شاہ لاثانی اسے پیار سے نمبر دار کہتے تھے۔

ایک دن شاہِ لاثانیؒ نے بڑی محبت سے نمبر دار سے کہا نمبر دار جی جدوں تُسی فوت ہو جاؤ گے قبر چہ فرشتیاں نے سوال کرن آن گے تے کی جواب دیو گے نمبر دار جو ولیوں کا عاشق تھا۔

نمبر دار جو اللہ کے ولیوں کا عقیدت مند تھا۔

اُس نے کہا! حضور مجُھے سوالوں کے جواب نہیں آتے لیکن جب فرشتے میرے پاس قبر میں آئیں گے تو میں اُن سے کہوں گا اے فرشتیو دھیان کرلو میں شاہِ لاثانی سیدّ جماعت علی شاہ صاحب دیاں مجھاّں نوں پٹھے پوندار ہیاواں شاہ لاثانی مسکرا اُٹھے فرمایا نمبر دار جی تُسی ایہوای کہہ دیو۔

فرشتے تہانوں کجھ نہیں کہن گے نمبر دار نے بھی یہی کہا ہو گا جو حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیا سے نیَن ملار کھے ہیں۔

ثانی دے دربار تے میں وی نظراں لائی بیٹھا
لاثانی دا ہو کے ہاں ہر چیز بھلائی بیٹھا
دل دے ہاں میں ساری مقصد ایتھوں پائی بیٹھا
صائمؔ جد توں پیار ایہدے دی شمع جلائی بیٹھا

اور نمبردار کے جُملوں کو شعر میں یوں بیان فرمایا کہ،

لاثانی سرکار دا سارا ڈیرا اے لاثانی

دِل میرے تے پیار اوہدے دا گھیرا اے لاثانی

لاثانی دے صدقے شعر وی میرا اے لاثانی

تینوں کاہدا خَوف اے صائم تیرا اے لاثانی

حضرات گرامی! اللہ والوں کی بات کمال ہی ہوتی ہے کیونکہ اللہ والے خُود بھی باکمال ہوتے ہیں اور یہ کمال ایسے ہی نہیں ملتے۔

ان کمالات کو حاصل کرنے کے لئے ریاضتیں کرنی پڑتی ہیں۔

اگر کوئی ولی پیدائشی ولی ہو تب بھی اُسے ولایت کا مرتبہ سنبھالنے کے لئے ریاضتیں کرنی پڑتی ہیں۔

☆ اللہ والے ریاضت کرتے ہیں۔

☆ اللہ والے تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔

☆ اللہ والے عبادات میں مشغول ہوتے ہیں۔

☆ اللہ والے حُقوق اللہ پورے کرتے ہیں۔

☆ اللہ والے اِنسانوں کی فلاح میں مصروف ہوتے ہیں۔

☆ اللہ ولاے تزکیہ قلب کرتے ہیں۔

☆ اللہ والے تزکیہ جسد کرتے ہیں۔

☆ اللہ والے تزکیہ چشم کرتے ہیں۔

☆ اللہ والے تزکیۂ نفس کرتے ہیں۔

☆ اللہ والے ہر دم اللہ ھو کا ورد کرتے ہیں۔

☆ اللہ والے اہل اللہ ہوتے ہیں۔

☆ اللہ والے شیطان کے داؤ میں نہیں آتے۔

حضرات گرامی ! ولایت حاصل کرنا آسان نہیں اس کے لئے تصوّف کی بتائی ہوئی راہوں پر چلنا پڑتا ہے اس کے لئے ترک دنیا کرنا پڑتا ہے۔

☆ اس کے لئے دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا ہوتی ہے۔

☆ اس کے لئے آشنائی ہوتی ہے تو رحمان سے۔

☆ نا آشنائی ہوتی ہے شیطان سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے ذِکر کی لذّت سے۔

☆ نا آشنائی ہوتی ہے دُنیا کی لذّت سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے مقامِ وُحدت سے۔

☆ نا آشنائی ہوتی ہے نا سُوتی طاغُوت سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے منزلِ لاہُوت سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے مقامِ جبرُوت سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے نورِ حجبہ ملکُوت سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے سرّ العالمین سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے عین سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے یقین وعین الیقین وحق الیقین سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے سرِ دلبراں سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے اسرار ورموز وحقائق سے۔

عزیزان گرامی! اس میں وہ کمال ہے اس میں وہ مزہ ہے اس میں وہ لُطف ہے جسے جو بیان نہیں ہوسکتا مگر اس کے لئے اپنے من کی مَیں ختم کرنی پڑتی ہے اس کے لئے محبوب کی فنائیت اختیار کرنا پڑتی ہے تب کہیں جا کے منزل فنا فی اللہ ہوتی جو فنا ہو جائے اللہ تعالیٰ اُسے بقا عطا فرما دیتا ہے اُس کو حیاتِ سرمدی نصیب ہو جاتی ہے۔ محترم ثنا خوان رسول نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد منقبت پیش کی جس میں وجد کا ذکر تھا۔

وجد کا مقام

حضرات محترم! وجد کہتے ہیں پانے کو۔ تو جب اللہ مل جائے تو انسان کی کیا کیفیت ہوگی؟ اُس کیفیت کو وجد کہتے ہیں، وجد وہ حالت ہے جسے بے خودی کہا جاتا ہے۔

☆ وجد وہ حالت ہے جسے استغراق کہا جاتا ہے۔

☆ وجد میں انسان اپنے آپ میں نہیں ہوتا۔

☆ حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ "طبقات صوفیا

''کے صفحہ نمبر ۳۰۹ پر لکھتے ہیں !

☆ وجد والوں کی اَرواح لطیف اور خوشبو ہیں۔

☆ وَجد والوں کا کلام مُردہ دِلوں کو زندہ کرتا ہے۔

☆ وَجد والوں کی باتیں عقل بڑھاتی ہیں۔

اہلِ وجد سے اِبتدائی حجاب اُٹھ جاتے ہیں۔

وَجد کے دو مقامات ہیں۔

﴿۱﴾ دیکھنے والا، ﴿۲﴾ مشاہدہ کرنے والا

جسے دیکھا جائے

وجود انتہاء ہے وجد کی کیونکہ وَجد وارد کرتا ہے اور وَجد بندے کے اِستغراق کو واجب کرتا ہے۔

عزیزانِ گرامی ! وجد میں انسان اپنے آپ میں نہیں ہوتا، وجد میں انسان ہوش میں نہیں ہوتا۔ اللہ والوں کی حیاتِ مُقدّسہ کا مطالعہ کریں کہ محافل سماع میں جب اُن پر وجدانی کیفیّت طاری ہوتی تو اُن کی ظاہری حالت کیا ہوتی۔

وہ اہلِ شریعت جو شریعت اور طریقت میں اِختلاف جانتے ہیں اہلِ طریقت پر فوراً فتویٰ لگا دیتے ہیں لیکن جو عُلمائے اخیار ہیں جن کے سینے علمِ حق کے نُور سے روشن و منور ہیں کبھی اللہ والوں پر فتویٰ بازی نہیں کرتے۔

کیونکہ !

☆اللہ والے   اہل اللہ ہیں۔

☆اللہ والے   اہلِ حق ہیں۔

☆اللہ والے   اللہ کے پیارے ہیں،

☆اللہ والے   اللہ کے بندے ہیں۔

☆اللہ والے   اللہ کے محبوب ہیں۔

ان کی مُختلف حالتوں میں سے کسی بھی حالت پر فتویٰ نہیں لگایا جاسکتا۔ حضرت سیّدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے ہمراہ جارہے ہیں آپ پر ایک دم حالت ایک حالت آئی اور آپ جذب و مستی میں یہ کہنے لگے !

" سُبحَانِی مَا اَعظَمَ شَانِی "

یعنی میں پاک ہوں، میری ذات پاک ہے، میری شان بلند ہے۔

جب مقام حال سے باہر آئے۔

مُریدوں نے کہا ! حضور آپ نے یہ الفاظ کہے ہیں۔

آپ نے فرمایا ! پھر کبھی مجھ سے ایسے کلمات سنو تو مُجھے تلوار سے قتل کردینا کیونکہ یہ الفاظ شریعت کے خلاف ہیں چند دنوں بعد اسی کیفیّت میں آ گئے مریدین نے تلوار ماری مگر تلوار آپ کے جسم سے ہو کر نکل جاتی جیسے تلوار ہوا میں چلائی جاتی ہے۔

جب آپ مقام حال سے باہر تشریف لائے تو غُلاموں نے سارا ماجرا پیش کیا اور کہا ! ہم نے تو تلوار ماری مگر تلوار سے آپ کو کچھ نہ ہوا۔

فرمایا ! اگر مَیں ہوتا تو ضُرور مُجھ پر تلوار اثر کرتی ۔یعنی آپ میں اُس وقت اللہ تعالٰی کے انوار و تجلّیات تھے۔اِسی لئے حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

دُنیا توں وکھرے رنگ اندر اسیں اللہ والے دیکھے نے

☆اور پھر یہ فرماتے ہیں کہ صاحبِ قال ہونا آسان ہے صاحبِ حال ہونا بڑا مشکل ہے۔

☆جو شخص باتیں ہی کرتا جاتا ہے اور صرف باتیں ہی کرتا ہے وہ صاحبِ قال ہے۔

☆جو صرف قرآن پڑھتا ہے وہ صاحبِ قال ہے جو عمل کرتا ہے وہ صاحبِ حال ہے۔

☆جو احادیث صرف پڑھتا ہے وہ صاحبِ قال ہے، جو عمل کرتا ہے وہ صاحبِ حال ہے۔

☆حال کبھی دعوے کرنے سے نہیں ہوتا اِس کیلئے اپنی ذات کو فنا کرنا پڑتا ہے۔

جیبھ نال کریئے بھاویں لکھ دعوے

قال کدی وی حال نہیں ہوسکدا

اِس لئے کہ !

بناں مُرشداں راہ نہیں ہتھ آوندے وارث شاہ دے حُسنِ خیال نوں ویکھ
پیر رُومیؒ تو عشق دے پیچھ نکتے پایا کیویں اِقبال اِقبالؒ نوں ویکھ
نِرا قال زُبان دا فلسفہ اے نکل قال مقال چوں حال نوں ویکھ
کیویں اپنی مستی وچہ مَست پھردا ہِینا نظر دے نال غزال نوں ویکھ

پھر !

جیبھ نال کریئے بھاویں لکھ دعوے
قال کدے وی حال نہیں ہو سکدا

آج لوگ کہتے ہیں ہم صاحبِ حال ہوگئے ہیں حقیقت ہے کہ صاحبِ حال بننے کیلئے تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں اور پھر شکوے کو ختم کرنا ہوتا ہے۔

حال حال ایویں لوکاں پا دِتی رہ کے حال وچہ حال نوں ویکھیا ای نہیں
کِنے چھیک لے کے جاندا وچہ پانی ماہی گیر نے جال نوں ویکھیا ای نہیں

اور !

دعوٰی حُسن پرستی دا کرن والے میں وی کسے دی زُلف دا ڈنگیا ہاں
فرق ایناں ایں تیرا اے یار فانی میرے یار زوال نوں ویکھیا ای نہیں

جس اِنسان کو حالتِ معرفت حاصل ہو جاتی ہے تو اُس کی زندگی تبدیل ہو جاتی ہے اُس کی حالتیں بدل جاتی ہیں۔

☆کبھی وہ حالتِ جذب میں ہوتا ہے۔

☆کبھی وہ حالتِ وجد میں ہوتا ہے۔

☆کبھی وہ حالتِ تجلی میں ہوتا ہے۔

☆کبھی وہ بحرِ وحدت میں ہوتا ہے۔

☆کبھی وہ قُربِ دنیٰ میں ہوتا ہے۔

☆کبھی وہ حالتِ سلوک میں ہوتا ہے۔

☆کبھی وہ حالتِ نُور میں ہوتا ہے۔

☆کبھی وہ حالتِ سُرور میں ہوتا ہے۔

☆کبھی وہ حالتِ اضطراب میں ہوتا ہے۔

☆کبھی وہ حالتِ ہجر میں ہوتا ہے۔

☆کبھی وہ حالتِ وصل میں ہوتا ہے۔

☆کبھی وہ حالتِ جلال میں ہوتا ہے۔

☆کبھی وہ حالتِ جمال میں ہوتا ہے۔

کبھی وہ ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ برف سے بھی سرد ہوتا ہے اور آتش سے زیادہ بھی گرم حالت میں ہوتا ہے، ان حالتوں کے انداز بھی مختلف ہوتے ہیں کبھی نماز سے فُرصت نہیں ہوتی ہوتا چھ چھ ماہ کی نماز اور کبھی رقص ختم نہیں ہوتا اور مہینوں رقص چلتا ہے اور ان کے رقص کرنے کا انداز بھی عجیب وغریب ہوتا۔

☆کبھی یہ رقص زمین پر ہوتا ہے کبھی فضا میں ہوتا ہے۔

☆کبھی یہ رقص سیدھے سے ہوتا ہے کبھی اُلٹے ہوتا۔

کبھی یہ رقص پتھروں پر ہوتا ہے کبھی دریا کے پانی کے اُوپر ہوتا ہے

☆کبھی یہ رقص آگ میں ہوتا ہے کبھی یہ تختہ دار پر بھی ہوتا ہے۔

وڑ کے پنجہ وِچہ عشق نے رقص کیتا چڑھ کے دار تے نچیا تے عشق نچیا

نچیا عشق تلوار دی دھار اُتے نوکِ خار تے نچیا تے عشق نچیا

بُلّھے شاہ طوائف بھیس کر کے دربار تے نچیا تے عشق نچیا

صائمؔ حُسن دی جت کران بدلے اپنی ہار تے نچیا تے عشق نچیا

جب قلندر رقص کرتا ہے تو ساری کائنات ہمراہ رقص کرتی ہے۔

رقص کے قلندر تے نال اوہدے

ہر شے آل دوالے دی ناچ کردی

پھر وہ کیا کہتا ہے کہ !

ساقیءِ عشق عجب جام پلایا ہم کو

مست کر کے سرِ بازار نچایا ہم کو

رقص کرے قلندر تے نال اوہدے ہر شے آل دوالے دی ناچ کردی

مِل کے خون تھیں ناچ نچا دیندی مے تھیں آپ پیالے دی ناچ کردی

نچدے اُنگلاں اُتّے کمزور بندے بُڈھی جیویں اُدھالے دی ناچ کردی

صائمؔ ملے وجدان تے اِک جیسی رُوح گورے تے کالے دی ناچ کردی

تے جنہاں سِراں وچہ ہون اَسرار ربّی

اللہ تعالیٰ کے اسرار جنہیں حاصل ہو جائیں وہ قُدِّس سرّہ ہوتے ہیں جن پر اسرارِ ربی عیاں ہو جاتے ہیں۔

جنہاں سِراں وچہ ہون اَسرار ربّی پیندے اوہ تلوار دی دَھار تے نچ
خُوشی آوے تے گھول کے پی جاویں لٹیا جاوے آرام قرار تے نچ
نچ یار دی ہر اِک رضا اُتّے اوہدے غُصّے تے اوہدے پیار تے نچ
نچنا ہووے تے صائمؔ منصُورؔ ورگے خاطر یار دی لَیندے نے دار تے نچ

عزیزانِ گرامی ! بات کرتا ہوں۔

جب اِنسان منزل لاہُوت تک پہنچ جائے، جب اِنسان قطرہ بن کر بحرِ وحدت میں مل جائے تو اُس سے کچھ اوجھل نہیں رہتا۔ حقیقت و معرفت کے پردے اُس کیلئے آشکار ہو جاتے ہیں پھر اُس کی نظر ایسی ہوتی ہے، حضرت علامہ صائمؔ چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے رُباعی لکھ کر حدِ کمال کر دی آپ فرماتے ہیں !

ویکھے کُل آفاق نُوں نظر جہدی اپنے اندر تے اندر تک چلی جاوے
قطرہ سُمیں اوہ بحر شمار ہُندی جہڑی بُوند سمندر تک چلی جاوے
قِسمت باجھ نہ ملے حیات صائمؔ نُر کے آپ سکندر تک چلی جاوے
ہر شَے نچ پیندی مستی جیس ویلے صائمؔ رقصِ قلندر تک چلی جاوے

وسیلہ اور نسبت

جب وہ چہرہ دکھائی دیتا ہے
عشق سجدہ دِکھائی دیتا ہے
کیا اِدھر سے حضور گذرے ہیں
چاند سایہ دکھائی دیتا ہے
سنگِ اسود کو اِس لئے چُوموں

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حجرِ اسود کے پاس کھڑے ہیں جب اُسے بوسہ دینے لگے تو آپ کا عشق و جذبہ جوش میں آیا آپ نے حجرِ اُسود کو مخاطب کر کے فرمایا۔

اَے حجرِ اسود میں اس لئے نہیں چُوم رہا کہ تو شان والا ہے۔
میں تُجھے اس لئے بوسہ نہیں دے رہا کہ تو جنت سے آیا ہے۔
میں تُجھے اس لئے نہیں چُوم رہا کہ تُجھے جبریل لے کر آئے تھے۔
بلکہ اس لئے چُوم رہا ہوں کہ تُجھ کو میرے آقا نے چُوما ہے۔

سنگِ اَسود کو اِس لئے چُو موں
اُن کا بوسہ دِکھا ئی دیتا ہے
سارا قُرآن ب سے س تلک
اُن کا خطبہ دکھائی دیتا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں تین سو چونتیس ۳۳۴ مرتبہ اپنے محبوب کو قل کہ کر مخاطب کیا کہ اے محبوب آپ فرمادیں اے رسول آپ ان لوگوں سے فرمادیں حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ خود بھی اِنسانوں کو مخاطب کر سکتا تھا لیکن اُس نے اِنسانوں سے کلام کیا تو اپنے محبوب کے وسیلہ سے جو لوگ وسیلہ کے منکر ہیں اُنہیں چاہیے کہ قُرآن پاک سے قُل والی آیات نکال دیں کیونکہ ان میں بھی وسیلہ ہے عزیزانِ گرامی! سارا قُرآن ہی وسیلہ سے مِلا ہے بلکہ بغیر وسیلہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ بھی نہیں ملتا۔

اللہ کا تعارف رسول اللہ نے کروایا ہے بتائیں یہ وسیلہ نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے۔

☆ رحمان ملا تو وسیلے سے

☆ قُرآن ملا تو وسیلے سے

☆ رمضان ملا تو وسیلے سے

☆ اسلام ملا تو وسیلے سے

☆ ایقان ملا تو وسیلے سے

☆ ایمان ملا تو وسیلے سے

☆ نماز میں درود وسیلہ ہے

حج میں صفا ومروہ حجرِ اسود مقام ابراہیم سب وسیلہ ہیں اگر اللہ والوں کی قبروں پر جانا شرک ہے تو ان لوگوں کو چاہیے کہ حج کرنے مکّہ میں نہ جایا

کریں کیونکہ حطیم میں تین سو انبیاء کی قبریں ہیں اگر اَنبیاء کی تعظیم شرک ہے تو مقامِ ابراہیم پر نہ جایا کریں اگر ولیوں کا تبرک حرام ہے تو آبِ زم زم نہ پیا کریں آبِ زَم زَم بھی تبرک ہے بلکہ آبِ زم زم کو اس قدر تعظیم سے پیتے ہیں کہ کھڑے ہو کر تعظیم سے اُسے پیتے ہیں ارے اگر آبِ زَم زَم کی تعظیم کرنا جائز ہے تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم کرنا ناجائز ہے؟

مِل نہیں سکتا خدا اُن کا وسیلہ چھوڑ کر
غیر ممکن ہے کہ چڑھیئے چھت پہ زینہ چھوڑ کر

ارے یہاں بھی وسیلہ ہی کام آتا ہے اور قیامت کے دِن بھی آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وسیلہ ہی کام آئے گا۔

☆ قبر میں بھی اُن کا وسیلہ

☆ برزخ میں اُن کا وسیلہ

☆ حشر میں اُن کا وسیلہ

☆ پُل صراط میں اُن کا وسیلہ

☆ حوضِ کوثر اُن کا وسیلہ

☆ میزان پر اُن کا وسیلہ

جنّت میں اُن کے وسیلے سے ہی جا سکتے ہیں اگر کوئی شخص کہے میں اُن کا وسیلہ نہیں مانتا تو اُسے بلا وسیلہ کہاں بھیجا جائے گا؟ جہنّم میں۔ جنت ملے گی تو وسیلے سے ہاں البتہ جہنّم میں انسان بغیر وسیلہ کے جا سکتا ہے تو جو

لوگ وسیلے کے منکر ہیں وہ ہیں غور فکر کر لیں کہ کدھر جانا ہے۔

عزیزان گرامی! ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم ایمان والے ہیں۔

☆ ہمارے پاس ولیوں کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس غوثوں کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس اللہ والوں کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس صحابہ کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس آئمہ کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس اہلِ بیت اطہار کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس سادات کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس نیکیوں کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس انبیاء کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ ہے۔

ایس گلّ نوں سدا توں یاد رکھیں
بانجھ ہوئی وسیلے نجات کوئی نہیں
اوہدے منہ چوں ربّ پیا بولدا اے
وِدھ اوس دی بات توں بات کوئی نئیں
عالم وچہ وسیلہ سرکار دا اے
کملی والے توں اچی تے ذات کوئی نئیں

درود پڑھ کے حیدر دعا منگیں

ودھ درود توں ہور سوغات کوئی نہیں

عزیزان گرامی! دُرود پاک بھی وسیلہ ہے حضور فرماتے ہیں کوئی بھی نیک کام کرنے سے پہلے مجھ پر دُرود پاک پڑھا کرو اور ایک حدیث میں فرمایا کہ وہ دُعا عرش تک نہیں پہنچتی جس دُعا سے پہلے مجھ پر درود پاک نہ بھیجا جائے۔

حضرت علامہ صائم چشتی نے کمال شعر تحریر فرمایا۔

لکھ رب اَگّے ترلے لوے کوئی ہُندا غور پر اوسے دُعا اُتّے

پہلاں منگن توں پڑھیا درود صائم ہووے جھدے اندر مصطفیٰ اُتّے

تمام لوگ درود پاک پیش کریں الصّلوٰۃُ وَالسّلامُ علیکَ یا رسُول اللہ اور درودوں کے ترانے بارگاہ احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پیش کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں مُحترم جناب محمد حبیب قادری عطّاری صاحب۔

میخانہ

حضرات گرامی!

ایک رباعی پیش کرتا ہوں۔

چشتی مے دی مستی کوئی کی دسّے

اوہو دسے گا جنوں پلائی جاندی

علی علی علی چشتی تاں کر دے
نجف وچہ اے یارو بنائی جاندی
ایہہ تے مثل شراب طہور دی اے
حوض کوثر دے ساقی توں پائی جاندی
حیدرؑ مل جاوے تینوں اک قطرہ
اوہدے کول اے دوڑی خدائی جاندی

حضرات گرامی! آستانے درحقیقت میخانے ہیں کہ وہ میخانے ہیں جہاں سے عشق رسول کی مے حاصل ہوتی ہے یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے محبت ملتی ہے۔

☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے پیار ملتا ہے۔
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے اُلفت ملتی ہے۔
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے طہارت حاصل ہوتی ہے۔
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے تزکیہ نفس ہوتا ہے۔
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے رحمتیں اور برکتیں حاصل ہوتی ہیں
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے سوز و گداز ملتا ہے۔
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے وجدان حاصل ہوتا ہے۔
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے تالیفِ قلبی ہوتی ہے۔
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے طہارتِ قلبی ہوتی ہے۔

☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے چین وقرار ملتا ہے۔

☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے فیض سرکار ملتا ہے۔

☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے رُوحانیت کی منازل کا پتہ ملتا ہے

☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے عاشقوں کو عشق کی دولت حاصل ہوتی ہے۔

حضرات گرامی! سلسلۂ طریقت کوئی بھی ہو سب ہمارے ہیں۔

☆ سلسلہ چشتیہ بھی ہمارا ہے۔

☆ سلسلۂ قادریہ بھی ہمارا ہے۔

☆ سلسلۂ نقشبندیہ بھی ہمارا ہے۔

☆ سلسلۂ سہروردیہ بھی ہمارا ہے۔

ان سلاسل کے میخانے دیکھئے۔

☆ ایک میخانہ اجمیر شریف ہے۔

☆ ایک میخانہ کلیئر شریف ہے۔

☆ ایک میخانہ بغداد شریف ہے۔

☆ ایک میخانہ دہلی میں ہے۔

☆ ایک میخانہ پاکپتن شریف میں ہے۔

☆ ایک میخانہ سُلطان باھو کا ہے۔

☆ ایک میخانہ سرہند میں ہے۔

☆ایک میخانہ گولڑہ شریف میں ہے۔

☆ایک میخانہ سیال شریف میں ہے۔

☆ایک میخانہ لاہور میں ہے۔

☆ایک میخانہ فیصل آباد میں ہے۔

☆ایک میخانہ شرقپور شریف میں ہے۔

☆ایک میخانہ چورہ شریف میں ہے۔

☆ایک میخانہ علی پور شریف میں ہے۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نقشبندیہ علی پور سیداں کے میخانے کی بات کرتے ہیں۔

اج ہے عرس لاثانی دا آ وَ رندو بھر بھر کے عِرفان دے جام پی لئو
جتنی پی سکو رج رج پی لئو بناں مُلوں اج خاص تے عام پی لئو
کوئی وقت دی قید نئیں مے نوشو بھاویں صُبح پی لئو بھاویں شام پی لئو
گھٹنے ٹیک کے ادب دے نال سارے اِتّھے تھاں آزاد غلام پی لئو
روز روز نئیں ایہو جہیا وقت اَوندا مِلدا اے وقت مقدّر دے نال ایسا
روز حشر تیک جہڑا مست کر دے ساقی کدی مل دا با کمال ایسا

اور پھر فرماتے ہیں !

بلا جھجک میخانے دے وچہ آ وَ کھُلّی مے اج پیا ورتا ئے ثانی
مستی عشق و محبت دی چاہڑ کے ہوش وخِرَدی ہوش اُڈا ئے ثانی

نظراں میل کے فرش دے باسیاں نوں عرش اعظم دی سیر کرائے ثانی
ہر اک رند دی طلب نوں کرے پورا کسے تائیں نہ خالی پرتائے ثانی
جو وی منگو گے ملے گا قسم ربّ دی در سید لا ثانی تے گھاٹ کوئی نئیں
سِر دے پیر بناؤ تے قدم پُٹّو منزل ساہمنے جے مِلی واٹ کوئی نہیں

حضرات گرامی ! حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ مے کدۂ نقشبندیہ کی مے کی بات کرتے ہیں اور اِس شراب کا تعارُف یوں کرواتے ہیں۔

ایہہ شراب کوئی ایسی شراب ناہیں پیندی لبھ ہے جیہڑی بازار دے وچ
ایہہ ہے اوہ شراب تیار جیہڑی ابو بکر نے کیتی سی غار دے وچ

بڑا چِر رہئی فقر دی پُٹھ چڑھدی ایہنوں خانہ حیدر کرّار دے وچہ
رنگ خُونِ محبّت دا فیر چڑھیا ایہنوں کربلا دے لالہ زار دے وچہ

قطرہ قطرہ نچوڑ کے خُون اپنا ایہہ شبیّر نے سُرخ بنائی ہوئی اے
ایہہ نہ سمجھنا مِلدی اے مُفت مُلّی تے ایہہ پچھوں وی مُفت ای آئی ہوئی اے

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اس مے کی قیمت بیان کرتے ہیں کہ !

اِک اِک چھٹ ایہدی اَیڈی قیمتی اے جسدا مل ایہہ دونویں جہان گھٹ اے
بناں قیمت توں پیا ورتا ئے جمڑا لبھدا ایہو جیا پیر مغان گھٹ اے
ملدی مل تے کدی نہ لے سکدوں تیری ہستی دا سارا سامان گھٹ اے
واجاں مار کے آپ پلائے ساقی ہندا وقت ایسا مہربان گھٹ اے
ایہہ ہے اوہ شراب نایاب جمڑی رو رو غاراں دے وچہ بنائی گئی اے
ایسے ای مے چوں سٹ کے ایک قطرہ حوض کوثر دی قیمت ودھائی گئی اے

ایس مے نوں بابا فریدؒ پی کے
پاکپتن نوں عطا سی شان کیتی
ملی مے جد حضرت نظامؒ تائیں
خسروؒ آپ توں جان قربان کیتی

ایسے ای مے دیاں مستیاں فیر مڑ کے دھماں چورے شریف چہ پا چھڈیاں
انت انت دی گیا صدا دیندا ساقی بونداں دو جنہوں چکھا چھڈیاں
پھسیاں ہویاں گناہواں دے بھنور اندر لکھاں بیڑیاں بنے لگا چھڈیاں
مڑ کے ڈیوٹیاں مے ورتان خاطر سید سخی لاثانی دیاں لا چھڈیاں
تے ہن اَن ملی ثانی ونڈ دا اے جس دے نال دی ہور شراب کوئی نمیں
ھٹ وی جنوں نصیب ہوگئی اوہدا حشر نوں ہوناں حساب کوئی نمیں

حضرات گرامی!

عاشق کبھی عشق میں الٹ پھیر نہیں کرتا جناب محمد جمیل چشتی عاشق کو سبق دیتے ہیں کہ۔

سچے پیار دے وچہ نہ مار ڈنڈی پورا تول وچ رہ پُورا ناپ وچہ رہ
ویکھی ایویں بے سرا نہ ہو بیٹھیں بھنگڑا پونا تے ڈھول دی تھاپ وچہ رہ
جدوں پیتی اے ایویں نہ پارولا عزت چاہنا تے اپنے آپ وچہ رہ
جے توں ساقی توں فیض جمیل لیناں سُچے نگ وانگوں جڑیا چھاپ وچہ رہ

کیونکہ!

ساقی اوہنوں میخانے چوں کڈ دیندا شوخا بن کے جہڑا وی شور کردا
ساقی آپ پلاوے تے مزا اوندا منگواں نشہ طبیعت نوں بور کردا
کچے رند دی جام تے نظر ہندی پکا ساقی دے چہرے تے غور کردا
وٹ دا پی کے چپ جمیل جہڑا ساقی کرم اس تے سنیاں ہور کردا

جو لوگ چاہتے ہیں کہ ساقی ہم پر کرم فرمائے وہ اپنے آپ کو ساقی کے تصور میں گم کر دیں کیونکہ!

لبھ جاندے نے دونویں جہان اوہنوں اپنے آپ نوں کر جو گم لیندا
اوہو عشق دیاں منزلاں طے کردا ہستی کر جہڑا گم صُم لیندا
نشہ اوس دا لہندا نہیں حشر تیکر مٹی جہڑا میخانے دی چُم لیندا
اوہدے گرد جمیل ہر چیز گُھم دی جہڑا گرد میخانے دے گھم لیندا

حضرات گرامی!

میخانے کا ادب واحترام کرنا رند کا فرض عین ہوتا ہے۔

کیونکہ میخانے کا ادب کرنے والے کو ہی شراب عشق ملتی ہے

جناب جمیل چشتی کہتے ہیں۔

جہڑا رِند میخانے دا اَدب کردا ہتھ اوسے دا جام تک پہنچ جاندا

اوہنوں ساقی تھیں مِلن دا اِذن مِلدا جہڑا اوہدے غُلام تک پہنچ جاندا

پی کے جہڑا وی عجز تھیں جذب کردا اوہو رند اِنعام تک پہنچ جاندا

کردا ہستی نوں پست جمیل جہڑا اوہو اعلیٰ مُقام تک پہنچ جاندا

اور جو لوگ اپنی ہستی کو نہیں مٹاتے ان کے بارے میں رباعی ہے کہ

میں نوں اوہناں نے بھلا کی مارناں ایں پی کے مَیں دے جام جو جام ہو گئے

جہڑے ساقی دی رَمز نہ سمجھ سکے اوہو وچ میخانے بد نام ہو گئے

اوہناں کرنی غُلامی کی یار دی اے اپنے نفس دے جہڑے غلام ہو گئے

جہاں ساقی دے قدم جمیل چُمّے اوہو رنداں دے رِند اِمام ہو گئے

سب سے بڑے میخانے کی بات کرتا ہوں کہ !

کُھلیا وِچ مدینے دے میخانہ ایتھوں داتا تے خواجہ فرید پیتی

نشہ اوہناں دا لہندا نہیں حشر تیکر جہاں گھول کے پاک توحید پیتی

جے توں پینی توحید دی مے پی لے اوہ ناں پیویں جو شمرِ یزید پیتی

اوہ توں پی لے جمیل شبیر جہڑی ہو کے کربل دے وچ شہید پیتی

کہدے نال میں تیری مثال دیواں جد کے بنی نئیں تیری مثال ساقی
تینوں چھڈ کے غیراں دے دَر جاواں میری کدوں اے اَینی مجال ساقی
لا کے چند تے جان نُوں نام تیرے عُمر بُوہے تے دیاں گا گال ساقی
کردے کرم جمیلؔ دے حال اُتے تُویہوں جاناں ایں دِلاں دے حال ساقی

جناں عشق رسول دی مے پیتی
صائمؔ چشتی دا اوہناں چ نام اوندا

کیونکہ !

پاک آل رسول دے در اُتوں صائمؔ چشتی سرکار نے رجّ پیتی
رکھ کے نبی دی آل دی حُبّ سینے کملی والے دے کرم تھیں سج پیتی
سیّد زادیاں دے دستِ پاک چُم کے نال شوق دے صائمؔ نے بھجّ پیتی
مے پاک جمیلؔ اے پاک در دی
کر کے مُرشد دے در تے حجّ کیتی

جنہاں عشق رسول دی مے پیتی صائمؔ چشتی دا اوہناں چ نام اوندا
صائمؔ چشتی جہے عاشقاں صادقاں لئی طیبہ پاک وچوں پاک جام اوندا
پہلے پیندا پلوندا فِر دُوجیاں نُوں سچے رِند تے اَیسا مقام اوندا
مِلدا عشق دا جام جمیلؔ اوہنوں
بوہے صائمؔ دے جیہڑا غُلام اوندا

رنداں رکھیا میخانہ ہے نام جس دا
میرے ساقی دی مست جئی اکھ اے اوہ
لوگ جنہوں میخانہ جیہا آکھدے نے
مینوں دیندا سمندر جئی دکھ اے اوہ
کیتا ساقی نے میرے تے کرم جیہڑا
سارے جگ نالوں کیتا وکھ اے اوہ
دتا ساقی نے جام جمیل جیہڑا
اکو جام مینوں سوا لکھ اے اوہ

وصال کی رات

☆ آئی رات وصال دی یا رب ہن سورج چڑھن نہ دیویں
آج کی رات بڑی دیر کے بعد آئی ہے۔
☆ آئی رات وصال دی یارب ہن سورج چڑھن نہ دیویں
محمد مصطفیٰ دے نور دی جلوہ نمائی اے
سنو مستانیو دیدار والی رات آئی اے
☆ آئی رات وصال دی یارب ہن سورج چڑھن نہ دیویں
اج جیہڑا اوہدا سوالی اے
اوہدی بھر نی جھولی خالی اے

ایہہ رات بڑی کمالی اے
اِس رات دی شان نرالی اے
ایہہ رات مِلاپاں والی اے

☆ آئی رات وصال دی یا ربّ ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں
میں جان دے کے وی دل دا اوہ جانی روک لواں
میں رات خُوشیاں دی سوہنی سہانی روک لواں

یہ شبِ وصال ہے

☆ آئی رات وصال دی یارَبّ ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں
ہر طرف ہے بارش خُوشیاں دی ہر پاسے نُور نظارے نے
اس رات چہ نُور اوہ آیا اے جس نُور دے سب چمکارے نے

☆ آئی رات وصال دی یارَبّ ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں
رہے جاگتے رات بھر ہم مسلسل
مگر لَیلَۃُ القدر پھر بھی نہ دیکھی
فضاؤں کی مہک بتلا رہی ہے
مرا محبوب پیارا آرہا ہے

☆ آئی رات وصال دی یارَبّ ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں
صائم اُن کے وصل خاص کی
ہے گھڑی مِلی ابھی ابھی

☆ آئی رات وصال دی یارب ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

سب انبیاء دے قائد و سالار آ گئے
مالک دے سارے مُلک دے مختار آ گئے
اِک دم جو ساری بزم وِچّہ پھیلی اے رُوشنی
محسوس ہُندا رات اِس سرکار آ گئے

☆ آئی رات وصال دی یارب ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

ہویا سال اُڈیکاں کردیاں اَج ماہی کرم کمایا
دید ہے اَج ماہی دی ہونی ویلا وصل دا آیا

☆ آئی رات وصال دی یارب ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

عرش پر دُھوم ہے فرش پر دُھوم ہے
پھر یہ آئے گی شب کِس کو معلوم ہے
اِس طرف نُور ہے اُس طرف نُور ہے
سارا عالم مسرّت سے معمُور ہے
اَبرِ رحمت ہیں محفل پہ چھائے ہُوئے
خُود محمدؐ ہیں تشریف لائے ہُوئے

☆ آئی رات وصال دی یارب ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

تُو بھی صائم ذرا ہو جا نغمہ سرا
نُورِ رَبّ العُلیٰ آ گیا آ گیا

شہرِ یارِ زمن مَظہرِ ذُو المِنَن

زینتِ ہر چمن رَونقِ انجمن

حُسن کامِل ہُوا گُلِستان کِھل اُٹھا

مُوجبِ کُن فکاں سیّدِ اِنس و جاں

سرورِ انبیاء مظہرِ کبریا

دِید دینے کو آج آگئے مُصطفیٰ

حُسن مَسرور ہے عِشق مخمور ہے

ہر طرف نُور ہے ہر نَظر طُور ہے

نُور ہی نُور ہے کیف ہی کیف ہے

حُسن خُود جلوہ گر آج کی رات ہے

☆ آئی رات وصال دی یارب ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

آئی رات وصال دی مولا اس رات دی بات نہ مُکّے

☆ آئی رات وصال دی یارَبّ ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

رُخ محبوب دا تکدے رہیے تک تک وقت لنگھایئے

اج دی رات پیاری اندر وصل حبیب دا پایئے

☆ آئی رات وصال دی یارَب ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

حضرات گرامی! آج کی رات وصل کی گھڑیوں کی رات ہے اس پیاری رات کی ایک ایک گھڑی سے فیض یاب ہونے کے لئے اور

پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی بات سننے کے لئے میں دعوت نعت دیتا ہوں ایسے ثنا خوان رسول کو کہ جن کی آواز کا اعجاز ایسا ہے کہ یہ آواز ثنائے محبوب کے لئے وقف ہے تو دعوت نعت دیتا ہوں جناب قمر حسین قمر آف ہارون آباد کو کہ تشریف لائیں اور بارگاہ رحمۃ اللعالمین میں قصیدۂ نور پیش کریں۔

حضرت ابو طالبؓ

نبی پاک دا سچا پیار سوہنا سوہنے نبی دی جان ایں ابو طالبؓ
اوہدا ذکر اے دِل نوں سرور دیندا دِل دا میرے دَرمان ایں ابو طالبؓ
عاشق اوہنوں نیں سدا سلام کردے سچّے عشق دی شان ایں ابو طالبؓ
سوہنے نبی توں سوہنا فدا ہویا حیدرؑ جان ایمان ایں ابو طالبؓ

اِسی لیے تو ہم کہتے ہیں کہ !

ابو طالبؓ سرکار دی شان اعلیٰ
جہناں نبی توں کیتے جہان صدقے
نبی پاک دے چاچے توں سدا کریئے
اپنا مال قُربان تے جان صدقے
وفاداری دی ایسی مثال دِتی
کِیتا نبی توں علیؑ ذیشان صدقے

حیدرؔ مُلّاں ایمان دی گلّ کردا

ابو طالبؓ توں ساڈے ایمان صدقے

مرکز مہرو وفا ابو طالبؓ

والدِ مرتضٰی ابو طالبؓ

عزیزانِ گرامی قدر ! حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثناء خوانِ اوّل ہیں۔

☆حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ وصی حضرت عبدالمطلب ہیں۔

☆حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ مُحبّ و محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

☆حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے چچا ہیں۔

☆حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ شیرِ خدا حضرت علی المرتضٰیؓ کے والدِ گرامی ہیں۔

☆حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ موحدِ صادق ہیں۔

☆حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ عارف باللہ ہیں۔

☆حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں۔

☆حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ ولی اللہ ہیں۔

☆حضرت سیّدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کفیلِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

☆حضرت سیّدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ وکیلِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

☆حضرت سیّدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ پیکرِ تقویٰ وطہارت ہیں۔

☆حضرت سیّدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ مُجسمہء شرافت ہیں۔

☆حضرت سیّدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ اہل ایمان کے سردار ہیں اور تمام ایمان والے آپ سے محبّت کرتے ہیں کیونکہ آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبّت کرنے کا ڈھنگ اہلِ ایمان کو بتایا اور سرکار سے محبّت کرنا قُرآن واحادیث سے ثابت ہے اور حضور کی محبّت کے بغیر اِیمان مکمل نہیں ہوسکتا تو عزیزانِ گرامی قدر اِس محبّت کا سچّا ثبوت دیتے ہوئے اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور بُلند آواز سے دُرود پاک کا ہدیہ پیش کیجئے!

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِی یَارَسُول اللّٰہ

لکھّاں دُرود اُس تے لکھّاں سلام اُس تے
جِس شہنشاہ نُوں دِتّی نبیاں نے وی سلامی
ہر دم دُرود پڑھدا اللہ! نبی تے صائم
اللہ دی مُصطفٰے تے صلوٰت ہے دوامی

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

اللہ دی مصطفٰے تے صلوٰت ہے دوامی

آپ سب بھی بلند آواز سے بارگاہِ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں صلوٰۃ پیش کریں !

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

ایک خُوبصورت خمسہ

حضرت علامہ صائم چشتی شاعر بے مثال ہیں۔

حضرت علامہ صائم چشتی کا لکھا ہوا ہر کلام ہی بے مثل ہوتا ہے۔

ان کی لکھی ہوئی نعتیں اور ان کا کلام شاعروں کی بھی راہنمائی کرتا

ہے اور اُنہیں منزلِ علم وادب مہیا کرتا ہے آپ کا ایک نہایت ہی خوبصورت

کلام پیش کرتا ہوں فرماتے ہیں۔

قیامت آئے گی سُورج کے انگاروں کے جُھرمٹ میں

حدیث پاک ہے کہ سُورج بالکل زمین کے قریب ہو جائے گا جب

سُورج اتنا قریب ہوگا تو زمین بھی انگارہ بن جائے گی۔

قیامت آئے گی سُورج کے انگاروں کے جُھرمٹ میں

نظر ہر اک کی کھو جائے گی نظاروں کے جُھرمٹ میں

نبی سارے ہی ہونگے اپنے افکاروں کے جُھرمٹ میں
غرض ہوگا جہاں محشر کے آزاروں کے جُھرمٹ میں
مُحمد مُصطفیٰ ہوں گے گُنہگاروں کے جُھرمٹ میں

اور !

رسائی فکرِ واعظ کی بہشتوں کی فضا تک ہے
خرد کی اِنتہا گو یاجنُوں کی اِبتدا تک ہے
رسائی ابنِ مریمؑ کی فقط چوتھے سماء تک ہے
بنا جبریل بھی ساتھی مقامِ مُنتہیٰ تک ہے
مُحمدؐ عرش پر پہنچے ہیں انواروں کے جُھرمٹ میں
جگہ حُجرہ ہے زاہد کی ملیں گے رند میخانے
گلُوں کی ہمنشیں بُلبل شمع کے گرد پروانے
رہِ محبوب میں اکثر مِلا کرتے ہیں دیوانے
سُنا ہے شاہوں کے ہوتے ہیں شاہوں سے ہی یارانے

مگر مولا علی! کون علی !

☆ تاجدارِ ہل اتیٰ علی

☆ شاہِ دوسرا علی

☆ محبوبِ محبوبِ خدا علی

☆ ابُوتُراب علی

☆شہرِ علم کے باب علی

☆ناطق قرآن علی

☆حامیِ رحمان علی

☆سیدو سُلطان علی

☆اشرف وذیشان علی

☆ابوطالب کے دِلدار علی

☆مومنین کے سردار علی

سُنا ہے شاہوں کے ہوتے ہیں شاہوں سے ہی یارانے
مگر مولا علی ملتے ہیں ناداروں کے جھرمٹ میں

عزیزانِ گرامی قدر! ہر شخص چاہتا ہے مجھے اللہ کا قُرب حاصل ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے کیا کیا آزمائشیں پُوری کرنی پڑتی ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

مِلے تھے آگ کے شُعلوں میں خالق کو خلیل اللہ
مِلے تھے زیرِ خنجر حضرتِ حقّ کو ذبیح اللہ
مِلے تھے وادیٔ سینا کی چوٹی پر کلیم اللہ
مِلے چرخِ چہارم پر تھے مانا اُس کو رُوح اللہ
ملے شبّیر لیکن حقّ کو تلواروں کے جُھرمٹ میں

عزیزانِ گرامی قدر! ایک جُھرمٹ وہ بھی ہے کہ آقا اپنے صحابہ

کے جھرمٹ میں جلوہ گر ہیں وہ منظر کیسا ہوگا؟

وہ منظر پیارا منظر ہوگا۔

وہ منظر نہایت دلآویز منظر ہوگا جب خُود رسول العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے پیاروں کے جُھرمٹ میں ہوں گے اِس منظر کو حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ مقطع میں بیان کرتے ہیں کہ وہ ایسا منظر ہے۔

خُوشا صلِّ عَلیٰ ہَر سُو ترانے حُوروں نے گائے
فرشتے آسماں سے یہ نظارا دیکھنے آئے
بُتوں کو آ گیا لرزہ قدَم شیطاں کے تھرّائے
ہُوا مدّھم قمر صائمؔ سِتارے سارے شرمائے
مُحمّدؐ مُصطفیٰ کو دیکھ کر یاروں کے جُھرمٹ میں

اسی لئے آپ فرماتے ہیں !

کر سکو گے کس طرح اُن سے صحابہؓ کو جُدا
گِرد مدنی چاند کے تاروں کا ہالہ چاہیئے

ہوا مدّھم قمر صائم ستارے سارے شرمائے
مُحمّدؐ مصطفیٰ کو دیکھ کر یاروں کے جُھرمٹ میں

اب وقت بھی ایسا ہے کہ میں اب محسوس کر رہا ہوں کہ اب ایک کے سامنے اُس ثناخوان رسول کو پیش کروں کہ جن کی محبّت میں میرا اور آپ سب

کے دل ڈوبے ہوئے ہیں تو تشریف لاتے ہیں ساہیوال سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مہمان ثنا خوان رسول واجب الاحترام جناب قاری محمد شاہد صاحب شاہد صاحب جن آواز میں ریلز ہونے والا ہر کیسٹ لاکھوں کی تعداد میں سیل ہوا جناب قاری شاہد محمود صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایسی آواز عطا فرمائی ہے جو سُننے والوں پر بے حد اثر کرتی ہے یہی وجہ کہ آپ مقبول عام ثنا خوان ہیں ان کا تعارف ان الفاظ میں کرواتا ہوا ان کو دعوت دوں گا کہ قاری شاہد محمود قاریِ قُرآن بھی ہیں اور نبیِ کریم کے ثنا خوان بھی ہیں۔

قاری شاہد محمود غُلامِ محبوب رحمان بھی ہیں اور خادم شبیرِ یزدان بھی۔

☆ قاری قاری محمود سراپا وجدان بھی ہیں اور ذوق کا سامان بھی۔

☆ قاری شاہد محمود سوز کی بُرہان بھی ہیں اور گُداز کا درمان بھی۔

تشریف لاتے ہیں محترم جناب قاری شاہد محمود قادری صاحب،

سیّدہ زینب علیہا السلام

حضرت سیدہ زینب علیہا السلام مولائے کائنات کی صاحبزادی ہیں سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی لخت جگر ہیں آپ نے جس طرح اپنے بھائی حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ اِمتحانِ کربلا دِیا اس کی مثال نہیں ملتی۔

حضرت امام حُسین عَلَیۃِ السَّلَام کا اِمتحان تو کربلا کے مَیدان میں ختم وہ

گیا لیکن سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کا امتحان تب بھی جاری رہا اور جب تک آپ کی ظاہری حیات مبارکہ رہی آپ پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی آزمائش آئی اور آپ اس پر ساری حیاتِ مُبارکہ استقامت پر رہیں۔

حضرت سیّدہ زینب بنتِ فَاطِمۃ الزَّہرا سلام اللہ علیہا ہیں۔

حضرت سیّدہ زینب پیکرِ صبر واستقلال ہیں۔

حضرت سیّدہ زینب آلِ رسول الثقلین ہیں۔

حضرت سیّدہ زینب نُورِ نُورِ چشم رحمۃ للعالمین ہیں۔

حضرت سیّدہ زینب حضرت ابو طالب کے گھر کی بہار ہیں۔

حضرت سیّدہ زینب اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں۔

حضرت سیّدہ زینب وارثِ سیّدۃ النساء ہیں۔

اِک رَاہِ حقّ میں صَد ہا مصُیبت قبُول کی
زینب کو مِل رہی ہے وراثت بتُول کی

حضرات گرامی غور فرمائیں سیّدہ زینب علیہا السلام کے حوصلہ کا کہ کیا امتحان تھا کبھی عون ومحمد کو بھیجا تو کبھی اپنی گود کے پالے بھتیجے علی اکبر کو میدان کربلا میں بھیجنے کا حوصلہ تھا تو فقط ثانی زہرا حضرت سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا کا تھا اور پھر اپنے بھائی امام وقت حضرت امام حُسین علیہ السّلام کی لاش مبارک کا پہرا دینا کس کے بس کی بات تھی لیکن یہ بات بھی حقیقت ہے کہ جب امام عالی مقام شہید ہوئے تو سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا کے دل پر کیا

گذری ہو گی۔

تک وِیرن دے لاشے تائیں تڑپ گئی ہمشیرہ

سیّدہ روتی ہیں اور اِمام عالی مقام کی لاش مُبارک کو مخاطب کر کے کہتی ہیں !

اِک تے گلّ اخیری کر لے بھَین لُٹی دِیا ویرا
بھَین غریب دیاں اَج سدھراں مُکیاں میریا ویرا

عزیزانِ گرامی !

سُن کے غم شبیّر دا اتھرو وگن جیویں پرنالہ
اِنج سَن تیر سیّد دے تَن تے جیویں چمن دے گِردے ہالہ
جو سی ازلی حصّہ صابر اوہ پی لیا سُرخ پیالہ
زینب ویر توں وِچھڑی جیویں کوئی بھَین نہ وِچھڑے شالہ

حضرات گرامی ! سیّدہ فاطمۃ الزّہرا سلام اللہ علیہا کی صاحبزادی کی پرورش اُس ماں نے کی تھی کہ جن سے بہتر عورت کوئی جہان میں نہیں ہے بلکہ !

کی پاکیزگی جس سے حُوروں نے حاصل ہے عصمت سراپا مُحمّد کی بیٹی
ہے بلقیس و مریم سے بھی شان والی وہ ذِی شان زُہرا مُحمّد کی بیٹی

سبحان اللہ !

تو جب پرورش کرنے والی جناب زہرا سلام اللہ علیہا ہوں تو بیٹی بھی

پھر سیّدہ زینب علیہا السلام ہی ہونا تھیں آپ نے ایسا امتحان دیا جس کی مثال کوئی مورخ پیش نہیں کرسکتا۔ ایسی بہن کہ ایسی بہن کسی کی نہیں ہے اگر بھائی حُسین ہے تو بہن بھی زینب ہے۔

کھّل کے مقتل دے وَلّ دونویں لختِ جگر
کہیا زَینب نے ربّا ہے تیری نظر
میری محنت دا اَج مینوں مِلیا ثَمر
میری اَولاد وِیراں دے کمّ آ گئی

کربلا کی ہر ہر گھڑی امتحان میں گذر رہی ہے بیٹوں کی قربانی پر تو سیّدہ نے آنسو بھی نہیں بہائے لیکن وہ علی اکبر جو شبیہہِ رسول تھے جنہیں سیّدہ زینب نے گود میں پالا تھا جن کی اِجازت امام عالی مقام نے اجازت تو زینب سے مشروط کررکھی تھی جب علی اکبر علیہ السّلام کی لاش مُبارک خیمے میں آئی تو سیّدہ زینب نے کیسا امتحان دیا ہوگا۔ امام عالی مقام اپنے جوان صاحبزادے کا لاشہ مبارک لیکر خیمے میں آئے اور فرمایا !

لے اکبر دا لاشہ سیّد جد خیمے وَلّ آیا
تڑپ پئے اُسمان سی سارے ملکاں ہوش ونجایا
بھَین زَینب نُوں آکے صابر سیّد نے فرمایا
بھَیناں لُٹ لیا ای تیرا کوفیاں کُل سرمایا

جب خود امامِ عالی مقام روانہ ہوتے ہیں !

زینب نوں مل اخیری جس دم حُسین چلّیا
رو رو کے کہیا زینب ہُن دل دا چَین چلّیا
روئے زمین صاتّم اسمان رو رہے نے
زہرا دے نُور پارے قُربان ہو رہے نے

تیراں دی زد تے ناطق قرآن آ گیا اے

حضرت سیّدنا امام حسین علیہ السلام

عزیزانِ گرامی! محرّم الحرام سے لے کر ذوالحج تک تمام مہینے حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہیں جو لوگ ذکرِ حُسین کو صرف مُحرّم الحرام کے مہینے تک محدود رکھتے ہیں اُیسے لوگ ناانصافی کرتے ہیں۔

☆ ذکرِ حُسین سارا سال ہی کرنا چاہئیے۔

☆ ذکرِ حُسین برکتوں رحمتوں رفعتوں عظمتوں والا ذکر ہے۔

☆ ذکرِ حسین غموں سے نجات دیتا ہے۔

☆ ذکرِ حسین عبادت ہے۔

☆ ذکر حسین سُنّتِ رسول ہے۔

☆ ذکر حسین نجات کا وسیلہ ہے اور نجات حاصل صرف ایک مہینے میں ہی ضروری نہیں بلکہ سارا سال ہی حاصل کرنی چاہئیے۔

امام عالی مقام کا غَم دراصل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غَم ہے

اور یہ غم یہ جو سارا ہی عاشقانِ رسول کے غموں کو دور کرتا ہے۔

آجاندا جدوں صائم شبّیر دا غم دِل وچہ
جاندا اے بھرے سارے درداں دی دوا کر کے

کیا غم کبھی کبھار آتا ہے؟ اس کا جواب بھی
حضرت علاّمہ صائم چشتی ایک شعر میں دیتے ہیں کہ غمِ حسین کسی
ایک دن کے لئے نہیں آتا غم حسین ایک مہینے کے لئے نہیں آتا بلکہ،

دِلاں وچہ تازہ غم رہندا اے سارا سال کربل دا
قلم دا سینہ پھٹ جاندا لِکھے جد حال کربل دا

آج بھی تاریخ کے اوراق ذکرِ حسین سے چمک رہے ہیں۔

وچ تاریخ دے چمکن اج تک بن کے اوہ تنویراں
خون دے نال جو لِکھیاں سیّد کربل وچ تحریراں
دین لئی نیزے برچھیاں جھلّے نازک نرم سریراں
ویکھے ظُلم سیّد تے صائم تڑپ گئیاں تقدیراں

خُدا جانے کی راز ہے۔ ایہہ خُدا دا
کہ ہے واقعہ عجَب کرب و بلادا

ہر پاسے ونڈ دا نور گیا ظُلمات دا سینہ چیر گیا

لنگھ جھڑیاں جھڑیاں راہواں توں زہرا دا بدر منیر گیا

شبیرؑ دے لُوں لُوں وچہ صائم قرآن اِنج رَچیا ہو یا سی

سر نیزے چڑھیا ہو یا وی قرآن دی کر تفسیر گیا

کون حسین؟ ناطق قرآن حسین

☆سیدّ وذیشان حسین

☆اسلام کی بُرہان حسین

☆ہم سب کا اِیمان حسین

☆کربلا کے سُلطان حسین

☆اہلِ وفا میں پہلے اِمام حسین یعنی کربلا والوں میں

☆اہل جنّت کے دُوسرے سردار حُسین۔ پہلے امام حسن

☆آئمہ کرام میں تیسرے حسین۔ پہلے علی دوسرے حسن

☆محبوبانِ رسول میں چوتھے حسین پہلے فاطمہ دوسرے علی تیسرے حسن،

☆اہل کسا میں پانچویں حسین پہلے رسول دوسری بی بی پاک تیسرے علی چوتھے حسن،

عزیزانِ گرامی! کون ہے جو امام حسین علیہ السلام کی شان و عظمت کما حقہ بیان کرنے کا دعویٰ کر سکے؟ ارے جن پر درود بھیجے بغیر اللہ تعالیٰ کی عبادت مکمل نہیں ہوتی اُن کی عظمت کو سوچنے والا کوئی ذہن نہیں ہو

سکتا۔

حقیقت ہے کہ،

☆حُسین بے مثال ہے۔

☆حُسین لجپال ہے

☆حُسین ہماری ڈھال ہے۔

☆حُسین باجمال ہے

☆حُسین باکمال ہے

☆حُسین میرا دین ہے۔

☆نبوّت کا نگین ہے۔

☆حُسین دُرِ ثمین ہے۔

اے حسین ابن حیدر اے سِبطِ نبی دینِ حق کو بچانا ترا کام ہے
ڈُوبنے کو سفینہ تھا اسلام کا پار اُسکو لگانا تیرا کام ہے
جس جگہ بھی ترا خُونِ اقدس گرا پُھول کِھلتے گئے گُلستاں بن گیا
دشتِ کربل کی جلتی ہوئی ریت کو رشکِ جنّت بنانا تیرا کام ہے
لاکھوں حافظ بھی ہیں پاک قرآن کے لاکھوں قاری بھی دُنیا میں آئے مگر
سر کو سجدے میں کٹوا کے نیزے پہ پھر پڑھ کے قرآں سُنانا تیرا کام ہے
تیر بیٹے کی گردن سے کھینچا تھا جب کس بلندی پہ ہوگا ترا حوصلہ
ڈال کر مَوت کی آنکھ میں آنکھ کو یُوں شہا مُسکرانا تیرا کام ہے

ہم پہ اِحسان کتنا ہے آقا تیرا اپنا سب کُچھ لٹایا ہمارے لئے

اپنے بچّوں کو پیاسے ہی کر کے وِداع ہم کو کوثر پلا نا تیرا کام ہے

میرا دامن تو خالی ہے اعمال سے پاس کُچھ بھی نہیں تیرے غم کے سوا

حشر کے روز صائم خطا کار کو لے کے جنّت میں جانا تیرا کام ہے

تاجدارِ کر بلا اَے شہسوارِ کر بلا

کر دیا فِردوس تُو نے ریگ زارِ کر بلا

تیرے اشکوں کی سلامی کو ستارے آ گئے

سیّد السّادات عابداشکبارِ کر بلا

اَے حُسین ابنِ علی اَے دِلفگار کر بلا

تُجھ کو دیتے ہیں سلا می آسماں والے سبھی

شان اَرفع ہے تیری کِتنی دیارِ کربلا

روز و شب جاری ہے صائم اشکباری یہ تری

تیرا رو نا کب تھمے گا بیقرارِ کربلا

عزیزان گرامی ! غمِ حُسین میں آنکھوں سے بہنے والا ہر آنسو

مغفرت ونجات کا ٹکٹ ہے اگر ہم رسول وآلِ رسول سے سچّی محبّت رکھیں تو

یقیناً ہماری نجات ہوجائے گی۔

کیونکہ حُسین محبوب رسول بھی ہیں اور محبوبِ خُدا بھی ہیں حسین

شہیدوں کے سردار بھی ہیں اور جنّت کے نوجوانوں کے سردار بھی ہیں اور یہ بھی خوشخبری ہے کہ جنّت میں کوئی شخص بُوڑھا نہیں ہوگا تمام نوجوان ہوں گے۔

ایک صاحب کہنے لگے جناب ایک بات بتائیں سب جنّت میں تمام نوجوان ہی ہوں گے تو یقیناً حضرت علی بھی نوجوان ہوں گے میں نے کہا ہاں کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی جوان ہوں گے تو اُن کا مرتبہ کیا ہوگا جبکہ نوجوانوں کے سردار تو امام حُسین ہیں تو میں نے کہا اے کم فہم غور کر! حسین علیہ السّلام جنت کے سردار ہیں اور علی المرتضٰی وہاں جنت کے سردار کے والد گرامی ہیں جناب رسول اللہ مالک جنّت ہیں جنہوں نے جنت کی سرداری امام حُسین علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کو عطا فرمائی ہے اس لئے ان کے درجے میں حُسین علیہ السلام کے سردار ہونے سے کوئی کمی واقع نہیں ہوسکتی،

تو بارگاہِ امامت میں سلام پیش کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں جناب سائیں محمد رفیق چشتی قلندری صاحب۔

حضرات گرامی! امام حُسین علیہ السلام شہداء کے بھی سردار ہیں اور صابرین کے بھی امام ہیں حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

کنڈھ عزم دی صبر دا بحر ڈُوہنگا پیکر سخی سیدّ اِستقلال دا اے

کربل وچہ جو آیا ظہور اندر راز خاص رَبِّ ذُوالجلال دا اے

بُجھن لگی سی شمع اِسلام والی خُون پا کے مُڑ کے بال دا اے
لوکی وقت زوال دا سمجھ بیٹھے سیّد آکھیا وقت وصال دا اے
پیشی وقت دربار وچہ پیش ہو کے ربِّ عالم نُوں لاشاں وکھال دا اے
منگیا صِلہ کہ نانے دی بخش اُمّت کیڈا حوصلہ علی دے لال دا اے

یزید کا کفر

حضرات گرامی!

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "جان بہار" میں ایک نعتیہ قصیدے میں بارگاہِ سرورِ کونین میں اِستغاثہ پیش کرتے ہیں اور آپ سے التجاء کرتے ہیں

حضور رحم کہ سُنّی بھی خارجی ہو کر
ملے ہیں جاتے تسلسُل سے بے لگاموں میں

عزیزانِ گرامی!

آج بعض سنی کہلوانے والے یزید کے حامی بنے ہوئے ہیں بلکہ معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ وہ یزید جس کو امیر المومنین کہنے والے شخص کو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کوڑوں کی سزا دی تھی اُس یزید لعین کے بارے میں نرم گوشہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ اور لوگوں کو یہ بتایا جا رہا ہے کہ کربلا میں امام

عالی مقام اوران کی آل پر ظلم وستم اوران کی شہادتوں میں یزید شامل نہیں تھا اوراس کا کوئی قصور نہ تھا۔

یزید نا صرف بے گُناہ تھا بلکہ اچّھے کردار کا مالک تھا۔

عزیزانِ گرامی!

اگر یزید اچّھا ہوتا تو اِمام احمد بن حنبل کبھی اُس پر کُفر کا فتویٰ صادر نہ فرماتے اگر یزید اچّھا ہوتا تو اس کے حامی کو حضرت عُمر بن عبدالعزیز کوڑے نہ لگواتے۔ اگر یزید اچّھا ہوتا تو چودّہ سو سال کے عُلمائے اَخیار اولیائے کبار کبھی یزید پر لعنت کو جائز نہ سمجھتے۔

واقعہ کربلا سے یزید کو بری الذّمہ قرار دینے والے اگر تاریخ کا مُطالعہ کریں تو یزید کے بارے میں کبھی نرم گوشہ نہ رکھیں۔ واقعۂ کربلا کے علاوہ واقعات حرّہ اور کعبۃ اللہ پر چڑھائی کرنا اِتنے بڑے جرائم ہیں جو یزید لعین اوراس کی فوج کو کافر قرار دینے کے لئے کافی ہیں۔

یزید مُحرّمات سے زنا کرنے والا تھا۔

یزید اعلانیہ شراب نوشی کرتا تھا۔

یزید اسلام کا باغی تھا۔

یزید رسول اللہ کا دُشمن تھا۔

یزید قرآن کو تبدیل کرنا چاہتا تھا۔

جو لوگ یزید کو اچّھا جانتے ہیں لازماً ان کے سینے میں بُغضِ رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

حضرات گرامی! آج مجھے کہنے دیجئے یہ تبلیغ ہے یہ میرا حق ہے یہ محبتِ اسلام کا تقاضا ہے کہ میں کہوں یزید خبیث ہے۔

یزید لعین ہے۔

یزید کفر کی علامت ہے۔

یزید بے ایمان اور خارجی تھا۔

یزید ظالم اور لعنتی تھا۔

یزید صرف کافر نہیں تھا بلکہ خبیث ترین کافر تھا۔

یزید ان لوگوں کی فہرست میں شامل ہے جو اللہ کے باغی ہیں۔ جو اللہ کے دین کے باغی ہیں اسی لئے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

موسیٰ و فرعون و شبیرؓ یزید
ایں دو قوت از حیات آمد پدید

جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں فرعون آیا۔

جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں نمرود آیا۔

جیسے حضرت صالح علیہ السلام کے بارے میں ان کی قوم آئی۔

جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں یہود آئے۔

جیسے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں ابوجہل آیا جیسے حق کے مقابلے میں باطل آیا ویسے ہی حق و باطل کی جنگ

ہوئی اور حضرت امام حسین علیہ السّلام کے مقابلے میں یزید لعین آیا یزید کے سیارہ کارناموں میں واقعۂ حرہ کو معمولی واقعہ نہیں ہے اس کی تفصیل جذب القلوب اور خلاصۃ الوفا میں موجود ہے۔

عزیزانِ گرامی ! یزید تو ایسا کمینہ اور خبیث اِنسان تھا جسے انسان کہنا بھی انسانیّت کی توہین ہے۔

حضرات گرامی ! یزید کا مقصد اِسلام کو ختم کرنا تھا مگر امام عالی مقام نے اُس کا مقصد فیل کر دیا اور امام اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ مقصدِ حُسین علیہ السلام بیان فرماتے ہیں۔

☆ یزید کا مقصد اِسلام کو مٹانا تھا۔

☆ حُسین کا مقصد اسلام کو بچانا تھا۔

☆ یزید کا مقصد تھا شریعت کی حدوں کو توڑا جائے۔

☆ حُسین کا مقصد تھا نفاذِ اِسلام کی تکمیل ہو جائے۔

☆ یزید کا مقصد تھا حکومت کی بالادستی قائم کی جائے۔

☆ حُسین کا مقصد تھا شریعت کی بالادستی قائم رہے۔

☆ یزید کا کا مقصد تھا حُرمتِ قُرآن کو نیلام کیا جائے۔

☆ حُسین کا مقصد تھا قُرآن کا اِحترام کیا جائے۔

☆ یزید کا مقصد تھا حقِ خُودارادیّت چھین لیا جائے۔

☆ حُسین کا مقصد تھا حقِ خُودارادیّت کا تحفظ لیا جائے۔

☆ یزید کا مقصد تھا حسین حق کی آواز روک لے۔

☆ حُسین کا مقصد تھا حق کا بول بالا ہو جائے۔

☆ یزید کا مقصد تھا حُسین میری غیر اسلامی حکومت تسلیم کرے۔

☆ حُسین کا مقصد تھا اسلام میں کُفر کو خلط مَلط نہ ہونے دیا جائے

☆ یزید چاہتا تھا حُسین نے میری ہاں میں ہاں ملائی تو میری بات بن جائے۔

☆ امام حُسین کا مقصد تھا اگر ایسا ہوا تو اِسلام کی بات بگڑ جائے گی۔

☆ یزید چاہتا تھا جبر و تشدّد کی حکومت ہو۔

☆ امام حُسین چاہتے تھے کہ انصاف کی حکومت ہو۔

☆ یزید کا مقصد تھا کہ جسموں پر حکومت کی جائے۔

☆ امام حُسین کا مقصد تھا رُوحوں پر حکومت کرنا۔

☆ یزید شَیطان کی طرف شَیطان تھا۔

☆ امام حسین کی طرف رحمان تھا۔

شاعر سردار حسین سردار یزید بے دین کے حامیوں کے بارے کہتے ہیں کہ !

اج توں تیرہ سو سال دے بعد مُڑ کے حامی اُٹھے یزید مکّار دے نے
کہندے سپے یزیدی حقّ اُتے دشمنی دین دے جھکھاں پئے ماردے نے
جھڑا آکھے یزید تے ہمیں کافر کرو منصفی اوہدا ایمان کی اے

پاس کرے یزید دا جو مُلاں اوہدی بخشش دا دسّو اِمکان کی اے
اوس مُلاّں نُوں ست سلام میرا جِہدا ووٹ یزید لعین دے ول
اکھاں سامنے حق نُوں ویکھ کے تے جُھکی جاندا اے ظالم بے دین دے وَل
کوئی شک نہیں اوس دے کُفر اندر جہڑا کُفر نُوں کُفر پکاردا نہیں
کافر کافر یزید پلید کافر نکتہ غلط ایہہ شاعر سردار دا نہیں
کافر کافر یزید پلید کافر نکتہ غلط ایہہ شاعر سردار دا نہیں

اور حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں !

سِدھی گل میں تے کرنی جاں دا ہاں
لمی چوڑی تمہید توں ڈر اوندا
جس وِچ ہووے نہ ٹھوس دلیل کوئی
مینوں ایسی تردید توں ڈر اوندا
غلطی اُتے حُسین یزید حق تے
آکھن والے یزید توں ڈر اوندا
جس وچ ہووے توہینِ حُسین صائم
مینوں ایسی توحید توں ڈر اوندا

راز کربل دا عقل بے کھول سکدی پیدا کدی نہ رُوح یزید ہُندی
سودے ہُندے نہ جنّت دے تے نال سراں دے جنّت خرید ہُندی

حضرات گرامی ! یزید بلاشبہ کافر ہے اس کے بارے میں شک کرنا جرمِ عظیم ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے سکوت کیا ہے بالکل جھوٹ بولتے ہیں چنانچہ صاحب کی کسی بھی کتاب سے یزید کے بارے میں سکوت کرنا موجود نہیں ہے جہاں تک یزید کے کفر کی بات ہے تو اس کا اقرارِ کفر موجود ہے جس کے بعد کسی کے بھی سکوت کی گنجائش نہیں ہے البدایہ والنہایہ میں اِمام ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب امام عالی مقام کا سرِ انور اور اہلبیت کے افراد دربارِ یزید میں پہنچے تو یزید لعین نے اِمامِ عالی مقام کے کٹے ہوئے سرِ انور کو سامنے رکھ کر نفرت و حقارت سے چہرۂ انور پر چھڑی ماری اور بڑے غرور اور نخوت کے ساتھ اعلان کیا کہ میں نے اولادِ رسول سے جنگِ بدر کا بدلہ لے لیا ہے۔

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ نمبر ۱۹۴﴾

اِس اقرار کے بعد یزید کے کفر میں کوئی شک نہیں رہ جاتا کیونکہ جنگِ بدر میں حضور کے مقابلے میں کافر تھے اور انہیں کافروں کا بدلہ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لینے کا اقرار یزید لعین کے کافر ہونے پر دلیل ہے جو لوگ آلِ رسول کو ماننے والے ہیں۔

☆ جو لوگ آلِ رسول کے محبّت ہیں۔

☆ جو لوگ قُرآنِ پاک پر عمل پیرا ہیں۔

☆ جو لوگ احادیث رسول کے پیرو ہیں۔

وہ کبھی بھی یزید کے بارے میں اچھی رائے قائم نہیں رکھ سکتے اپنے
عقیدے کو درست رکھیں اور آلِ رسول کی غُلامی کا دَم بھریں بروزِ قیامت یزید
کام نہیں آئے گا بلکہ حضُورِ اقدس کی محبّت اور آلِ رسول کی مودّة کام آئے
گی۔

آقا کی بات

حضرات گرامی !

☆بات ہو رہی ہے تاجدارِ انبیاء کی۔

☆بات ہو رہی ہے زینتِ اَرض وسما کی۔

☆بات ہو رہی ہے محبوبِ کبریا کی۔

☆بات ہو رہی ہے سَرچشمۂ نُورِ خاور کی۔

☆بات ہو رہی ہے مالکِ زُمزم وکوثر کی۔

☆بات ہو رہی ہے سراجِ مُنوّر کی۔

☆بات ہو رہی ہے مالکِ ماہ واختر کی۔

☆بات ہو رہی ہے خَیرالبشر کی۔

☆بات ہو رہی ہے سیّد وسَرور کی۔

☆بات ہو رہی ہے خلق کے رہبر کی۔

☆بات ہو رہی ہے ساقیٔ کوثر کی۔

☆بات ہو رہی ہے رَبّ کے پیَمبر کی۔

☆بات ہو رہی ہے اَنبیاء کے افسر کی۔

☆بات ہو رہی ہے عبداللہ کے دِلبر کی۔

☆بات ہو رہی ہے اعلیٰ وافخر کی۔

☆ بات ہو رہی ہے بدرِ منّور کی۔

☆ بات ہو رہی ہے رسولِ ابرار کی۔

☆ بات ہو رہی ہے احمد مُختار کی۔

☆ بات ہو رہی ہے حبیب کردگار کی۔

☆ بات ہو رہی ہے اُمّت کے غمخوار کی۔

☆ بات ہو رہی ہے حضُور کے کمال کی۔

☆ بات ہو رہی ہے آقا کے جلال کی۔

☆ بات ہو رہی ہے مدنی کے جمال کی۔

☆ بات ہو رہی ہے مولیٰ کی آل کی۔

☆ بات ہو رہی ہے بے مثل و بے مثال کی۔

☆ بات ہو رہی ہے ہمارے لجپال کی۔

☆ بات ہو رہی ہے کعبۂ ایمان کی۔

☆ بات ہو رہی ہے نبیوں کے سُلطان کی۔

☆ بات ہو رہی ہے ربّ کی بُرہان کی۔

☆ بات ہو رہی ہے سیّدِ وذیشان کی۔

☆ بات ہو رہی ہے کُلّی غیب دان کی۔

☆ بات ہو رہی ہے اخترِ تابان کی۔

☆ بات ہو رہی ہے مالکِ جنان کی۔

☆بات ہو رہی ہے خاصۂ خاصان کی۔

☆بات ہو رہی ہے ہم سب کے مولیٰ کی۔

☆بات ہو رہی ہے ہم سب کے آقا کی۔

☆بات ہو رہی ہے نبیوں کے دُولہا کی۔

☆بات ہو رہی ہے جہان کے داتا کی۔

☆بات ہو رہی ہے اعلیٰ واَولیٰ کی۔

☆بات ہو رہی ہے ملجا وماویٰ کی۔

☆بات ہو رہی ہے شفاعتِ مُصطفٰے کی۔

☆بات ہو رہی ہے محبّتِ مُصطفٰے کی۔

☆بات ہو رہی ہے اطاعتِ مُصطفٰے کی۔

☆بات ہو رہی ہے رسالتِ مُصطفٰے کی۔

☆بات ہو رہی ہے اُن کی طہارت کی۔

☆بات ہو رہی ہے اُن کی عظمت کی۔

☆بات ہو رہی ہے اُن کی رفعت کی۔

☆بات ہو رہی ہے اُن سیادت کی۔

☆بات ہو رہی ہے اُن کے مدینے کی۔

☆بات ہو رہی ہے اُن کے پسینے کی۔

☆بات ہو رہی ہے اُن کے رحم کی۔

☆ بات ہو رہی ہے اُن کے کرم کی۔

میرے آقا کرم کی بات ہے
سامنے سب کے وہی اِک ذات ہے

حضراتِ گرامی ! جب آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بات ہو تو اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس بات کرنے والے پر راضی ہو جاتی ہے۔

جب محمدؐ کی بات ہوتی ہے
خُوش خُدا کی بھی ذات ہوتی ہے
اُن کے کہنے سے دِن نکلتا ہے
اُن کے صدقے سے رات ہوتی ہے

سرکار کے صحابہ

حضرات گرامی ! حضرت سیدنا محمد مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیارے صحابہ سارے ہی شان و عظمت کے حامل ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہم سرکار کے سارے غُلاموں کے غُلام ہیں اُن کے تمام صحابہ کرام کے غُلام ہیں ہم سرکار کے صحابہ میں کوئی فرق نہیں رکھتے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے صحابہ کو شان بھی عطا فرمائی ہے اور عظمت بھی عطا فرمائی ہے۔

☆ حضور کے صحابہ محبّت والے ہیں۔

☆حضور کے صحابہ! عقیدت والے ہیں۔

☆حضور کے صحابہ ! عظمت والے ہیں۔

☆حضور کے صحابہ! رحمت والے ہیں۔

☆حضور کے صحابہ! اِنعام والے ہیں۔

☆حضور کے صحابہ! اِکرام والے ہیں۔

☆حضور کے صحابہ! مقام والے ہیں۔

☆حضور کے صحابہ ! حضور کے یار ہیں۔

☆حضور کے صحابہ ! حضور کے جانثار ہیں۔

☆حضور کے صحابہ ہر مشکل وقت میں حضور کے کام آئے حالانکہ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چاہتے تو خُود ہی اپنے اختیاراتِ مُقدّسہ کے اُن مشکلات کو ختم کر دیتے لیکن آپ نے اَیسا نہ کیا اس لئے کہ آپ نے اپنے غُلاموں کو مقام ومُرتبہ عطا فرمانا تھا اس لئے اُن سے خِدمت حاصل کی۔

حضرات گرامی !غور فرمائیں جنہیں بنفسِ نفیس سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل ہوا اُن کی شان کا عالم کیا ہوگا۔

جنہوں نے آفتابِ نبوّت کی شُعاعوں سے فیضِ نُور حاصل کیا اُن کے مقام کا عالم کیا ہوگا۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

صدقے اوہناں توں جہناں نے ویکھیاں نیں عربی چن دِیاں عنبر بار زُلفاں
نالے جہناں دے سامنے ہین ہوئیاں نازل آیتاں اُمّ الکتاب دیاں

کشتی نُوح حضور دی آل ساری اُمّت لئی ذریعۂ نجات دا اے
تارے چمکدے ہین اَصحاب سارے ایہہ بشارتاں نے آنجناب دیاں

نہ کوئی مِثل مُحمّد دی آل دی اے ناں ای مثالِ اصحابِ رسولِ دی اے
حاصل نسبتاں خاص نے دوہاں تائیں مائی آمنہ دے ماہ تاب دیاں

اوہناں جیہا نہیں اُمّت دے وِچ کوئی عظمت شانِ اکرام عظیم والا
نبی پاک بشارتاں دِتّیاں نیں جِنہاں جِنہاں نُوں روزِ حساب دیاں

کیوں ناں وانگ سِتاریاں چمک جاندے بخت نبی دے پاک اصحابیاں دے
جاچاں جِنہاں نے سکھیاں نبی کولوں اہلِ بیت دے اَدب آداب دیاں

صائم حدِ بیان وچ کیویں آوے شان حَسن و حُسین شہزادیاں دی
دِتّیاں رَبّ سرداریاں جنہاں تائیں باغِ جنّت دے اہلِ شباب دیاں

ہم صحابہ کرام کے غلام بھی اور آلِ رسول کے بھی غلام ہیں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ کہتے ہیں !

اہلِ سُنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور

نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

حضرات گرامی ! ہر انسان کے بیان کا انداز مختلف ہوتا ہے طرب احمد صدیقی مسجد نبوی کو مخاطب کرتے ہیں کہ

مسجد نبوی تو ہی بتا کچھ سماں وہ کیسا پیارا ہوگا

صحن میں آقا بیٹھے ہوں گے گرد اصحاب کا حلقہ ہوگا

بزمِ نبوت میں صدّیق بھی فاروق و عثمان و علی بھی

چاروں یار ستارے ہوں گے بیچ میں چاند چمکتا ہوگا

اور حضرت علّامہ صائم چشتی اُن لوگوں کو مخاطب کرتے ہیں جو صحابہ کرام سے دشمنی میں حد سے زیادہ بڑھ چکے ہیں۔

آپ کہتے ہیں کہ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمنو !

کرسکو گے کس طرح اُن سے صحابہ کو جُدا

گرد مدنی چاند کے تاروں کا ہالہ چاہیے

☆ شان میں ارفع ! سارے صحابہ

☆ اعلیٰ و بالا ! سارے صحابہ

☆ اُن کا صدقہ سارے صحابہ

☆ سب کے آقا سارے صحابہ

☆حُسنِ دِل آرا سارے صحابہ

☆نُور اُجالا سارے صحابہ

☆چَین سراپا سارے صحابہ

☆انجمن آرائ سارے صحابہ

☆فَیض کا دریا سارے صحابہ

☆نُور خزانہ سارے صحابہ

☆جانِ تمنّا سارے صحابہ

☆ہم کا وَسیلہ سارے صحابہ

☆ہم کی تمنّا سارے صحابہ

اَصحابِ مُحمّد کی کیا شان نرالی ہے

☆سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو صدیق اکبرؓ بنا دیا۔

☆حضرت عُمر کو فاروق اعظم بنا دیا۔

☆عثمان کو ذوالنُّوَرین بنا دیا۔

☆حبشی کو بلالِ عالی بنا دیا۔

☆فارسی کو اہل اللہ بنا دیا۔

☆خالد کو سیف اللہ بنا دیا۔

☆اَبُودجانہ کو اشجع الشّجاع بنا دیا۔

☆بلال کو موذّن اوّل بنا دیا۔

☆زَید بن حارثہ کو ابن رسول بنا دیا۔

☆حنظلہ کو غسیل الملائکہ بنا دیا۔

☆حمزہ کو سیّد الشہد ا بنا دیا۔

☆سلمان فارسی کو عارِف بِاللہ بنا دیا۔

☆اُبوذَر غفاری کو فنا فی اللہ بنا دیا۔

☆اصحابِ صُفہ کو شان دے دی۔

☆اصحابِ بدر کو مقام دے دیا۔

☆اصحابِ اُحد کو مرتبہ دے دیا۔

☆اصحابِ حُنین کو عظمت دے دی۔

☆اصحابِ رضوان کو رضا دے دی۔

☆اصحابِ مہاجرین کو شفاعت دے دی۔

☆اصحابِ انصار کو رحمت دے دی۔

سب اصحاب حضور دے ہین اعلیٰ
سارے آن والے سارے شان والے

اس لئے کہتا ہوں !

اصحاب محمد کی کیا شان نرالی ہے۔

حضرات گرامی ! ہمارا اصحابہ کے بغیر نہ تو چارا ہے اور نہ ہی گذارا ہے کیونکہ ہر صحابی رحمتوں کا اشارا ہے اور اہلِ سُنّت کا سہارا ہے۔

اصحاب محمد کی کیا شان نرالی ہے

ہر عاشق صادق میں تو رنگ بلالی ہے

تو اب تشریف لاتے ہیں عشقِ کی رسول کی بات کرنے دُنیا پور سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مہمان ثناخوانِ رسول جناب حافظ ظفر اقبال سعیدی صاحب کہ جن کی آواز بے مثل و بے مثال ہے بلکہ باکمال ہے یہ ثناخوانِ پُر جمال حافظ ظفر اقبال ہے تشریف لاتے ہیں چہرے پر نورانیت لئے ہوئے نسبتِ سعیدی سے مالامال حافظ ظفر اقبال سعیدی۔

غریبوں کے آقا فقیروں کے والی

حضرات گرامی ! امیروں سے دوستی ہر کوئی کر لیتا ہے مگر غریبوں اور مُفلسوں ناداروں کے ساتھ نبھانا جدارِ انبیاء کا کام ہے۔

عزیزانِ گرامی !ساری کائنات حضُور کی محتاج ہے۔

ساری کائنات حضُور کی گدا ہے۔

ساری کائنات حضُور کی مانگت ہے۔

ساری کائنات حضُور کی سائل ہے۔

ساری کائنات غریب ہے اور حضُور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے امیر ہیں۔

حضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام سب سے زیادہ دَولت مند ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثِ پاک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی چابیاں مجھے عطا فرمائی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاجدارِ کائنات ہیں لیکن آپ غریبوں سے محبّت فرماتے ہیں۔

آپ فقیروں سے پیار فرماتے ہیں۔

آپ ناداروں سے محبّت فرماتے ہیں۔

آپ مفلسوں سے محبّت فرماتے ہیں۔

سارا جہان آپ کا منگت ہے اور آپ تمام جہان کو بھیک دیتے ہیں۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

منگتا جہان سارا آقا تیری گلی دا

اور ایک جگہ فرماتے ہیں !

تیرے دَر پہ خیرِ کثیر ہے
تیرے دَر کا صائم فقیر ہے
دے بدل تو میرے نصیب کو
ملے بھیک صائمؔ غریب کو

اور اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس سے بھیک طلب کرنے والے کو کس قدر جلدی بھیک ملتی ہے غور کریں۔

منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

اور پھر کہتے ہیں کہ !

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

اور حضرت علامہ صائم چشتی سائل کو بھیک دینے کے لئے سرکار مدینہ کی عطا کی بات بڑے خُوبصورت انداز سے کرتے ہیں کہ۔

دَربارِ مُصطفٰے کی بخشش کا ہے یہ عالم
سائل کو ہیں وہ دیتے اُس کی صدا سے پہلے

اور ایک جگہ اس سے بھی اُوپر کی بات کرتے ہیں !

ایسے سخی کے دَر کے صائم ہیں ہم بھکاری
دیتے ہیں جو گدا کو وہم و گُماں سے پہلے

اور ایک جگہ اپنے مالک و مولٰی کی بات یُوں کرتے ہیں۔

کہ آقا!

صائم تیرا اَزلی بردہ
تُوں مالک تے والی میرا
تُوں رحمت دا نُور خزانہ
تیرا منگتا کُل زمانہ

حضرات گرامی !

☆انسان بھی آقا کے فقیر ہیں۔

☆حیوان بھی آقا کے فقیر ہیں۔

☆جنّات بھی آقا کے فقیر ہیں۔

☆فرشتے بھی آقا کے فقیر ہیں۔

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

زُلف اوہدی وَالیّل پیاری
اکھیاں وِچہ مَازَاغ دی دھاری
موہ لئی خلقت اُس نے ساری
اُس دے منگتے نُوری ناری
اُس دے ہتھ وِچہ کُلّ مُختاری
جگ منگتا اُس دے دَر دا

تو پھر کیوں نہ کہوں !

رَبّ تیرا توں رَبّ دا ماہی
عرش فرش تے تیری شاہی
مَیں گولی تُوں صاحب میرا
بلکہ منگتا سب جگ تیرا

ناصر شاہ کہتے ہیں !

میں فقیر ہاں تیرے شہر دا میرا آسرا کوئی ہور نہیں

حضرات گرامی ! ہم سب کو دربار مصطفےٰ سے ہی خیرات مل رہی ہے اور ہم اُن کے دَر کا صدقہ ہی کھا رہے ہیں ایک دو نہیں سارا عالم اُس نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھکاری ہے۔

داتا دا لنگر جاری اے
کُل عالم اوہدا بھکاری اے
کوئی دَسّے تے سہی اِس دَرتوں
ناں جس نوں ملی خیرات ہووے

اس لئے کہ !

اوہدا دربار شہانہ ایں
تے منگتا کل زمانہ ایں

اور اعلیٰ حضرت سرکار مدینہ کے در سے سوال کرنے اور پھر اس سوال کے جواب میں بھیک ملنے کا ذکر بڑے پیارے انداز میں کرتے ہیں کہ۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

اور ایک جگہ کہتے ہیں !

جب ہم بارگاہِ رسالت میں فقیر بن کر عرض گزار ہوں گے تو ہمارا

طر لو ...کیا ہو گا۔

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت اگر کی ہے
لبَ وَا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک دَر کی ہے

اور مولانا حسَن رضا بریلوی بھی اپنے شعور کی شاعری کے کمال سے سرکار کا اپنے بھکاری سے تعلّق اور محبّت کا ہونا یوں بیان کرتے ہیں کہ۔

آتا ہے فقیروں پہ اُنہیں پیار کچھ ایسا
خُود بھیک دیں اور خُود کہیں منگتے کا بھلا ہو

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ آقا کی خیرات کی بات کرتے ہیں۔

ماں باپ بھی میرے تھے گدا تیرے ہی در کے
میں تیری ہی خیرات کے ٹکڑوں پہ پلا ہوں

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ بھی کمال انداز سے اسی بات کو مزید نکھارتے ہوئے یوں رقم طرز ہوئے کہ!

ہیں عجیب آقا کی عادتیں ہیں عجیب اُن کی سخاوتیں
بھریں پہلے جھولی فقیر کی پھر کہیں کہ مولا بھلا کرے
ہوں غریب صائمؔ تو کیا ہوا مجھے ہے مُحمّد کا آسرا
میں ہوں اُس سخی کا گدا بنا جو طلب سے بڑھ کے عطا کرے

اور سیّد نعیم الدّین مُرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے ہی روانی سے
بھرپُور انداز سے سرکارِ مدینہ کی ثروت کا ذکر کیا !

غریبوں کی حاجت روا کرنے والے
دوعالم کو رحمت عطا کرنے والے
نعیم سیہ کار پر بھی کرم ہو
فقیروں کو دَولت عطا کرنے والے

حضرات گرامی ! سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاقِ مبارک
ایسا ہے کہ آپ نے کبھی اپنے سائل کو نہیں جِھڑکا کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا
فرمان ذیشان ہے۔

وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَر
اے محبوب آپ سائل کو مت جھڑکیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !
یارسول اللہ میں مومن ہوں اور آپ مومنین کے لئے رؤف الرّحیم
ہیں۔

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْم

کہتے ہیں !
مومن ہوں مومنوں پہ روف الرحیم ہو
سائل ہوں سائلوں کو خوشی لَا نُہر کی ہے

حضرات گرامی !

جس جس کو بھی دیکھ لیں سرکار کے در کا گدا ہی نظر آتا ہے۔

صحابہ کرام تو ایک طرف اُن کے منگتوں میں انبیائے کرام بھی شامل ہیں۔

☆یُوسف علیہ السلام کو حُسن ملا تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆مُوسیٰ علیہ السلام کلیم بنے تو اُن کے سوالی بن کر۔

☆سُلیمان علیہ السلام کو بادشاہت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆داؤد علیہ السلام کو نغمہ ترنم ملا تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆عیسیٰ علیہ السلام کو معجزات ملے تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ایوب علیہ السلام کو دولتِ صبر ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆شاہوں کو شاہی ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ولیوں کو کرامت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆اُمّت کو فضیلت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ کعبے کو عزّت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆صدّیق کو صداقت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆فاروق کو عدالت مِلی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆صحابہ کو عظمت مِلی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆اُمت کو شفاعت مِلی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ چاند کو چاندنی ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ سُورج کو روشنی ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ آئمہ کو امامت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ ولیوں کو ولایت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ نبیوں کو نبوّت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ رسولوں کو رسالت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ ہم کو شریعت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ اہل تصوف کو طریقت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ اہلِ بیت کو طہارت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

عزیزانِ گرامی !

☆ ہر انسان آقائے دَر کا سوالی ہے۔

☆ سلامت رہے دَر مرے مُصطفٰے کا زمانے کو خیرات ملتی رہے گی

☆ تو اب اسی دربارِ رسالت میں جو مُصطفٰے کا دربار ہے۔

☆ جو آقا کا دربار ہے۔

☆ جو مولیٰ کا دربار ہے۔

☆ جو داتا کا دربار ہے۔

☆ جو عطا کرنے والے کا آستانہ ہے۔

جو جھولیاں بھرنے والے سلطان کی بارگاہِ طہارت ہیں جہاں سے

سائل کو تمام نعمتیں حاصل ہوتی ہیں اُسی بارگاہ میں ہدیۂ نعت پیش کرنے کے لئے ملک پاکستان کے نامور ثنا خوانِ رسول جن کی آواز کے ہم سب مشتاق ہیں اور اُن کو سُننے کے لئے بے چین ہیں دعوت دیتا ہوں جناب محمد اعظم فریدی صاحب۔

☆اعظم فریدی پاکپتن کی کوئل ہے۔

☆اعظم فریدی سُروں کا بادشاہ ہے۔

☆اعظم فریدی سرکار کا گدا ہے۔

☆اعظم فریدی ثنا خوان رسول ہے۔

☆اعظم فریدی نعت پڑھنی جانتا ہے۔

☆اعظم فریدی ثنا خوانِ پاکستان میں منفرد مقام کا حامل ہے۔
کیونکہ اس کی آنکھوں میں روشنی محبتِ رسول کی شمع ہے۔

☆اس کے دل میں اللہ والوں کی محبّت جمع ہے۔

☆اس کے دل میں فیض اولیاء کی طمع ہے۔

☆یہ ثنا خوان حضور اکرم ہے۔

☆سوز و گداز کا قاسم ہے۔

نام کے لحاظ سے محمد اعظم ہے تشریف لاتے ہیں واجب الاحترام جناب محمد اعظم فریدی صاحب۔

ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ

حضرات گرامی !ایک بڑا ہی خُوبصورت شعر پیش کرتا ہوں اور اس امید کے ساتھ پیش کرتا ہوں کہ جب شعر مری زبان سے نکل کر آپ کے کان اور کانوں کی سماعتوں میں داخل ہونے کے بعد وہ دل میں اُترے تو سب حضرات بلند آواز سے سُبحان اللہ کی صدا لگائیں گے۔

اگر شعر پسند نہ آیا تو سُبحان اللہ مت کیجئے گا اور اگر پسند آیا تو بلند آواز سے کیا کہنا ہے ؟ سُبحان اللہ۔

جج میں آپ کے دِل کو بناؤں گا۔اور اگر شعر بھی پسند آیا اور آپ نے سُبحان اللہ بھی نہ کی تو جان لیجئے گا کہ یہ آپ کی خیانت ہوگی شِعر سناتا ہوں پھر بلند آواز سے کہیے گا سبحان اللہ۔

ہے افضل تے اعلیٰ محمد دا رَوضہ
ہے عرشوں وی بالا محمد دا رَوضہ
جُھکے رہندے سجدے چہ دل عاشقاں دے
ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ

حضرات گرامی !یہ میں نے جوش میں نہیں کہا واقعی حقیقت ہے کہ

ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ

کیونکہ کعبے کو قبلہ بنانے والے اس روضۂ اطہر میں لیٹے ہیں۔

کعبے کو شان دینے والے یہاں ہیں۔

کعبے کو مقام دینے والے یہاں ہیں۔

کعبے کو درجات عطا فرمانے والے یہاں ہیں اس لئے کہتا ہوں۔

ہے کعبے دا کعبہ مُحمّد دا روضہ

اعلیٰ حضرت الشّاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی پکار اُٹھے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا رَوضہ دیکھو

ارے کعبہ تو دیکھ چکے اَب کعبے کا کعبہ دیکھو

ہے کعبے دا کعبہ مُحمّد دا رَوضہ

سرکار کے بام ودر کی یہ شان ہے کہ !

ہوتی ہے خُودبخود جبیں سجدے کو بیقرار

کعبے کا رنگ ڈھنگ ترے بام و دَر میں ہے

تو جب بام وَدر کی یہ شان ہے تو روضہ اطہر کا مقام کیا ہوگا۔

لوگ کعبے نوں تے پیا کعبہ

کردا سجدے سدا مدینے نوں

ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ

عزیزانِ گرامی ! کعبے کو سجدہ کرنے سے اِنسان مُشرک ہو جاتا ہے کیونکہ کعبہ تو ایک سمت ہے اس لئے جب نمازی نماز پڑھتے ہیں تو نیّت میں یہ الفاظ دُہراتے ہیں منہ طرف کعبہ شریف۔

☆شان کعبے کی بھی اعلیٰ ہے، شان طیبہ کی بھی اعلیٰ ہے۔

☆کعبہ مُسلمانوں کا قبلہ ہے، مدینہ مُسلمانوں کا کعبہ ہے۔

☆کعبہ بھی نُوروالا ہے، مدینہ بھی نُوروالا ہے۔

☆کعبہ بھی عظیم ہے، مدینہ بھی عظیم ہے۔

☆ کعبے میں رحمت ہے، مدینہ میں رحمت اللعالمین ہے۔

☆ کعبے میں رفعت ہے، تو مدینہ میں کعبے کو رفعت دینے والا۔

☆ کعبے میں عظمت ہے، تو مدینہ میں کعبے کو عظمت دینے والا ہے۔

☆ کعبے میں پاکیزگی ہے تو مدینہ میں کعبے کو پاک کرنے والا ہے۔

☆کعبہ اگر کعبہ ہے تو سرکارِ مدینہ کے صدقہ۔

☆کعبہ اگر قِبلہ ہے تو سرکار مدینہ کا صدقہ۔

ارے جن کے صدقہ سے کعبے کو عِزّت و عظمت ملی اُن سے کعبے کا تقابل نہیں ہوسکتا اس لئے کہتا ہوں۔

ہے کعبے دا کعبہ مُحمّد دا روضہ

اگر کوئی یہ کہے کہ جی! حج کعبے میں ہوتا ہے تو میں بڑے اَدب سے یہ گُذارش کرتا ہوں کہ ٹھیک ہے حج کعبے میں ہوتا ہے۔

ٹھیک ہے کعبے کو دیکھنا عبادت ہے۔

ٹھیک ہے کعبے کی زیارت ثواب ہے۔

لیکن یہ تو سوچو، کہ کعبے میں حّج ہوتا ہے لیکن حّج کرنے کے بعد اگر

اِنسان مدینہ طیبہ نہ جائے تو اس کا حج قبول ہی نہیں ہوتا قبولیّت کی مہر تو مدینہ میں لگتی ہے۔

اس لئے کہتا ہوں !

ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ

حضرت خواجہ غُلام فرید کوٹ مٹھن والے فرماتے ہیں۔

سانوں دی نگری توں کعبہ نثار اے
کعبے دا کعبہ تے خُود میںڈا یار اے

اور حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

آقا!

تیری چشم ہے چشمہ زَم زَم دا
ترِی زُلف نُوں سِدرہ جان لیا
تیرے مُکھّ نُوں سمجھ قُرآن لیا
تیرے دَر نُوں کعبہ جان لیا

اگر دَر کعبہ ہے تو در سے بھی آگے روضۂ اطہر ہے اگر دَر کعبہ ہے تو در سے بھی بہتر روضہ ہے اسی لئے حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ

پھر فرماتے ہیں !

جتھے میرے آقا نے لائیاں نے تلیاں

اوتھاواں نے قبلہ نما اللہ اللہ

ہے عرشاں دا کعبہ تے کعبے دا قبلہ

حسیں روضۂ مصطفیٰ اللہ اللہ

ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ پاکستان میں تشریف فرما ہیں

حج کا مہینہ تو سرکار روضۂ اطہر کی یاد آ گئی منظر یہ تھا۔

پھر مدینے کی جانب چلے قافلے

پھر مری بے قراری کے دن آ گئے

چشم بیتاب بیتابیاں چھوڑ دے

خیر سے آہ و زاری کے دن آ گئے

اور پھر بے قرار ہو کر کہتے ہیں۔

حاجی جو جانے لگے جانب دربار نبی

میرے ارمان تڑپتے ہیں مچل جاتے ہیں

مجھے حسرت ہی رہی سرکار کا روضہ دیکھوں

دیکھ کر کعبے کو پھر کعبے کا کعبہ دیکھوں

اس لئے۔

ہے کعبے دا کعبہ محمدؐ دا روضہ

عزیزانِ گرامی قدر !

اب نعت رسول کے لئے دعوت دیتا ہوں عاشق مدینہ ہم سب کے محبوب ثنا خوان واجب الاحترام جناب محمد اکرم قلندری صاحب آف لاہور۔

حضورِ اقدس کا سایہ

حضرات گرامی ! سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف پڑھنا سننا لکھنا عاشقانِ رسول عبادت سمجھتے ہیں کیونکہ عبادت بھی اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر دُرود پاک نہ پڑھا جائے چنانچہ تمام لوگ عبادت میں شامل ہو جائیں کیونکہ دُرود پاک پڑھنے کا حکم کسی مفتی نے نہیں دیا۔

☆ دُرود پاک پڑھنے کا حکم کسی واعظ نے نہیں دیا۔

☆ دُرود پاک پڑھنے کا حکم کسی مولوی نے نہیں دیا۔

☆ دُرود پاک پڑھنے کا حکم کسی پیر نے نہیں دیا۔

☆ دُرود پاک پڑھنے کا حکم کسی شیخ الحدیث نے نہیں دیا۔

☆ دُرود پاک پڑھنے کا حُکم شیخ القرآن کا نہیں۔

دُرود پاک پڑھنے کا حکم کسی انسان نے نہیں دیا بلکہ خُود ربّ رحمان نے دیا ہے۔

تمام لوگ با آواز بلند دُرود پاک بحضور امام الانبیاء بھیجیں۔

الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُول اللّٰہ

الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیبَ اللّٰہ

پڑھ لو سب درود محمد عربی تے

پڑھدا ربّ درود محمد عربی تے

الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیبَ اللّٰہ

عزیزان گرامی ! احادیث طیبہ سے ثابت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دھوپ میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔

آپ کا سایہ نہ ہونا آپ کے خصائص میں سے ہے اس کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں آیا جس کا سایہ نہ ہو لیکن آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ دھوپ میں نہیں بنتا تھا آپ کے سایہ مبارکہ پر علما نے بڑے لطیف نکات بیان فرمائے ہیں۔

جن میں ایک یہ ہے کہ جب خود سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا سایہ ہیں تو سائے کا سایہ نہیں ہوتا اس لئے حضور کا سایہ نہیں ہے۔

عزیزانِ گرامی !

اس کے متعلق ہم بات کرتے ہیں۔

کہ ہمارے آقا اللہ کا سایا ہیں۔

ہمارے آقا خدا کا سایا ہیں۔

ہمارے آقا رب الارباب کا سایا ہیں۔

غور فرمائیں ! جہاں انسان ہوتا ہے وہاں اُس کا سایہ ہوتا ہے۔

اگر میں ایک چوک میں دھوپ میں کھڑا ہوں تو لازماً میرا سایہ بھی
دُھوپ میں اُس چوک میں ہوگا اور اُس چوک کے علاوہ کہیں بھی نہیں ہوگا۔

اگر میں چلوں تو میرا سایہ میرے ساتھ چلے گا لیکن وہیں رہے گا
جہاں میں موجود ہوں اور جب حضور اللہ کا سایہ ہیں تو جہاں جہاں۔

غور فرمائیں !

اللہ ہے وہاں سایا ہے۔

اب فہرست کون بنائے گا کہ کہاں ہے اور کہاں نہیں ہے۔

ارے میرے حضور کے حاضر ناظر ہوئے کہ منکرو جہاں جہاں اللہ
تبارک وتعالیٰ ہے وہاں وہاں اللہ کا سایہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

☆ جہاں اللہ وہاں حضور۔

☆ جہاں اللہ کی ربوبیّت۔

☆ وہاں حضور کی مربوبیت۔

☆ جہاں اللہ کی خدائی۔

☆ وہاں حضور کی مُصطفائی۔

☆ جہاں اللہ کا ذکر، وہاں وہاں حضُور کا ذکر۔

☆ جہاں اللہ کی خلقت، وہاں حضور کی حکومت۔

☆ جہاں اللہ حاضر، وہاں حضور حاضر۔

☆ جہاں اللہ ناظر، وہاں حضور ناظر۔

☆

☆

☆ حضور اللہ کی عطا سے حاضر ناظر ہیں۔

☆ جہاں اللہ کی اُلوہیت وہاں حضور کی رحمت ہے۔

☆ جہاں اللہ ہے۔ وہاں حضور ہیں

☆ نہ حضور اللہ سے جُدا ہیں۔

☆ نہ اللہ حضور سے جُدا ہے۔

☆ نہ اللہ حضور سے الگ ہے۔

☆ نہ حضور اللہ سے الگ ہیں۔

☆ اللہ معبود ہے۔

☆ حضور عابد ہیں۔

☆ اللہ خالق ہے۔

☆ حضور مخلوق ہیں۔

☆ لیکن اُس نے اپنے محبوب کو خود سے جدا نہیں کیا۔

☆ حضرات گرامی نتیجہ دیتا ہوں۔

☆ جو شخص حضور کو اللہ کہے وہ کافر و مشرک ہے۔

☆ جو شخص حضو کو اللہ سے جدا سمجھے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔

میرا محمّد خُدا نہیں ہے خُدا سے لیکن جُدا نہیں ہے
جواب اُس کا کہاں سے لاؤں جواب اُس کا بنا نہیں ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ سے اس لئے جدا نہیں ہیں کہ آپ اللہ کا سایہ ہیں اور سایہ کبھی ذات سے جدا نہیں ہوتا۔ یہاں ایک رباعی ضرور پیش کروں گا امید ہے آپ ذوق سے سماعت فرمائیں گے

اسیں کردے آں جرم پر بخشاں لئی
کردے ہین دُعاواں حضور میرے
پہلا لکھیا صحیفہ جو ربّ صاحم
اوہدا بنے سرناواں حضُور میرے
جتھے پیر رکھدّے کردے جاوندے نے
جنّت زار اوہ تھاواں حضُور میرے
سایہ آپ دا ہندا تے کیوں ہُندا
ربّ دا ہین پرچھاواں حضُور میرے

حضور اللہ کا سایہ ہیں اس لئے آپ کا سایہ نہیں ہے۔

یہاں بھی علماء بڑی خوبصورت بات فرماتے ہیں کہ گو حضور کا سایہ نہیں ہے لیکن چونکہ رحمت بھی ایک لحاظ سے سایہ ہے اور آپ عالمین کے لئے رحمت ہیں آپ کی رحمتوں کا سایہ تمام عالمین پر ہے۔

اسی بات کو جناب احمد ندیم قاسمی نے بڑے احسن انداز سے بیان

کیا۔

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

اور حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کمال کر دیا اُنہوں نے اس سے بھی لطیف انداز میں یہ لطیف بات اس طرح کی۔

نہیں تھا سایہ وُجودِ حبیب کا لیکن
میرے حبیب کا دونوں جہاں پہ سایہ ہے

قاسمی صاحب فرما رہے ہیں لوگ کہتے ہیں اس میں شائبہ ہے کیونکہ لوگوں میں کوئی سچ بولتا ہے کوئی جھوٹ بولتا ہے اس میں شک کی گنجائش ہے لیکن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ ایک شاعر ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ مُفسّر قرآن اور شارح حدیث بھی ہیں اس لئے انہوں نے شائبہ کی بات نہیں کی بلکہ احادیث طیبہ کے مطابق جیسا کہ حضرت عثمان غنی کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ مبارک اس لئے نہیں بنایا کہ آپ کے سایہ مبارک پر کسی کا پاؤں نہ آجائے۔

اس طرح اور بھی روایات سے ثابت ہے لہذا آپ نے بات کو پختگی کے ساتھ ادا کیا کہ۔

نہیں تھا سایہ وُجودِ حبیب کا! لیکن
مرے حبیب کا دونوں جہاں پہ سایہ ہے

عزیزان گرامی !

حضور کا سایہ نہ تھا مگر آپ کی رحمتوں کا سایہ تمام جہانوں پر ہے۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ ایک پنجابی شعر میں بیان کرتے ہیں کہ۔

جس دے نُور وُجود دا سایہ دھرتی تے ناں پیندا اسی
اوسے ربّ دے نُور نبی دا دو جگ اُتّے سایہ اے

حضرات گرامی !سایہ رسول کے متعلق ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ چونکہ حضور علیہ السلام نص قطعی سے نُور ثابت ہیں۔

اللہ فرماتا ہے !

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُور

حضور فرماتے ہیں !

نور نبیک من نورہ

حضور فرماتے ہیں !

اول ما خلق اللہ نوری

چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا مادّیت کا سایہ ہوتا ہے حضور چونکہ مادّیت سے پہلے بنے لیکن بشری لبادے میں آنے کے باوجود آپ کی نورانیّت کا خاصہ آپ کے جسدِ اطہر میں رکھا گیا ہے اس لئے آپ کا سایہ نہیں تھا۔

کوئی جگ میں اُن جیسا آیا نہیں ہے
کوئی ربّ نے اُن سا بنایا نہیں ہے
مثل کہنے والو اُن کا سایہ تو ڈھونڈو
میرے کملی والے کا سایہ نہیں ہے

اور ایک شاعر کہتا ہے !

سایہ اللہ دا جہان وچہ نبی پاک نے
مرے نبی دا زمین اُتے سایہ کوئی نئیں

حضرات گرامی ! حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال شاعر ہیں آپ نے بھی سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایہ مبارک کے متعلق نکتہ اخذ فرمایا کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثل ہیں آپ یکتا ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے یکتا ہونے پر دلیل کے لئے سایہ نہیں بنایا۔

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو

اور خالد صاحب بھی سرکار کی شانِ لطافت کی بات کرتے ہیں۔

کہ آقا !

تم سا تو حسیں آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
یہ شانِ لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی

اور ریاض بابر نے بھی کمال کر دیا۔ آپ کہتے ہیں۔

دو جہاں پر میرے آقا کا ہے سایہ بابر
لیکن دونوں جہانوں پر سایہ ہونے کے باوجود ایک چیلنج ہے !
دو جہاں پر میرے آقا کا ہے سایہ بابر
کون ہے جس نے بھلا آپ کا سایہ دیکھا

حضرات گرامی !مضمون کافی طویل ہے لیکن میں یہیں پر اکتفاء کرتے ہوئے اگلے ثنا خوان کو دعوت دیتا ہوں۔

معراج نامہ

حضرات گرامی!

جناب قدسی کا معروف شعر کس نے نہیں سنا مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی اس شعر کی تضمین جناب جلیل مینائی نے نہائت لاجواب کی آپ کی نعت لکھتے ہیں اور ہر شعر کے اختتام پر بطور تضمین جناب قدسی کا شعر حسن کمال سے لاتے ہیں۔

حضرات گرامی !

معراج کی رات ہے۔
خُوشیوں کی بات ہے۔
ہمارے لبوں پر ثناؤ توصیف کی سوغات ہے۔

جلیل مینائی کہتے ہیں۔

اللہ اللہ عجب انوار ہیں معراج کی رات
نُور افشاں دَر و دیوار ہیں معراج کی رات
وصلِ محبوب کے آثار ہیں معراج کی رات
کھلنے کو پردۂ اَسرار ہیں معراج کی رات
جلوے رحمت کے نمودار ہیں معراج کی رات
مَلک اِس طرح گُہر بار ہیں معراج کی رات
مرحبا سیّدِ مکّیّ مَدَنی العَرَبی

مَرحبا آج قدم رنجہ وہ فرماتے ہیں
قُدسیوں کا وہ عالم کہ بِچھے جاتے ہیں
دِلِ بیتاب کو قابُو میں نہیں پاتے ہیں
آمدِ شاہ کے چرچے انہیں تڑپاتے ہیں
ایک سے ایک یہ کہتا ہے حضُور آتے ہیں
مَرحَبَا سیّدِ مکّیّ مَدَنی العَرَبی

جبریل آتے ہیں لینے کو یہ رُتبہ دیکھو
عرش سے آگے ہے جانا یہ اِرادہ دیکھو

سرِ اقدس پہ ہے کیا بانکا عمامہ دیکھو
حقّ نُما آنکھوں میں مَازاغ کا سُرمہ دیکھو
آؤ اِس حُسنِ مجسّم کا تماشا دیکھو
پڑھ کے یہ مَطلع پڑھو جب رُخِ زیبا دیکھو
مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی

اس سواری کی عجب شان ہے اَے صلّی علیٰ
دہنے بائیں نظر آتا ہے فرشتوں کا پرا
تاروں میں چاند سے روشن ہیں جناب والا
شمعِ ایوانِ دنیٰ ، اخترِ بُرجِ طٰہٰ
شہ سوار مدنی صدر جانشین بطحا
اَے بقربان تو صَد جان و دل دیدۂ ما
مَرحَبا سیّدِ مکّی مَدَنی العَرَبی

دیکھو دیکھو طلبِ خاص کا منشا ہیں یہی
آنکھیں روشن کرو ماہِ شبِ اسریٰ ہیں یہی
محرمِ راز یہی سِرِّ فَاَوحیٰ ہیں یہی
حُسن افروز ، جمالِ فَتَدَلّٰی ہیں یہی

دَرد مندانِ محبّت کا مسیحا ہیں یہی
اس ثنا کے لئے سچّ پُوچھو تو زیبا ہیں یہی
مَرحبا سیّد مکّیؐ مدنی العربی

یہی بیمار کو داروئے شفا دیتے ہیں
یہی بگڑی ہوئی باتوں کو بنا دیتے ہیں
راہ بھولے ہوؤں کو راہ بتا دیتے ہیں
یہی اللہ سے بندوں کو ملا دیتے ہیں
گرد پھر پھر کے یہ مشتاق صدا دیتے ہیں
مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

دیکھ کر مسجدِ اقصیٰ کو جو سرکار بڑھے
پیشوائی کے لئے چرخ کے ثُھار بڑھے
انبیاء تھے جو وہاں طالب دیدار بڑھے
کیا نبی کیا ملک و حُور سب اِک بار بڑھے
سب سے ملتے ہوئے احمدِ مختار بڑھے
اس طرح کہتے زیارت کے طلب گار بڑھے
مَرحبا سیّد مکی مدنی العربی

آسمانوں سے گذر کر وہ امامِ جبریل
پہنچے سِدرہ پہ جو تھا خاص مقامِ جبریل
بھر دیا بادۂ مقصود سے جامِ جبریل
آپ کے نام سے روشن ہوا نامِ جبریل
واں سے آگے جو بڑھے لے کے سلامِ جبریل
تھا یہی شاہ سے اُس وقت کلامِ جبریل
مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

آپ تنہا ہوئے راہی سوئے عرشِ اعظم
عرش نے فخر کیا چوم کے حضرت کے قدم
اس جگہ ہوتے تھے مفہوم یہ مضموں پیہم
آ قریب آ کہ بڑے دیر سے مشتاق ہیں ہم
تیرے لینے کو ہے کھولی ہوئی آغوشِ کرم
دیکھ کہتے ہیں تیری شان میں کیا لوح و قلم
مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

آ قریب آ کہ کریں موردِ رحمت تجھکو
آ قریب آ کہ ملے قرب کا خلعت تجھکو

آج دکھلائیں گے ہم جلوۂ وحدت تجھکو
آج پہنائیں گے ہم تاج شفاعت تجھکو
دیکھو لائی ہے کہاں تیری محبّت تجھکو
عرش اعظم بھی یہ دیتا ہے بشارت تجھکو
مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

حضرات گرامی !

یہ وہ جا ہے کہ رسائی سے گماں قاصر ہے
فہم عاجز ہے یہاں عقلِ بشر فاتر ہے
وہی منظور ہے اس وقت وہی ناظر ہے
وہی شاہد وہی مشہود عجب یہ سر ہے
کوئی اس رازِ نہانی کا کہاں ماہر ہے
خوب موقع پہ گہر زیرِ لبِ شاعر ہے
مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی

اب یہ ہے عرض حضور شہِ والا القاب
ہے جلیل آپ کی فرقت میں نہائت بے تاب
ہند کی خاک میں مجبور کی مٹی ہے خراب
شربتِ وصل سے کر دیجئے اس کو سیراب

حشر میں خاص ہو اِس پر نظرِ لُطف جناب
شِعر قُدسی کا وہ پڑھتا چلے ہمراہِ رکاب
مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی

یادِرسول

حضرات گرامی ! حضورِاقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد پاک ہر عاشق کے سینے کی سجاوٹ ہے جو بھی سچا مسلمان ہے اُس کا سینہ یادِ رسول سے مَعمور ہے اور ہر گھڑی حضور کو یاد کرتے رہنا سچے مسلمان کا طریق ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ رُوح تو جسم سے جُدا ہو سکتی ہے مگر یادِ رسول کبھی ہم سے جُدا نہیں ہو سکتی اس لئے شاعر نے کہا۔

قبر میں بھی مُصطفٰے کے گیت گاتے جائیں گے

حضرات گرامی ! حضور کی یاد کا ہر ہر گھڑی اپنے دل و زبان پہ سجائے رکھنا ہمارا ایمان ہے۔

☆ ہم حضور کو خلوت میں بھی یاد کرتے ہیں۔
☆ ہم حضور کو جلوت میں بھی یاد کرتے ہیں۔
☆ ہم حضور سرِ محفل بھی یاد کرتے ہیں۔
☆ ہم حضور کو عالم تنہائی میں بھی یاد کرتے ہیں۔
☆ ہم حضُور کو صبح بھی یاد کرتے ہیں۔

☆ ہم حضور کو شام بھی یاد کرتے ہیں۔

☆ ہم حضور کو تخلیہ میں یاد کرتے ہیں۔

☆ ہم حضُور کو اجتماع میں یاد کرتے ہیں۔

☆ ہم حضُور کو ہر گھڑی یاد کرتے ہیں۔

☆ ہم حضور کو ہر ساعت میں یاد کرتے ہیں۔

☆ ہم حضُور کو ہر وقت یاد کرتے ہیں۔

☆ ہم تو کہتے ہیں کہ اگر کاروبار بھی کیا جائے تو بھی حضُور کی یاد کو دل سے جُدا نہ کیا جائے۔

شاعر کہتا ہے !

نالے چرخہ کتاں نالے پونی کتاں
میرا چرخہ گھُوں گھُوں کردا اے
دل میرا تُوں تُوں کردا اے
ہتھ کار ولّے دِل یار ولے

☆ ہم حضور کو اس لئے یاد کرتے ہیں کہ ان کی یاد ہمارا سہارا ہے۔

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نعت شریف کا مطلع لکھتے ہیں کہ !

جب سے نبی کی یاد کو دل میں بسا لیا
دُنیا کے ہر عذاب سے دامن چھُڑا لیا

اور پنجابی نعت کا مطلع اس انداز میں لکھتے ہیں کہ !

کملی والے میں صدقے تیری یاد توں
آکے جو بیقراراں دے کم آگئی
ایسی باغِ مدینہ چوں اُٹھی مہک
کیاں دُکھیاں لاچاراں دے کم آگئی

حضرات گرامی !

☆ حضور کی یاد ہمارا سہارا ہے۔
☆ حضور کی یاد ہمارا چین ہے۔
☆ حضور کی یاد ہمارا نُور ہے۔
☆ حضور کی یاد ہمارا سُرور ہے۔
☆ حضور کی یاد ہمارا سوز ہے۔
☆ حضور کی یاد ہمارا گُداز ہے۔
☆ حضور کی یاد ہماری بہار ہے۔
☆ حضور کی یاد یادوں کی سردار ہے۔

یادِ رسول ہمارے مَن میں ہے
یادِ رسول ہمارے آنگن میں ہے
یادِ رسول ہماری جان وتَن میں ہے
یادِ رسول ہمارے گُلشن میں ہے

حضرات گرامی ! حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

مُجھے خَوف کیا ہے جہان کا وہ ہزار ظُلم و جفا کرے
تیری یاد ہے مری زندگی تری یاد کو نہ جُدا کرے

اس لئے کہ یادرسول ہمیں نجات دیتی ہے دُنیا کے عذاب سے اور رب کے عتاب سے۔

☆ یادِرسول دُنیا کی یاد ختم کرتی ہے۔

☆ یادِرسول راہ ہدایت عطا کرتی ہے۔

☆ یادِرسول قلب کو نُور عطا کرتی ہے۔

☆ یادِرسول من کو سُرور عطا کرتی ہے۔

جسے مصطفےٰ کی یاد رہے اُسے باقی باتیں بھول جاتی ہے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس لئے یہ شعر کہا کہ !

اِک یاد سجن دی رہ گئی
سب باقی گلاّں بُھلیاں نے
جِس دن دیاں اکھیاں لگ گیاں
اُس دن دیاں اکھیاں کُھلیاں نے

حضرات گرامی !

☆ حضور کی یاد ایمان کی علامت ہے۔

☆ حضور کی یاد ربّ کی عنایت ہے۔

☆ حضور کی یاد اسلام کی شہادت ہے۔

☆ حضور کی یاد زبان کی تلاوت ہے۔

☆ حضور کی یاد باعثِ شفاعت ہے۔

☆ حضور کی یاد نبیوں کی سُنّت ہے۔

عزیزانِ گرامی قدر !

نیازی صاحبؒ اس لئے فرماتے ہیں کہ !

یاد نبی کا گُلشن مہکا مہکا رہتا ہے

کیونکہ !

☆ یادِ نبی سُنّیوں کا وظیفہ ہے۔

☆ یادِ نبی رسول کے غُلاموں کا طریقہ ہے۔

☆ یادِ نبی عاشقانِ رسول کا سلیقہ ہے۔

☆ یادِ نبی بریلویوں کا قرینہ ہے۔

حضرات گرامی ! حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد مُبارک ہر اِنسان کے دل و دماغ اور زبان پر جاری ہے۔

حضرات گرامی ! یادِ رسول کا اثر انسان کے پُورے وجود پر ہوتا ہے۔

☆ یادِ رسول دماغ میں سوچ بن کر رہتی ہے۔

☆ یادِ رسول آنکھوں میں آنسوؤں کی روانی بن کر رہتی ہے۔

☆ یادِ رسول زبان پر ذکر بن کر رہتی ہے۔

☆ یادِ رسول دل میں غمِ رسول بن کر رہتی ہے۔

☆ یادِ رسول تن میں محبت بن کر رہتی ہے۔

☆ یادِ رسول مَن میں عشق کی علامت بن کر رہتی ہے۔

جب بھی یادِ مُصطفےٰ کی بات دل سے زبان پر آئے تو اس کے ساتھ آنکھیں بھی اشکوں کا سیلاب لے کر شامل ہو جاتی ہیں اور پھر یہ حالت ہوتی ہے۔

آنسوؤں کی بن گئی لڑی
مُصطفےٰ کی یاد آگئی

حضرات محترم!

☆ یادِ مُصطفےٰ آنکھوں کو آنسوؤں کے حسین جواہر عطا کرتی ہے۔

☆ یادِ مُصطفےٰ انسان کے باطن میں اُجالا کرتی ہے۔

☆ یادِ مُصطفےٰ خزاں کو بہار کرتی ہے۔

☆ یادِ مُصطفےٰ غموں کا مداوا کرتی ہے۔

☆ یادِ مصطفےٰ انسان کا سنبھالا کرتی ہے۔

☆ یادِ مصطفےٰ گھروں کو سنوارتی ہے۔

یادِ محبوب سے گھر بار سنور جاتے ہیں
اشک آجائیں تو دِل خُود ہی نکھر جاتے ہیں

حضرات گرامی !

ہر عاشق رسول یہی کہتا ہے !

ہر خادم رسول زبان سے یہی الفاظ ادا کرتا ہے۔

کہ اے کملی والے۔

وَالضُّحیٰ کے چہرے والے۔

وَاللَّیل کی زُلفوں والے آقا۔

ذِکر سے تیرے مَن کی بزم سجاتے ہیں
یادوں کی خُوشبو سے دل بہلاتے ہیں

اور ہمارا یہ عقیدہ ہے بلکہ ایمان ہے کہ اپنے آقا کی یاد مبارک پر ہر چیز کو قُربان کر سکتے ہیں مگر یادِ مصطفےٰ کو کبھی خود سے جدا نہیں کر سکتے۔

کیونکہ !

☆ یاد مصطفےٰ عین ایمان ہے۔

☆ یاد مُصطفےٰ حکمِ قرآن ہے۔

☆ یاد مُصطفےٰ ہماری نگہبان ہے۔

☆ یاد مصطفےٰ پر ہماری جان بھی قربان ہے۔

چند جان نوں وار دیاں سرکار دی یاد اُتوں
دُکھ درد زمانے دے اوہدی یاد نے ٹالے نے

حضرات گرامی ! حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اُس شخص،

کو مخاطب کرتے ہیں جو سرکار بطحا کی یاد میں شامل ہی نہیں ہوتا آپ اُس سے فرماتے ہیں کہ اپنے من میں یادرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیپ جلا کر تو دیکھو۔

آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد اطہر میں دو آنسو بہا کر دیکھو کہ تم پر کیسا کرم ہوتا ہے۔

اکھیّاں دا دروازہ ڈھوکے ویکھ تے سہی
پاک نبی دی یاد چہ روکے ویکھ تے سہی
ٹھنڈ اکھیّاں نوں پَینی سینہ ٹھَر جاناں

اور پھر تم کہو گے کہ آقا۔

تیری یاد جب سے مُجھے مل گئی ہے
مری زندگی کی کلی کِھل گئی ہے
تیری یاد رنگ اَب دِکھلا رہی ہے
تیری پاک صورت نظر آ رہی ہے

حضرات گرامی! جو شخص بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرتا ہے تو اس کو اللہ یاد کرتا ہے اُس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خُود یاد فرماتے ہیں اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ہر گھڑی آقا کو یاد کریں۔

ہم ہر ساعت آقا کو یاد کریں۔
ہم ہر ہر وقت حضور کو یاد کریں۔

اور اس عقیدے کے ساتھ کریں کہ حضور کی یاد ہی ہمارا سرمایہ ہے۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

یارسول اللہ

یا حبیبِ کبریا

اے میرے آقا

اے میرے مولا

تیری یاد ہے مَن کا چین پیا

تیری یاد میں برسیں نَین پیا

تیری یاد کے صدقے جان و جگر

تیری یاد مِرا سرمایا

تیری یاد نے کام بنایا

عزیزانِ گرامی ! ہماری زندگی کا طریق یہی ہے کہ ہم ہر لحہ اپنے آقا کی یاد میں گذاریں۔

☆ اُن کی یاد خُوشبوؤں کی مانند ہے۔

☆ اُن کی یاد طہارت کی مانند ہے۔

☆ اُن کی یاد کرامت کی مانند ہے۔

☆ اُن کی یاد اصالت کی مانند ہے۔

☆ اُن کی یاد رفعت عطا کرتی ہے۔

☆اُن کی یاد طلعت عطا کرتی ہے۔

☆ہم جو محفلیں سجاتے ہیں۔

☆ہم جو میلاد مناتے ہیں۔

اِن محافل اور میلاد پاک کا انعقاد صرف ایک ہی کام کے لئے کرتے ہیں اور وہ کام یادِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

محافل پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشقان اپنے من کو اُجالنے کے لئے محافل پاک میں تشریف لاتے ہیں اور آج کی یہ محفل بھی یاد مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے سجائی گئی ہے۔

حضرات گرامی ! اِسی یادِ رسول کی سجی سجائی محفل پاک میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ہدیۂ نعت رسول پیش کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں جناب مُحمّد علی چشتی صاحب۔

نعت ہوتی ہے

حضرات گرامی ! آج کی اِس محفل پاک میں نعت گو شعرائے کرام بھی موجود ہیں نعت شریف لکھنا قسمت والوں ہی کو نصیب ہوتا ہے اور وہی شاعر لکھتا ہے جس کو اس اُمرِ مُتبرک کے لئے چُن لیا جاتا ہے یہ تمام باتیں شُعرائے کرام کی نذر کرتا ہوں اور یہ بھی اِلتماس کرتا ہوں اگر بات ٹھیک نہ ہو تو بتا دیں اور اگر ٹھیک ہو تو آپ بھی سُبحان اللہ کی صدا دینے والوں میں

شامل ہو جائیں۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے قلب کی طہارت ہونی چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے ذہن پاک وصاف ہونا چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے خیالات اعلیٰ ہونے چاہیں۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے تحریر میں تقدّس ہونا چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے الفاظ میں روانی ہونی چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے جذبۂ عشق کامل ہونا چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے سوچ میں محبّت ہونی چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے دل میں عقیدت ہونی چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے من میں اُجالا ہونا چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے ذہن میں قرار اور دِل میں عشق کی بیقراری ہونی چاہیے۔

☆نعت رسول لکھنے کے لئے قلم میں تقدّس ہونا چاہیے۔

☆نعت رسول لکھنے کے لئے عشق ومحبّت اور پیار واُلفت کا ہونا ضروری ہے تب کہیں جا کر اِنسان نعت شریف لکھتا ہے۔

حضرات گرامی! نعت شریف لکھنے میں فنّ سے محبت اور جذبۂ کامل کی ضرورت ہوتی ہے جب جذبۂ کامل آجائے تو انسان فنّ کی بلندیوں پر پہنچ جاتا ہے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فنّ عروض کے

حوالہ ☆ اپنے دَور کے سب سے بڑے شاعر نہیں تھے علم العروض اور
اِستعارات بے کراں کو شکل مُستعمل دینے والے ماہر ترین شعرا موجود تھے
جن کی زمینوں پر اعلیٰ حضرت نے بھی لکھا لیکن اعلیٰ حضرت اُن سب سے
بلند مقام پر کیسے گئے اُن کے فن کو علم العروض کے ماہرین کو بھی تسلیم کیوں کرنا
پڑا اس لئے کہ اُن میں جذبہ کامل تھا۔

مِرا فن رہ گیا سر پیٹتا صائم سرِ رَاہے
اُنہیں تو نعت میں بس جذبۂ کامل پسند آیا

حضرات محترم ! حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں۔

جُنونِ نعت جواں ہو تو نعت ہوتی ہے
خُدا کی حمد بیاں ہو تو نعت ہوتی ہے
گُذاری شب ہو درُودوں میں اور سلاموں میں
سحر کی یُوں ہی اذاں ہو تو نعت ہوتی ہے

نعت لکھنے کا مزا تب ہے کہ جب انسان اپنی عام زندگی میں بھی اپنی
یادوں کا محور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ پاک کو بنا لے۔
ہر ہر گھڑی آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یادِ بابرکت میں
بسر ہو جب بھی آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہو تو آنکھوں
سے اشکوں کی برسات جاری ہو جائے اور زُبان پر حضور کے حُسن و جمال کی

بات ہو۔

☆حضور کے خصائص کی بات ہو

☆حضور کے فضائل کی بات ہو

☆حضور کے شمائل کی بات ہو

☆حضور کے کردار کی بات ہو

☆حضور کی گُفتار کی بات ہو

☆حضور کے انوار کی بات ہو

☆حضور کے خُلق کی بات ہو

☆حضور کے پیار کی بات ہو

☆حضور کے فضائل کی بات ہو

☆حضور کے اخلاق کی بات ہو

☆حضور کے تقدّس کی بات ہو

☆حضور کی رحمت کی بات ہو

☆حضور کی شُجاعت کی بات ہو

☆حضور کی نبوّت کی بات ہو

☆حضور کی رِسالت کی بات ہو

☆حضور کے مقام محبوبیّت کی بات ہو

☆حضور کے منصبِ شفاعت کی بات ہو

☆حضور کے مقامِ محمود کی بات ہو

☆حضور کی جلوہ گری کی بات ہو

☆حضور کے صحابہ کرام میں تشریف فرما ہوکر اپنے غُلاموں کے تزکیہ اکمل کرنے کی بات ہو۔

☆حضور کی سخا کی بات ہو

حضور کی عَطا کی بات ہو اور پھر یہ معاملہ ہو کہ تیرا جلوہ نظر میں سمایا ہوا ہے اور آپ کا ذکرِ مقدّس زبان کا وظیفہ بن جائے تو نعت ہوتی ہے۔

نبی کی صورت و سیرت کا جانفزا قِصّہ
بنا جو وِردِ زباں ہو تو نعت ہوتی ہے
جمالِ گُنبد خضرٰی کے وقت اَے صائمؔ
طبع پہ نیند گراں ہو تو نعت ہوتی ہے

حضرات گرامی ! اب دعوتِ کلام تحت اللفظ دیتا ہوں ملک پاکستان کے مایۂ ناز نعت گو شاعر جن کا کلام ہر نعت خوان کی زبان پر رواں ہے خوشبوئے حضرت علامہ صائم چشتی شاعرِ اہل سنت خُوشبوئے صائم گدائے صائم شاگردِ صائم جناب مُحمد یٰسین اجمؔل چشتی کہ جن کو حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رنگ میں رنگا ہوا ہے جب یہ کلام پیش کرتے ہیں تو سامعین بے خُود ہو جاتے ہیں تشریف لاتے ہیں جناب محمد یٰسین اجمل صاحب۔

حضرات گرامی ! حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

مدینہ یاد جو آیا تو آنکھ بھر آئی
نمی سی آنکھ میں آئی تو نعت ہوتی گئی

شعر سماعت فرمایئے !

جگر کے سوز سے آہوں کے جب تسلسل میں
کمی نہ آنے تھی پائی تو نعت ہوتی گئی

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کیفیّت بیان کرتے ہیں
کہ !

تھی رات رو کے گزاری مگر صُبح کو بھی
صبا پیام نہ لائی تو نعت ہوتی گئی

حضرات گرامی ! اس لئے کہ نعت دو کیفیّتوں میں ہوتی ہے۔

نمبر ۱:۔ ہجر کا حال ہو۔

نمبر ۲:۔ یا وصال ہو۔

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ جب مقامِ ہجر میں نعت لکھتے ہیں تو اس میں آہیں ہوتی ہیں اس میں سوز و گُداز کا وہ انداز ہوتا ہے کہ جس میں محب اپنے محبوب کے فِراق میں تڑپتا ہے اور پھر جب محبوب کی قُربت حاصل ہو تو اس وقت نعت شریف کا انداز مختلف ہوتا ہے۔

بہر حال دو اشعار پیش کر کے اگلے شاعر کو پیش کرتا ہوں۔

مرے خیال نے جا کر جو اِرِ طیبہ میں
مری جو بات بنائی تو نعت ہوتی گئی
تھی خشک آس کی کھیتی پڑی ہوئی صائم
گھٹا کرم کی جو چھائی تو نعت ہوتی گئی

تشریف لاتے ہیں شاعر اہلسنت محترم جناب محمد جمیل چشتی صاحب۔

حضرات گرامی ! جمیل چشتی ایک پختہ قلم کار ہیں بالخصوص پنجابی لکھنے میں بے مثال ہیں ان کا کلام سارے پاکستان کے ثنا خوان اور قوال حضرات نے قوالی کے انداز میں پڑھا ہے اُستاد نصرت فتح علی خاں صاحب نے اُن کے لکھے ہوئے کافی کلام پیش کیے اور داد تحسین حاصل کی تواب میں بلا تاخیر دعوت کلام دیتا ہوں فیصل آباد کی پہچان محفل کی جان اور ہمارے لئے سوز کا سامان جناب محمد جمیل چشتی صاحب آپ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے اُن شاگردوں میں شامل ہیں جن کا بہت زیادہ عرصہ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گُذرا ہے جناب محمد جمیل چشتی صاحب۔

عزیزانِ گرامی قدر ! نعت کے موضوعات ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔

نعت کے موضوعات کا تعیّن ہی نہیں کیا جا سکتا حضور کی جس ادا کی

بات کریں وہ نعت ہی ہوتی ہے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہتے

ہیں۔

آپ کی جس بھی ادا کی بات کی
نعت کا عُنوان صائم بن گیا

اور ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں !

جس کی نعت پاک سب قرآن ہے
نعت گو صائم ہے اُس سرکار کا

اور نعت کی روشنی کی بات کرتے ہیں کہ !

میرے سینے میں ہے رَوشنی نعت کی
دِل کو ملتی رہی تازگی نعت کی
پاک قرآن کا ہر وَرق نعت ہے
بات ہر سَطر میں ہے بچی نعت کی
شِعر میرے جو ہیں پُر اَثر پُر اَثر
ساری برکت ہے یہ خمد کی نعت کی
سَر خمیدہ تھی ہر ایک صِنفِ سُخن
بات حلقہ میں تھی جب چلی نعت کی
جب عطا نعت ہے اُن کے دَر سے ہوئی
ساتھ لذّت بھی مجھ کو ملی نعت کی

نعت ہی کے لئے زندگی وقف ہے
اور مرہُون ہے زِندگی نعت کی
نقش دِل پہ مدینہ تھا صائم ہوا
سطر جب بھی ہے کوئی لِکھی نعت کی

حضرات گرامی !اَب نعت گو شاعر شاگردِ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ جناب محمد مقصود مدنی صاحب کو دعوتِ کلام دیتا ہوں۔

جناب محمد مقصود مدنی کو فنا فی العلّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ محمد مقصود مدنی علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ ہونہار شاگرد ہیں جنہوں نے آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تحقیق کا کام بھی کیا اور خُوب کیا ہے ان کی بے شمار تصانیف عُلما و قارئین سے دادِ تحسین سے حاصل کر چکی ہیں۔

محمد مقصود مدنی شاعر بھی ہیں، ادیب بھی ہیں، خطیب بھی ہیں، عالم بھی ہیں، محقّق بھی ہیں، حکیم بھی ہیں، طبیب بھی ہیں پِیر بھی ہیں اور محبوب اہلسنّت اور مُحبِّ اہلبیت ہیں تشریف لاتے ہیں شاعرِ اسلام مبلّغ اِسلام فاتح خارجیت جناب مُحمد مقصود مدنی صاحب۔

حضرات گرامی !محمد مقصود مدنی لکھتے ہیں۔

تاروں کی ضیا پائی محبوب کی محفل میں
ہر غم کی دوا پائی محبوب کی مِحفل میں

جھک جھک کے فرشتے بھی خود دیکھنے آتے ہیں
یہ حُسن یہ رعنائی محبوب کی محفل میں

تو اس بجی سجائی محفل میں ملک پاکستان کے معروف شاعر جناب سیّد ناصر شاہ صاحب کی خدمت میں اِلتماس کرتا ہوں۔

حضرات گرامی ! سیّد ناصر شاہ صاحب کے لکھے ہوئے لاتعداد کلام سارے پاکستان میں معروف ہیں اور ہر محفل میں آپ کی لکھی ہوئی نعتیں پڑھی جاتی ہیں آپ بے مثال خطیب اور بے نظیر شاعر ہیں آپ کے انداز میں مزاج بھی ہے اور حُسنِ عقیدت کی چاشنی بھی ہے۔

عزیزانِ گرامی ! سیّد ناصر شاہ بھی حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی شاگردان میں شامل ہیں اور آپ نے بھی اِکتسابِ فیض حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا ہے تو تشریف لاتے ہیں پاکستان کے صفِ اول کے نعت گو شاعر جناب سیّد ناصر حُسین شاہ صاحب چشتی دامت برکاتم العالیہ۔

حضرات گرامی!

اب کلام شاعر بزبان شاعر کیلئے ایک نہائت ہی منجھے ہُوئے شاعر کو دعوت دیتا ہوں کہ جن کا کلام ہی جن کی عظمت کا گواہ ہے آپ پیرِ کامل بھی ہیں اور سیّد عالی وقار بھی ہیں جو بھی آپ کے دامن کرم میں آیا مُحبِّ رسول و آل رسول بن گیا بلا تاخیر تشریف لاتے ہیں حضرت پیر سیّد ابونصر محمد رباض

شاہ صاحب مدظلہ العالی۔

نعت بدعت نہیں

حضرات گرامی ! آج لوگ کہتے ہیں کہ نعت شریف بدعت ہے یہ سُنیوں نے کام بدعت شروع کی ہے۔

عزیزانِ گرامی قدر ! نعت شریف بدعت نہیں ہے بلکہ نعت شریف نعت کو بدعت کہنے والے خود بدعتی ہیں۔

انہوں نے اپنی سینکڑوں بدعات ایجاد کی ہیں انہیں صرف نعت شریف سے عداوت ہے اور یہ عداوت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ نعت شریف بدعت ہے۔

عزیزانِ گرامی ! نعت شریف چودہ سو سال پہلے سے لکھی جارہی ہے ابھی حضور علیہ السلام کا بچپن مبارک تھا کہ جب آپ کی نعت لکھی گئی۔

حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے نعت لکھی اور جب تک نعت شریف لوگ لکھتے ہیں گے اُس کا ثواب بھی جناب سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کو ملتا رہے گا اُن کے بعد بے شمار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نعتیں لکھیں۔

حضرت ابو طالب نے بعثت کے بعد نعت شریف لکھی تو اس میں دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا اور یہ نعت بھی آپ کے ایمان کی

دلیل ہے۔

آپ فرماتے ہیں !

عوضت دینا لامحالة الـه

من خیرا دیان البریة دینا

اور تو نے وہ دین پیش کیا جو یقیناً دنیا کے

ادیان میں بہترین دین ہے۔

اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے نعتیہ اشعار لکھے جن میں سے

ایک آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

واحمد مصطفےٰ فینا مطاعاً

فلا تغشوه بالقول العنیف

اور احمد ہم میں برگزیدہ ہیں جن کی اطاعت کی

جاتی ہے لہذا تم ان کے سامنے نا ملائم لفظ بھی منہ سے

نہ نکالنا۔

عمِّ رسول حضرت عباس رضی اللہ عنہ نعتیہ قصیدہ لکھتے ہیں جس کا ایک

شعر یہ بھی ہے۔

وانت لما ولدت اشرقت

الارض وضاءت بنورک الافق

اور جب آپ پیدا ہوئے تو زمین چمک اٹھی اور آفاق

آسمان آپ کے نُور سے روشن ہو گئے۔

حضرت سیّدۃ النساءُ العٰلمین حضرت فاطمۃ الزّہرا سلام اللہ علیہا اپنے والد گرامی اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت میں فرماتی ہیں جس میں مرثیہ اور ہجریہ اشعار ہیں۔

انداز قطعاتِ نقابت

حضرات گرامی ! بات سرکارِ دوعالم کے ذکر کی ہو۔

☆ بات سرکارِ دوعالم کے حُسن کی ہو۔

☆ بات سرکارِ دوعالم کے کردار کی ہو۔

☆ بات سرکارِ دوعالم کے اُفعال کی ہو۔

☆ بات سرکارِ دوعالم کے اُنوار کی ہو۔

☆ بات سرکارِ دوعالم کے دَربار کی ہو۔

اور بات سرکار کی ہو تو بات کرنے والے کی بات بن جاتی ہے ہی بن جاتی ہے۔

اُن کے دَربار پہ جاؤ تو مٹادو خُود کو
اُن کے دَربار پہ تو موت بھی مرجاتی ہے
جس طرح پھل میں خُوشبو ہے اُترتی صائم
بات سرکار کی یُوں دل میں اُتر جاتی ہے

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوّل الخلق ہیں حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم خُود فرماتے ہیں۔

اَوّل مَا خَلَقَ اللّٰه نُورِی

عزیزانِ گرامی ! حضُور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا نُور سب سے پہلے بنایا گیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد اَز خدا سب سے اوّل ہیں۔

اللہ خالق ہونے میں اول ہے اور حضور بننے میں اوّل ہیں۔

اللہ حقیقت میں اوّل ہے حضور خلقت میں اوّل ہیں۔

اللہ معبود واِلہ ہونے میں اوّل ہیں حضور عبد و عابد ہونے میں اوّل ہیں۔

عزیزانِ گرامی ! سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا وجودِ مسعود شمس وقمر سے پہلے کا ہے، شجر وحجر سے پہلے کا ہے، بحر وبَر سے پہلے ہے، بلکہ لَوح و قلم سے بھی پہلے کا ہے اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے لَوح وقلم کو تخلیق فرمایا تو فرمایا ! اے قلم جو کُچھ ہو گیا ہے وہ لکھو اور جو کچھ ہونے والا ہے وہ بھی لکھو قلم نے سب سے پہلے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسول اللّٰہ" لکھا اور بعد میں ہونے والی باتیں لکھیں اس کا مطلب کیا ہوا کہ حضور تو لَوح وقلم سے بھی پہلے کے ہیں۔

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خُوب لکھا !

ظُہور اُن کا ہوا لَوح و قلم سے پہلے
وجود اُنِ کا تھا موجود عدم سے پہلے

نہ کہیں چاند ستارے تھے نہ سُورج صائمؔ

حق کے محبوب نبی نُورِ قدم سے پہلے

حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم خاتم النّبین ہیں آپ البدایہ والنّہایہ ہیں۔

آپ اوّل ہیں تو آخر بھی ہیں آپ نبیوں کے خاتم ہیں اور اللہ کا راز بھی ہیں حضرت علامہ صائم چشتی بیان کرتے ہیں۔

چاند کا آنا زمیں پر لوٹنا خُور شید کا

ایک ادنٰی سا مِرے محبوب کا اعجاز ہے

جو کھلا نہ کھل سکے گا خلق پر محشر تلک

رَبِّ دوعالم کا میرا مُصطفٰے وہ رَاز ہے

ختم اُن پر سِلسلہ صائمؔ نبوّت کا ہوا

اُن سے ہی حق نے نبوّت کا کیا آغاز ہے

کُنْتُ نَبِیًّا وَّ آدم بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنْ

حضور فرماتے ہیں !

میں اُس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السّلام مٹّی اور پانی کے درمیان تھے اور پھر فرمایا۔

اَنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنْ

میں ہی نبوّت کا خاتِم ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ختم اُن پر سلسلہ صائم نبوّت کا ہُوا
اُن سے ہی حق نے نبوّت کا کیا آغاز ہے

خلقِ اوّل اور خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں ہدیۂ سلام کے لئے تشریف لاتے ہیں بڑے ہی مُترنّم انداز میں پڑھنے والے جناب محمد حسنین چشتی صاحب۔

حضرات گرامی ! بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور بشر ہیں تو نُور کیسے اگر نُور ہیں تو بشر کیسے یہ مسئلہ سمجھ میں نہیں آتا۔

ارُے اگر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچّی محبّت دل میں بسالو تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

دیکھیں فرشتہ بشر ہے یا نور ؟ نُور ہے نہ؟ لیکن بعض اوقات لباس بشریت میں آتا ہے جب حضرت جبریل امین آئے حضرت مریم کے پاس تو ایک تندرست مُرد کی صُورت میں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حضرت عزرائیل جب رُوح قبض کرنے آئے تو ایک نوجوان کی صورت میں۔

جبریل علیہ السلام جب بشر بن کر آئے تو ان کی نورانیّت میں کسی قسم کا فرق نہیں آیا۔

اور جبریل کا ظاہری لباس بشرّیت والا تھا حقیقت نُور تھی بالکل اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بشری لباس میں تشریف لائے ہیں آپ کی

حقیقت نور ہے حدیث پاک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نُور مبارک تخلیق فرمایا اور پھر اُسی نُور سے تمام عالمین کو تخلیق فرمایا۔

☆ عالمین میں مُصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ زمینوں میں مُصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ دریاؤں میں مُصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ آسمانوں پہ مُصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ جنت میں مُصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ فرشتوں میں مُصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ انبیاء میں مُصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ مرسلین میں مُصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ حضور سرچشمۂ نُورانیّت ہیں۔

شاہکار خُداوندِ کریم نے اپنے نُور سے اپنے محبوب کو خَلق کیا اور اس نُور سے دیگر مخلوق کو خلق کیا۔

☆ اُسی نُور کی بدولت آدم علیہ السلام مسجودِ ملائکہ ٹھہرے۔

☆ اُسی نُور کی بدولت چالیس صحائف ،حضرت شیث پر نازل ہوئے

☆ اُسی نُور کی بدولت نارِ نمرود ابراہیمؑ پر گُلزار بنی۔

☆ اُسی نُور کی بدولت اسماعیل علیہ السلام ذبح ہونے سے بچے۔

☆ اُسی نُور کی بدولت کشتیٔ نُوح کو کنارہ ملا۔

☆ اُسی نُور کی بدولت جہاں میں روشنی ہوئی۔

☆ اُسی نور کی بدولت زمانہ حسین ہوا۔

☆ اُسی نُور کی بدولت کائنات نورٌ علیٰ نور ہو گئی۔

کیونکہ یہ نُور ساری کائنات میں جلوہ گر ہے۔

☆ یہ نُور عالمین میں جلوہ گر ہے۔

☆ یہ نُور جہانوں کو محیط کیسے ہوئے ہے۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں !

ذرّے ذرّے میں درخشاں مُصطفٰے کا نُور ہے
چاند میں خُورشید میں شمس الضحیٰ کا نُور ہے
جگمگاتا ہے جو صائمؔ مُصطفٰے کا آل میں
مُصطفٰے کا فاطمہ کا مُرتضیٰ کا نُور ہے

تو اَب نُورِ وحدت کے حضور نُور حاصل کرنے کے لئے ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں واجب الاحترام صاحبزادہ پیر سید تجمّل حسین شاہ صاحب گیلانی جن کی آواز میں اللہ تعالیٰ نے خاص ہی کیفیات رکھیں ہیں جب سید تجمّل حُسین اپنی مترنم آواز میں کلام پیش کرتے ہیں تو سُننے والے اپنے آپ کو مدینہ طیبہ کی فضاؤں میں محسوس کرتے ہیں تشریف لاتے ہیں سید تجمّل حُسین شاہ صاحب

صدائے عاشق

حضرات گرامی ! ہم نے آج یہ محفل اسی لئے سجائی ہے کہ ہم اپنے آقا و مولیٰ سے فریاد کریں کہ حُضور ہماری صدائیں سُن لیں ہم پر کرم فرمائیں اور آج اپنا جلوہ دکھائیں۔

آج یہ منگتے جھولیاں پھیلائے بیٹھے ہیں۔

آج یہ اپنی گُذارشیں لے کر اپنی اِلتجائیں آپ کے حضور پیش کرر ہے ہیں انہیں مایوس نہ فرمانا آقا آج اپنی اس محفل میں تشریف لے آئیں۔

آقا آپ کی اُمّت اس وقت بے راہ روی کا شکار ہو چکی ہے۔

آپ کی محبّت لوگوں کے دِلوں سے نکل رہی ہے۔

آقا ان خالی دلوں کو اپنی محبت سے بھرپُور فرمادیں۔

حضور غیر کی محبت نکال کر صرف اپنی محبّت کا جام عطا فرمادیں۔

حضور یہ منگتے بڑی آس لائے ہیں آقا آپ تو سب کے آقا ہیں آپ سب کے مُولا ہیں حضور آپ تو ہمارے دَاتا ہیں آقا آپ تشریف لائیں میری سو جانیں بھی آپ پر قُربان ہوں آپ کے جلووں کی تڑپ میں آپ کے عاشقان زار بیٹھے ہوئے ہیں آپ کی نظر کی ضرورت ہے اور میری بھی التجا ہے کہ۔

چشمۂ فیض و کرم جانِ تمنّا آجا
اے مری جان کے مالک مرے آقا آجا
جب سے سرکار نے صائمؔ پہ نظر ڈالی ہے
بس یہی دِل کی صدائیں ہیں کہ آجا آجا

حضرات گرامی ! ہم سب چاہتے ہیں کہ اَب جناب شیخ عبدالسلام نقشبندی تشریف لے آئیں اور محبوبِ کائنات کے حضُور اپنی معروضات پیش کریں جناب شیخ عبدالسلام نقشبندی آپ تمام حضرات بلند آواز سے درود پاک کے ہدیے پیش کیجئے۔

شانِ مُصطفٰے

حضرات گرامی ! شانِ رسالت کی محفل میں آج آقا شان کے ساتھ آئیں گے کہ آپ دوعالم کے غم خوار ہیں آپ اُمتیوں کے فریادرس ہیں آپ ہماری مناجات قبول فرمانے والے ہیں ہمارے دِل کی صدائیں یہی ہیں کہ سرکار ہم پر نظرکرم فرما کر اس محفل میں تشریف لے آیئے کہ آپ قطرے کو دریا کرنے والے ہیں ہماری سُوکھی ہوئی کھیتیوں کو سَیراب فرمادیں آپ ذرّے کو ستارہ بنانے والے ہیں اندھیرے مَن میں اُجالے کی شمع روشن فرمادیں۔

اُن کی شان یہ ہے کہ !

ذرّے کو اُس نے نُور کا تارا بنادیا
یثرب کو جس نے طَیبہ و طاَبہ بنادیا

روتا جو دیکھا ہجرِ مدینہ میں آپ نے
خُود آکے دِل میں دِل کو مدینہ بنادیا

خالق کے ہاں بھی مِثل پھر جس کی نہ بن سکی
خالق نے خُود حبیب کو ایسا بنادیا

اور بڑا ہی خوبصورت شعر ہے توجہ چاہتا ہوں۔

نَشْرَح کی شَرحَ نُور زُجاجہَ میں گوندھ کر
حقّ نے مِرے حبیب کا سینہ بنادیا
حقّ نے رسولِ پاک کو حسّان کے بقول
جیسا بھی بننا چاہا تھا وَیسا بنا دیا
اَرض و سما پہاڑ سمندر حجر شجر
خالق نے یار کے لئے کیا کیا بنادیا
صُورت یہ جو حضور کی بنتی تھیں صُورتیں
صاتم اُنہیں بھی آدمِ و عیسیٰ بنادیا

رحمت :-

حضرات گرامی ! اللہ تعالیٰ نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمۃ اللعالمین بنایا آپ کی رحمت سے ہر ایک کو حصّہ ملا ہے۔

جس پر حضور کی خاص رحمت ہو اُسے ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے ایمان ایک ایسا خزانہ ہے جس کی قدر قبر و حشر میں ظاہر ہو گی۔

عزیزانِ گرامی !

حضور کی رحمت انبیاء کو بھی حاصل ہوئی کہ اُنہیں نبوّت سے سرفراز کیا گیا۔

☆حضور کی رحمت صالحین کو ملی۔

☆حضور کی رحمت سالکین کو ملی۔

☆حضور کی رحمت عالمین کو ملی۔

☆حضور کی رحمت خاص کو بھی ملی عام کو بھی۔

☆حضور کی رحمت سردار کو بھی ملی غُلام کو بھی۔

☆حضور کی رحمت قُرآن کو بھی ملی اسلام کو بھی۔

☆حضور کی رحمت صُبح کو بھی ملی شام کو بھی۔

حضرات گرامی ! کوئی ایسا نہیں جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت مبارکہ نہ ملی ہو حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو

بڑے احسن انداز سے شعر میں بیان فرماتے ہیں کہ۔

کِس کے حِصّے رحمتِ شاہِ زمن آئی نہیں
کِس نے اُن کی زندگی سے زِندگی پائی نہیں
کِس قدَر صائمؔ کرم تجُھ پر ہُوا سرکار کا
کون سی محفِل تیرے شِعروں نے گرمائی نہیں

اب محفل عالیہ میں نعت رسول مقبول پیش کرنے کے لئے دعوت دیتا ہوں سرگودہا کے عظیم نعت خوان نہایت خوبصورت آواز کے حامل ثنا خوانِ رسول جناب سائیں محمد رفیق چشتی قلندری صاحب۔

ضیائے رُخِ رسول

حضرات گرامی !

وہ حسین چہرہ کہ جس جیسا حسین چہرہ اور کوئی نہ ہوا نہ ہوگا وہ چہرہ جو تمام عیوب ظاہری و باطنی سے مبرّا و منزہ ہے وہ حسین چہرہ کہ جب اُسے خالق سے خلق کا روپ دیا اور اُسے دیکھا تو خود ہی اُس کا محب بن گیا اور ''فاحبت'' کے تحت اُس سے محبت فرمائے گا۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب شعر لکھا !

اَیسی تصویر محبوب کی کھینچ دی
خُود خُدا کو بنا کر غرُور آگیا

ایک صاحب کہنے لگے غرور لفظ صحیح نہیں ہے یہاں صرف سرور بہتر ہے میں نے کہا ! اللہ تعالیٰ المتکبر ہونے کے ناطے اکیلا ہی تکبر والا ہے وہی کبریائی والا ہے تمام تکبر اُسی کی شان کے لئے ہیں اس لئے اس لئے تمام فخر اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں تمام غرور اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں تمام کبریائی اُسی کے لئے ہے اللہ فرماتا ہے۔

الکبریاء ردائی

تکبر میری چادر ہے۔

﴿مشکوۃ شریف﴾

جب اللہ خلق کے لئے غرور فرماتا ہے اور اُس کی شان کے لائق ہے تو حضور تو اُس کی سب سے بے مثل تخلیق ہیں لہذا حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا یہ شعر قرآن وحدیث کے مطابق ہے ہاں اللہ کے علاوہ کسی کی شان نہیں کہ وہ تکبر کرے کیونکہ اللہ فرماتا ہے کہ تکبر میری چادر ہے جو تکبر کو استعمال کرے میں اُسے آگ میں ڈالوں گا اللہ کے لئے بڑائی فخر و غرور تکبر تمام ہیں اور حضور وہ ہیں جن کے چہرے کو بنا کر اللہ کبریائی فرماتا ہے۔

عزیزانِ گرامی !

حضور کے چہرۂ اطہر کو اللہ نے بنایا اور آپ کے ہی چہرۂ انور سے سب نے روشنی حاصل کی پھر کیوں نہ کہوں۔

سُورج ہوں ستارے ہوں مہتاب ہوں قُدسی ہوں
محبوب کے رُخ سے ہی سب نے ہے ضِیا پائی
قُرآن کی سُورت کی صورت میں گئی ڈھلتی
جو بات بھی ہے صائم سرکار نے فرمائی

تو اب انہیں احادیث کا ترجمہ کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں ملک پاکستان کے مایہ ناز خطیب سُروں کے بادشاہ ثانیِ سیّد شبیر حسین شاہ صاحب جناب قاری محمد افضال نقشبندی مجدّدی صاحب۔

مدینہ میں آنسو

حضرات گرامی ! جو اشکِ ندامت مدینہ میں بہے وہ موتیوں سے بھی قیمتی ہے عُلمائے کرام اور مُفتیانِ شریعت کا فتویٰ ہے کہ مدینہ طیبّہ میں گناہِ صغیرہ کیا جائے تو وہ گُناہ کبیرہ کی مانند ہے اور گناہِ کبیرہ اِنسان کو جہنّمی کرنے کے لئے کافی ہے تو پھر اگر اُس سرزمین مقدّس اور حرم شریف کی مثل سرزمین اطہر میں انسان جاکر اپنے جُرموں پر نادم ہو کر آنسو بہائے تو اس آنسو کی قدر و قیمت کا اندازہ مُمکن ہی نہیں ہے۔

عزیزانِ گرامی ! جب بھی عاشقانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ جاتے ہیں تو اپنے گناہ ختم کرا لیتے ہیں۔

☆ مدینہ گناہوں کے ختم ہونے کا شہر ہے۔

☆ مدینہ جرائم کو دھونے کا شہر ہے۔

☆ مدینہ درجاتِ عالیہ کے حاصل ہونے کا شہر ہے۔

☆ نُور کا جلوہ دِلوں میں سمونے کا شہر ہے۔

☆ مدینہ آنسوؤں کے ہار پرونے کا شہر ہے۔

اس لئے کہ آنسو اور وہ بھی مدینہ طیبہ میں بسے ہوں اللہ کے نزدیک بے حد اچھے ہیں۔

حضرات گرامی ! حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کمال کا شعر لکھا ہے۔

جبھی تو آ کے مدینے میں روئے جاتے ہیں
گُنہ کے داغ مدینے میں دھوئے جاتے ہیں
اُنہیں تلاش نہ کرنا وہ خُوش مُقدّر ہیں
جو اُن کے شہرِ مقدّس میں کھوئے جاتے ہیں

اب شہرِ خُوباں اور شاہِ خوباں کے حُسن و جمال کی بات کرنے اُن کی بارگاہ میں عقیدت کے پھولوں کے ہار پیش کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں محترم المقام جناب حافظ محمد اکرام مہروی چشتی قلندری سیفی صاحب۔

گدایانِ رسول

حضرات گرامی ! تمام مخلوق آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

گدا ہے سب آپ کے منگتے ہیں غریب بھی منگتے ہیں امیر بھی منگتے ہیں بلکہ شاہانِ زمانہ بھی سُلطان العَالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درِ مُنوّر کے گدایان میں شامل ہیں کہ ہر ایک کو وہاں سے ملتا ہے شاعر کہتا ہے۔

ہے کون جسے ٹکڑا نہ اُس در سے مِلا ہو

اس لئے کہ یہ واحد دَربار اقدس ہے یہ واحد آستانہ ہے جہاں جانے والا سائل کبھی خالی نہیں آتا۔

یہ اُس ہستی کا دَربار ہے جو مالک ومختارِ کُل کائنات ہے۔

یہ وہ دَربار گہربار ہے جہاں ہر کسی کی سُنی جاتی ہے۔

اور ہر کسی کی دادرسی کی جاتی ہے اور ہر کسی کو نوازا جاتا ہے اسی لئے تمام مخلوق سرکار کے دَر کی گدا ہے کیونکہ یہ در دَر حقیقت درِ رَبّ العلیٰ ہے پھر کیوں نہ کہوں !

مخلوق خُدا جتنی بھی ہے اُن کی گدا ہے
اللہ کے سوا آپ سے بَرتر نہیں کوئی
صائمؔ کو بھی طیبہ میں بُلالیں مِرے آقا
آجاتا مگر پاس مِرے زر نہیں کوئی

حضرات گرامی !لوگ دیارِ مصر کی بات کرتے ہیں۔

لوگ دیار ایران کی بات کرتے ہیں۔

لوگ دیار رونق آفریں کی بات کرتے ہیں ارے بات کرنی ہے تو

اس دیار کی بات کو جہاں سے تمام دیاروں کو رونق عطا ہوتی ہے اَب محبوب و دیارِ محبوب کی بات کرنے تشریف لاتے ہیں جناب پیر سیّد مُبشّر حُسین شاہ صاحب آف انگلینڈ۔

مختارِ کل

حضرات گرامی ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کلی مختار بنایا اور تمام اختیارات آپ کے سپرد فرما دیئے ہیں حضور کے چاہنے سے سب کچھ ہوسکتا ہے آپ نے سُورج کو ضیاء دی چاند کو چاندنی دی طائرانِ بہشت کو نغمگی دی اندر اصحاب کو سادگی دی ناپاک کو پاکیزگی دی مریضوں کو صحت دی سلاطین کو سلطنت دی اور اسلام کو سطوت وشوکت دی مدینہ کو بزرگی دی۔

کہ آپ مُختارِ کل ہیں۔

حضرات گرامی !حضور نے آسمان کو زینت دی زمین کو عظمت دی مُسلمانوں کو سیرت دی بے سُرور کو سُرور دیا بے نُور کو نُور دیا بے چارے کو چارہ دیا بے سہارے کو سہارا دیا غموں کے مارے کو قرار دیا دکھ کے مارے کو پیار دیا لَوح کو رحمت دی قلم کو رحمت دی عرش کو رحمت دی کُرسی کو رحمت دی کہ حضور مُختارِ کل ہیں۔

حضرات گرامی !آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینہ کو شان دی

کعبہ کو آن دی، اُمّت کو ایمان دیا، مومنوں کو فیضان دیا، حُسین کو سرداری دی، علی کو شجاعت دی، صدّیق کو صداقت دی، عُمر کو عدالت دی، عُثمان کو سخاوت دی، اُمہاّت المومنین کو طہارت دی، ہم سب کو شفاعت دی کہ حضُور مالک کائنات ہیں حضور مختار کائنات ہیں۔

آپ نے زندگی کو زندگی دی۔

جانِ دوعالم نے ہر جینے کو جینا کردیا
قریۂ یثرب میں آئے تو مدینہ کردیا
کس قدر صائم یہ ہے سرکار کا لُطف و کرم
نعت کہنے کا عطا مُجھ کو قرینہ کردیا

ایک احسن التجاء

اَے سیّدِ لَولاک اَے سیّدِ لَولاک
تُو حسنِ زمیں کا ہے تُو رونقِ اَفلاک
اَے سیّدِ لولاک

اِک چشمِ عنایت ہو بندہ ہوں ترا آقا
سرکار کا پروردہ مُشکل میں گِھرا آقا
آیا ہوں ترے دَر پہ دل چاک جگر چاک
اَے سیّدِ لولاک

آلام کا گھیرا ہے میں اِس سے بچوں کیسے
دُنیا کے فریبوں کا میں توڑ کروں کیسے
بندہ ہے ترا سادہ یہ لوگ ہیں چالاک
اَے سیّدِ لولاک

ٹوٹے ہیں سہارے سب سرکار سہارا دیں
دُنیا سے بچا کر اب بس پاس ہی بُلوالیں
طَیبہ کی فضاؤں میں اُڑ جائے مری خاک
اَے سیّدِ لوُلاک

سرکار نہیں بنتی اَب بات سوا تیرے
شبیرؓ کے صدقے سے آلام مِٹا میرے
کچھ لوگ یزیدوں سے بھی ہیں ظالم و سفّاک
اَے سیّدِ لوُلاک

مَیں ہجرِ مدینہ میں دِن رات تڑپتا ہُوں
روضے کی زیارت کو دن رات تڑپتا ہُوں
آنکھیں ہیں مری پُرنم دِل میرا ہے غمناک
اَے سیّدِ لوُلاک

سرکش ہے ہوس صائمؔ زنجیر کروں کیسے
اِس حرص و ہوس کو میں نخچیر کروں کیسے
نیزہ ہے نہ ترکش ہے مَرکب ہے نہ فتراک
اے سیّدِ لولاک

دررسول کاحسن

حضرات گرامی !اللہ تبارک وتعالیٰ کی تمام مخلوق حسین ہے اُس میں سے سب سے حسین انسانوں سے اللہ فرماتا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِی اَحْسَنِ تَقْوِیْم

بے شک ہم نے اِنسان کو احسن صُورت میں تخلیق فرمایا۔

حضرات گرامی !سب سے حسین مخلوق انسان ہے اور انسانوں میں سب سے حسین محبوب خُدا حضرت سیّد نا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور تمام درباروں میں سب سے حسین درِرسول ہے۔

حسین دربار بادشاہوں کے بھی ہوتے ہیں۔

دَربارامرا کے بھی ہوتے ہیں۔

دَرباروزیروں کے بھی ہوتے ہیں۔

دربار تاجداروں کے بھی ہوتے ہیں۔

مگر جہاں تک دربارِ رسول کا تعلق ہے تو اس جیسا حسین دربار دُنیا میں کوئی نہیں ہے۔

☆ ظاہری وجاہت میں بھی دَرِ رسول بے مثل ہے۔

☆ باطنی سطوت میں بھی درِ رسول بے مثل ہے۔

☆ جمال کے حوالہ سے بھی درِ رسول بے مثل ہے۔

☆ کمال کے حوالہ سے بھی درِ رسول بے مثل ہے۔

☆ حُسن کے حوالہ سے بھی درِ رسول بے مثل ہے

سرکار کے دَر جیسا حسیں دَر نہیں کوئی
کونَین میں سرکار کا ہمسر نہیں کوئی
مَرحب تو زمانے میں کئی لاکھ ہیں صائمؔ
دِل کُڑھتا ہے اِس بات پہ حیدر نہیں کوئی

یہ شعر ہمارے دِلوں کی آواز ہے اور اس آواز کے ساتھ میں دُعا گو ہوں اور آپ بھی دعا گو بن جایئے کہ الٰہ العالمین اسلام کو عروج عطا فرما مسلمانوں میں جذبہ حیدری اُجاگر فرما ﴿آمین﴾

شہد سے میٹھی باتیں

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانِ اقدس سے نکلے ہوئے

الفاظ شہد سے بھی میٹھے ہیں اس لئے اپنے بھی اور غیر بھی یہ ماننے پر مجبور ہو گئے کہ ان کی میٹھی باتوں جیسی دوسروں کی باتیں نہیں ہیں۔

عزیزانِ گرامی قدر ! حضور کی زبانِ اقدس سے نکلی ہوئی باتوں کی تو بات ہی نرالی ہے لیکن آپ کے بارے میں کی جانے والی آپ کی باتیں بھی بڑی میٹھی ہیں اور آسان بات کر دیتا ہوں اُن کا ذکرِ خیر بھی بڑا میٹھا ہے۔

اُن کی نعتیں بھی بڑی میٹھی ہوتی ہیں

اس لئے جب بھی اُن کی باتیں کی جائیں سُننے والوں کے دلوں پر اثر کرتی اُن کے حسن کی باتیں اُن کے جمال کی باتیں اُن کی گفتار کی باتیں اُن کے کردار کی باتیں ان کے افعال کی باتیں اُن کے اقوال اُن کے فرامین اُن کی احادیثِ طیبہ الغرض کہ آپ کی ہر بات ہی شکر سے اعلیٰ ہے۔

شربت نہ دے نہ دے تو کرے بات نطق سے
یہ شہد ہو تو پھر کسے پرواہ شکر کی ہے

آپ کی باتیں بھی میٹھی ہیں اور آپ بھی میٹھے ہیں۔

کملی والا میٹھا ماہی میٹھا اُس کی باتیں ہیں
میٹھا میٹھا لہجہ اُس کا دِھیمی دِھیمی باتیں ہیں

اُن نعتوں کی بات ہی کیا ہے جن میں خاص سلیقے سے
صائم اپنی بات میں اکثر اُس کی ہوتی باتیں ہیں

اب اُنہیں کی بات کرنے کیلئے اُن کی نعت پڑھنے کے لئے عظیم آواز کے ثناخوان رسول جناب محمد فاروق چشتی کو دعوت دیتا ہوں کہ تشریف لائیں اور میٹھے آقا کی میٹھی نعت سنائیں محمد فاروق چشتی گولڈ میڈلیسٹ۔

ثناخوانیء مصطفٰے

عزیزانِ گرامی ! ثناخوان مصطفٰے ہونا کوئی چھوٹی بات نہیں کیونکہ ثناخوانی رسول تو سُنّتِ الٰہیہ ہے۔

☆اللہ ثناخوان رسول ہے۔

☆انبیاء ثناخوان رسول ہیں۔

☆رسول ثناخوان رسول ہیں۔

☆فرشتے ثناخوان رسول ہیں۔

ثناخوان رسول ہونے کو جو لوگ معمولی بات سمجھتے ہیں اُن کی سمجھ معمولی ہے جو بھی ثناخوانی محبوب دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کرتا ہے بڑے ناز کے ساتھ کرتا ہے۔

بڑے ذوق کے ساتھ کیونکہ یہ وہ کام ہے جس کا اجر بے انتہا ہے اور یہ وہ عبادت ہے کہ جس میں فخر ریا میں شامل نہیں ہے۔

عزیزانِ گرامی !ہر ثناخوان تحدیث نعمت کے طور پر فخر کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہے کہ میں وہ خوش قسمت ہوں کہ جسے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ

وسلم کا ثناخوان ہونے کا شرف حاصل ہے۔

حضرات گرامی ! ثناخوان مصطفےٰ کی فہرست میں نبی بھی آتے ہیں ولی بھی آتے ہیں صحابہ بھی آتے ہیں اہلِ بیت بھی آتے ہیں اور نُوروالے بھی آتے ہیں کیونکہ ثناخوانیء رسول عبادت ہے ثناخوانیء رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشش کا سامان ہے۔

میرے اللہ نے میری بخشش کا ساماں کردیا
مجُھ کو سرکارِ دوعالم کا ثناخواں کردیا
جب سے صائم چھوڑ کر طیبہ یہاں ہوں آگیا
میرے اشکوں نے زمانے بھر کو گریاں کردیا

نعت حبیب خدا

حضرات گرامی !

ہم تو نعت شریف کا صدقہ کھاتے ہیں بلکہ ہر مُسلمان سرکار کی نعت کا صدقہ کھاتا ہے اس لئے کہ دُرود پاک بھی نعت ہی ہے اور درود پاک ہر مُسلمان پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ دُرود پاک کے صدقہ سے ہمیں نعمتیں عطا فرماتا ہے لہذا اگر دیکھیں تو ہمیں سرکار کا صدقہ ہی ملتا ہے۔

☆ بلکہ میرا ایمان ہے۔

☆ کہ ہمیں قُرآن ملا تو سرکار کا صدقہ۔

☆ایمان ملا تو سرکار کا صدقہ۔

☆رحمان ملا تو سرکار کا صدقہ۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر آج بھی ہم اپنے آقا و مولیٰ کو دِل کی گہرائیوں سے یاد کریں تو ہمارے سوئے ہُوئے نصیب جاگ اُٹھیں گے۔

☆ہماری پریشانیاں رفع ہو جائیں گی۔

☆اس لئے کہ یادِ رسول مقدّر بناتی ہے۔

☆یادِ رسول سوئے ہُوئے نصیب جگاتی ہے۔

☆یادِ رسول گرے ہوؤں کو اُٹھاتی ہے۔

نبی کی یاد مقدّر سنوار دیتی ہے
نظر کو چین دِلوں کو قرار دیتی ہے
نبی کی نعت کو کِس طرح چھوڑ دوں صائم
نبی کی نعت تو نِعمت ہزار دیتی ہے

نہ وہ خالی نہ یہ خالی

حضرات گرامی !

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَغْنَا هُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

اللہ بھی دولت مند فرماتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی

دولت مند کرتے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے جب اللہ نے فرمادیا تھا کہ اللہ تعالیٰ دولت مند کرتا ہے تو پھر رسول اللہ کے لئے بھی اُس خصوصیّت کا ذکر کیوں فرمایا اسلئے کہ پتہ چل جائے کہ اللہ کے محبوب کے لئے یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اختیارات والے ہیں وہ عطا کرنے والے ہیں یہ عقیدہ شرک نہیں بلکہ عین قُرآنِ پاک کے مطابق ہے حضرات گرامی قرآن پاک کی رو سے۔

☆ اللہ بھی عطا کرتا ہے۔

☆ حضور بھی عطا کرتے ہیں۔

☆ اللہ بھی دیتا ہے۔

☆ حضور بھی دیتے ہیں۔

☆ اللہ بھی مسبّب الاسباب ہے۔

☆ حضور بھی مسبّب الاسباب ہیں۔

☆ اللہ بھی دینے والا۔

☆ حضور بھی دینے والے۔

☆ اللہ بھی خزانوں والا۔

☆ حضور بھی خزانوں والے۔

☆ اللہ حقیقی مالک ہے۔

☆ حضور عطائی مالک ہیں۔